

عقائد اہلسنت کا پاسبان

دوماہی کلمہ حق مجلد پاکستان

جماعت اسلامی کے بارے میں شہزادہ اعلیٰ حضرت
حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کا نایاب فتویٰ

سوائل و ہائیت کی تصویر

37 جہی 13

برہان ملت حضرت علامہ عبدالباقی محمد برہان الحق جیلپوری رحمۃ اللہ علیہ

سوائف و ہائیت کی تصویر

37 جہی 13

برہان ملت حضرت علامہ عبدالباقی محمد برہان الحق جیلپوری رحمۃ اللہ علیہ

مختصر روئیداد مناظرہ ملتان

(امین شیریشاہل سنت مولانا شمس علی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ مولوی ابوالوفا شاہ جہانپوری دیوبندی)

کیا ابن تیمیہ کے عقائد کی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تصدیق کی ہے؟

مولانا مفتی محمد محبوب علی خان لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

دیوبندیوں کے عقائد کا مختصر کچا چمٹا

مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات علامہ سید احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

نظریات صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ

وہابیوں کے تضادات قسط نمبر 6 میثم عباس رضوی

دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں۔ قسط نمبر 6

میثم عباس رضوی

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی، مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی

کے فتویٰ کفر کی زد میں
میثم عباس رضوی

عقائد اہلسنت کا پاسبان

کلمہ حق

تاریخ اشاعت

مئی، جون 2011ء

27 ستمبر 2011ء

غیر حاصل نظر

فرید الدہری، وحید العصر، تاج الخلف، تاج الکفین، سراج الدین، شیخ الاسلام، والسلمین، خاتمة العلماء والمحدثین، سلطان العلماء، المحدثین، برهان الفضلاء، المصدرین، بحر العلوم، کاشف السرائر، کتوم، زین العرب، وجامع ومفیض الکلمات، الربانی، علی العالم، علی حضرت امام المسلمین، محمد و دین و ملت مفتی

امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی

رحمة الله

نامہ ایڈیٹر



غلام صدیق نقشبندی مجددی

عبدالمصطفى رضوی

بذریعہ خط و کتابت رابطہ کے لیے پتہ: P.O. BOX 7786 صدر کراچی

کلمہ حق حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبر 2311741-0324

قیمت فی شمارہ 25 روپے

یاسیان اہل سنت و جماعت

(پاکستان)

نمبر شمار	مضمون / مصنف	صفحہ نمبر
1-	جماعت اسلامی کے بارے میں شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کا نایاب فتویٰ	3
2-	سوافل و ہابیت کی تصویر برہان ملت حضرت علامہ عبدالباقی محمد برہان الحق جہلپوری رحمۃ اللہ علیہ	11
3-	سوالف و ہابیت کی تصویر برہان ملت حضرت علامہ عبدالباقی محمد برہان الحق جہلپوری رحمۃ اللہ علیہ	15
4-	مختصر روئیداد مناظرہ ملتان (ماہین شیریشہ اہل سنت مولانا شمس علی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ و مولوی ابوالوفا شاہ جہانپوری دیوبندی)	20
5-	کیا ابن تیمیہ کے عقائد کی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تصدیق کی ہے؟ مولانا مفتی محمد محبوب علی خان لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ	35
6-	دیوبندیوں کے عقائد کا مختصر کچا چٹھا مفتی اعظم پاکستان ابوالکاکت علامہ سید احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ	47
7-	نظریات صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ	63
8-	اکاذیب آل نجد مناظر اسلام ابوالحق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی (چوتھی قسط)	81
9-	آپ کے مسائل اور ان کا حل مناظر اہل سنت علامہ مفتی راشد محمود رضوی	84
10-	دہائیوں کے تضادات میثم عباس رضوی	86
11-	مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی، مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی کے فتویٰ کفر کی زد میں میثم عباس رضوی	89
12-	دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں۔ قسط نمبر 6 میثم عباس رضوی	91
13-	تبصرہ کتب	94

جماعت اسلامی کے بارے میں

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند کا نایاب فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں وہابی، دیوبندی، مرکزی جماعت اسلامی کے عقائد کے اشخاص کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ مفصل جواب بموجب شرع عنایت فرمائیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز تو اللہ کی ہے سب کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ ایسا کہنا کیا درست ہے۔ اگر نہیں تو ان لوگوں کے لیے کیا حکم ہے؟ مذکورہ بالا عقائد کے حافظ کے پیچھے تراویح میں قرآن شریف سننا کیسا ہے؟ (عبدالحق، بریلی)

جواب: کسی بد مذہب کو امام بنانا حرام ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز، کوئی نماز ہو فرض یا نفل جو نماز اس کے پیچھے پڑھی گئی ہے اسے پھر پڑھنا لازم بد مذہب تو بد مذہب ہے کسی سنی صحیح العقیدہ فاسق معلن کو امام بنانے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا اور جو نماز فاسق معلن کے پیچھے پڑھی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ فاسق کے امام بنانے سے بد مذہب کا امام بنانا اور بھی اشد ہے۔ ”تبیین الحقائق“ وغیرہ میں تصریح فرمائی۔

لو قدموا فاسقا یا ثمون۔

اگر فاسق کو مقدم کریں گے آگے بڑھائیں گے گنہگار ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ بتائی۔

لان فی تقدیمہ تعظیمہ و قد وجب علیہم اہانتہ شرعاً۔

کہ اس کی تقدیم میں اس کی تعظیم ہے۔ (یہ حکم شرعی کا الٹ ہے خود سمجھو کہ حکم شرعی کیا ہے) حدیث میں ہے:

اذا مدح الفاسق غضب الرب و اهتز لذلک العرش۔

جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب تبارک تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الہی لرز جاتا ہے۔ درمختار میں ہے۔

کل صلاة ادیت مع کراهة التحريم تجب اعادتها

جو نماز کراہت تحریم کے ساتھ ادا کی گئی ہو اس کا اعادہ واجب۔

بھلا جس کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہ ہو کہ اس کی صحبت بد برا اثر کرے گی تو اسے امام بنانا کیسا؟
قرآن عظیم فرماتا ہے:

واما ينسيتك الشيطان فلا تقعد بعد الذكري مع القوم الظالمين۔

اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

علامہ عارف باللہ سیدی ملا احمد جیون قدس سرہ اس آیت شریفہ کے نیچے تحریر فرماتے ہیں۔

تفسیرات احمدیہ صفحہ ۲۲۶، مطبوعہ دہلی میں القوم الظالمین المبتدع والفساق والکافر والقعود مع کلهم ممتنع۔ ”قوم الظالمین عام ہے، بد مذہب اور فاسق اور کافر کو اور ان سب کے ساتھ

مجالست ممنوع ہے۔“ مبتدع (بد مذہب) کی تعظیم و توقیر کی نسبت حدیث شریف کا ارشاد ہے۔ من وقر

صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام۔ جو کسی بدعتی وہابی دیوبندی مودودی تبلیغی، قادیانی،

رافضی، نیچری وغیرہ کی تعظیم کرے گا تو بہت ہی اشد خطرناک ہے اس سے میل جول ہی پر خطر ہے واجب

الحذر ہے۔ قال تعالى ولا تتركوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار..... بد مذہب سے نرمی برتنے

اس کا اکرام کرنے سے بکثادہ روٹی ملنے پر حدیث میں ارشاد فرمایا۔ من الان له اواكرامه او بقيه

ببشر فقد استخف بما انزل على محمد صلى الله تعالى عليه وسلم..... جو اسے جھڑکے جو اس کی

اہانت کرے اس کے لیے حدیث میں ہے: من انتهر صاحب بدعة ملكاً الله قلبه امنا و ايماناً اے

کو مژدہ ہے کہ خدا اس کے دل کو امن اور ایمان سے پرفرما دے گا۔ من اهان صاحب بدعة امنه الله

يوم الفزع الاكبر۔ اسے قیامت کے دن امان ملنے کی خوشخبری ہے کہ احوال قیامت سے مامون ہوگا۔

بد مذہبوں کو حدیث میں دوزخیوں کا کتا فرمایا ہے۔ حدیث میں ہے: اصحاب البدع كلاب اهل النار۔

مبتدع دوزخیوں کے کتے ہیں۔ بد مذہب کو امام بنانا کیسا ہے اس کا حکم تو بغض و اہانت ہے، مسجد سے روکنا

اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے تو حکومت سے چارہ جوئی کرنا اسے مسجد سے روکنا بلکہ ممکن ہو تو شہر بدر کرنا، یہ

احکام ہیں۔ درمختار میں ہے۔ یمنع منه کل مود و لو بلسانہ۔ تو جو ایسا ہے جسے مسجد میں آنے سے

روکنے کا حکم ہوا ہے جسے شہر بدر کرانے کا حکم ہے۔ اگر یہ ممکن ہے تو اسے امام بنانا کیسی اوندھی مت کی الٹی

بات از قبیل واهیات ہے۔ مبتدع جو اپنی بدعت کی طرف داعی ہو جو اپنی بد مذہبی کا پرچار کرتا ہو اس سے

احتراز کافر سے احتراز سے بھی زیادہ اوجہ ہے اس کا ضرر اس کے ضرر سے اشد ہے۔ امام حجتہ الاسلام غزالی

قدس سرہ الغالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

اما المبتدع خفی صحبتہ خطر لسرایة الدعوة والعدی شرمها اليه فالمبتدع مستحق للہجو

والمقاطعة۔

اسی میں دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

المبتدع الذی يدعوا الي بدعة فان كانت البدعة يكرهها فامرہ اشد من الذی لانه لا

يقره يجزيه ولا يسامح يعقود ذمة والعان مما لا يكرهها وامره بينه وبين الله احف من الكافر

لا محالة لكن الامر في الانكار عليه اشد منه على الكافر لان شر الكافر غير متعدد فان

المسلمين اعتقدوا كفرة فلا يلتفتون الي قوله اذ لا يدعي لنفسه الاسلام واعتقاد الحق وامام

المبتدع الذی يدعوا الي البدعة و يزعم ان مادعا الله حق فهو سبب لغواية الخلق فشره

متعدنا لاستحيات في اظهار لغضبه و معاذاته والانقطاع عنه و تحقيره والتشنيع عليه بيد عنه

و تنفير الناس عنه اشد۔

اور وہ بد مذہب بدوین جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچی ہو جیسے قادیانی اور رافضی اور وہابی وغیرہ اس

کے پیچھے نماز باطل ایسی جیسے ایسوں کے لیے حدیث میں ارشاد ہے۔

لا تجالسوهم ولا تواكلوهم ولا تشاربوهم ولا تناكحوهم واذا مرضوا فلا تعودوهم واذا ماتوا

فلا تشهدوهم ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم او كما قال عليه الصلاة والسلام۔

ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت ہے۔

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يقبل الله لصاحب بدعة صوما ولا صلاة ولا

صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عولا يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة

من العجين۔

وہابی کا دھرم ہے کہ وہی مومن و موحد ہے اس کے سوا جو ہے وہ کافر و مشرک ہے۔ حتی کہ اللہ و رسول

جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس کے دھرم پر مشرک اور مشرک گراں اجمال کی تفصیل کے لیے اعلیٰ

حضرت مجدد دین و ملت سیدنا ابوالد الماجد قدس سرہ العزیز کی تصانیف مبارکہ خصوصاً رسالہ شریفہ ”الامن

والعلیٰ“ جس کا دوسرا نام ہے ”اکمال الطامعہ علیٰ شرک سوسی بالامور العامہ“ ملاحظہ کریں۔ وہابی دھرم کی پشتیں ”کتاب التوحید“، ”تقویۃ الایمان“، ”بہشتی زیور“، ”اصلاح الرسوم“ اور وہابیہ کے اس بارے میں برساتی حشرات الارض کی طرح رسالے اور اب مودودی کی کتابیں دیکھئے۔ روز روشن کی طرح صاف صاف یہی نظر آئے گا کہ وہابی ہی مسلمان ہے اور سب مشرک ابو جہل اور وہ شرک میں برابر، آج کے مسلمانوں ہی پر یہ عنایت نہیں بلکہ تیرہ سو برس سے یہی حال ہے۔ مودودی نے اسی لیے اپنی جماعت کا نام اسلامی جماعت رکھا ہے۔ مودودی کی کتابوں میں وہی ”کتاب التوحید“ اور ”تقویۃ الایمان“ ”شرک پھیلا ہوا ہے۔ مودودی کے نزدیک جاہلیت جسے وہ کفر جانتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد ہی میں اسلام میں گھس آئی اس کی کتابوں میں یہ ملے گا کہ گزشتہ تیرہ صدی کے مسلمان مشرک بدعتی خوش عقیدہ جاہلیت خالصہ جاہلیت راہبہ، جاہلیت مشرکانہ کے پابند تھے۔ مودودی کے نزدیک دین اسلام صرف اسلامی نظام کو عملاً نافذ کرنے کا نام ہے۔ مودودی کی ایک عبارت نمونہ کے لیے ملاحظہ کیجئے جس سے روشن ہے کہ سارے عالم کے لوگ جو اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں، درحقیقت مشرک ہیں۔ تجدید احیاء دین صفحہ ۱۵، ۱۶ مطبوعہ رام پور ”ایک طرف مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ فاتحہ، زیارت نیاز، نذر، عرس، صندل، چڑھاوے، نشان، علم، تعزیے اور اسی قسم کے دوسرے مذہبی اعمال کی ایک نئی شریعت تصنیف کر لی گئی۔ دوسری طرف بغیر کسی ثبوت علمی کے ان بزرگوں کی ولادت، وفات، ظہور و غیاب، کرامات و خوارق، اختیارات و تصرفات اور اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے تقریبات کی کیفیات کے متعلق پوری میتھالوجی ہو گئی جو بت پرست مشرکین کی میتھالوجی سے لگا کھا سکتی ہے۔ تیسری طرف تو سہل استمداد روحانی اور اکتساب فیض وغیرہ ناموں کے خوشنما پردوں میں وہ سب معاملات جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہوتے ہیں، ان بزرگوں کے نام ہو گئے اور عملاً وہی حالت قائم ہو گئی جو اللہ کے ماننے والے مشرکین کے ہاں ہے جن کے نزدیک بادشاہ عالم انسان کی رسائی سے دور ہے۔ اور انسان کی زندگی سے تعلق رکھنے والے سب امور نیچے کے اہلکاروں ہی سے وابستہ ہیں فرق صرف یہ ہے کہ ان کے ہاں اہلکار علانیہ، آلہ، دیوتا، اوتار یا ابن اللہ کہلاتے ہیں اور یہ انہیں غوث و قطب، ابدال اولیاء، اور اہل اللہ وغیرہ الفاظ کے پردوں میں چھپاتے ہیں۔ مودودی کی ”تقیحات“ مطبوعہ تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور کا صفحہ نمبر ۱۴۳ دیکھئے قوم مسلم پر خاص عنایات ملاحظہ فرمائیے۔

”آپ ذرا اس قوم کی حالت پر نظر ڈالیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے۔ نفاق اور بدعقیدگی کی کون سی قسم ایسی ہے جس کا انسان تصور کر سکتا ہے اور وہ مسلمانوں میں موجود نہ ہوں۔ اسلامی جماعت کے نظام میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اسلام کی بنیادی تعلیمات سے ناواقف ہیں اور اب تک جاہلیت کے عقائد پر جمے ہوئے ہیں اور وہ بھی ہیں جو اسلام کے اساسی اصولوں میں شک رکھتے ہیں اور شکوک کی علانیہ تبلیغ کرتے ہیں وہ بھی ہیں جو علی الاعلان انکار کرتے ہیں وہ بھی ہیں جو اسلامی عقائد اور شعار کا کھلم کھلا مذاق اڑاتے ہیں، وہ بھی ہیں جو علانیہ مذہب اور مذہبیت سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں وہ بھی جو خدا اور رسول کی تعلیمات کے مقابلہ میں کفار سے حاصل کئے ہوئے تخیلات و افکار کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو خدا اور رسول ﷺ کے قانون پر جاہلیت کی رسوم یا کفار کے قانون کو مقدم رکھتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو خدا اور رسول کے دشمنوں کو خوش کرنے کے لیے شعائر اسلامی کی توہین کرتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو اپنے چھوٹے سے فائدہ کی خاطر اسلام کے مصالح کو بڑے سے بڑا نقصان پہنچانے کے لیے آمادہ ہو جاتے ہیں، وہ بھی ہیں جو اسلام کے مقابلے میں کفر کا ساتھ دیتے ہیں اسلام کے اغراض کے خلاف کفار کی خدمت کرتے ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کرتے ہیں کہ اسلام ان کو اتنا بھی عزیز نہیں کہ اس کی خاطر وہ ایک بال برابر نقصان گوارہ کر سکیں، راسخ الایمان اور صحیح العقیدہ مسلمانوں کی ایک نہایت قلیل جماعت کو چھوڑ کر اس قوم کی بہت بڑی اکثریت اس قسم کے منافق اور فاسد العقیدہ لوگوں پر مشتمل ہے۔“

مودودی کہتا ہے ”اسلام کی صورت کو تصوف کے ماننے والوں نے سبک کر دیا ہے، اس تصوف کو مٹانا اتنا ہی ضروری ہے جیسا مغربی تہذیب جاہلیت جدیدہ کو مٹانا تصوف کو بے میٹہ خدا کا دین قائم ہی نہیں ہو سکتا جو پیروں و لیوں کو مانتے ہیں سب کی دماغی حالت گھٹیا قسم کی ہوتی ہے صوفیوں کے احزاب اعمال اور اوراد و وظائف اسلام کے مخالف اور جاہلیت ہیں خانقاہی اسلام دین اسلام نہیں، سراسر جاہلیت راہبہ و مشرکانہ ہے۔“

مودودی مسلمانوں کے اس نماز روزے کو قرآن خوانی کو عبادت ہی نہیں جانتا وہ کہتا ہے۔

”آپ سمجھتے ہیں کہ ہاتھ باندھ کر قبلہ رو کھڑا ہونا، گھٹنوں پر ہاتھ ٹیکنا اور زمین پر ہاتھ ٹیک کر سجدہ کرنا بس یہی چند افعال و حرکات بجائے خود عبادت ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ رمضان کی پہلی تاریخ سے شوال کا چاند نکلنے تک روزانہ صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہنے کا نام عبادت ہے، آپ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کے

چند رکوع زبان سے پڑھ دینے کا نام عبادت ہے غرض آپ نے چند افعال کی ظاہری شکلوں کا نام عبادت رکھ چھوڑا ہے لیکن اس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جس عبادت کے لیے آپ کو پیدا کیا ہے اور جس کا آپ کو حکم دیا ہے وہ کچھ اور ہی چیز ہے۔“

مودودی کے نزدیک یہ افعال، نماز، روزہ، قرآن خوانی عبادت نہیں، نہ ان کے لیے تمہیں خدا نے پیدا کیا ہے نہ اس کا حکم دیا، وہابی، قادیانی، رافضی، چکڑالوی سب ہی مسلمانوں کو کافر جانتے ہیں۔ رافضی تو کنتی کے چند صحابہ کے سوا جب سے اب تک کے سارے کے سارے مسلمانوں کو کافر جانتا ہے۔ قادیانی ان سب کو جواسے نبی نہ مانے کافر بتاتا ہے، یونہی چکڑالوی بھی اور چکڑالوی تو پانچ نمازوں ہی کا منکر ہے صرف تین مانتا ہے۔ حدیث کا مطلق منکر ہے۔ حدیث پر عمل کو شرک ٹھہراتا ہے۔ گزشتہ تمام صدیوں کے علماء کو جاہل عجمی سازش میں پھنس کر احادیث کے غیر یقینی مجموعہ پر عمل کی تبلیغ کرنے والا بتاتا ہے۔ وہ کہتا ہے سنت کو بالکل ترک کر دینا چاہیے۔ مسلمانوں کے یہ گروہ اور ان کی یہ لڑائیاں سب اسی سنت کی رہین منت ہیں۔ گروہ وہابیہ اللہ عزوجل کو جھوٹ بولنے اور ہر عیب سے ملوث ہو سکنے پر قادر ٹھہراتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں طرح طرح کی کھلی کھلی گستاخیاں کرتا ہے۔ یونہی قادیانی انبیاء کی شان میں گستاخ ان کے معجزوں کو مسمریزم کہتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ خدا کی شان میں گستاخی کرے، رسولوں کی توہین کرے، قرآن کو نہ مانے بیاض مثالی کہے۔ قرآن میں کی ویشی کا قائل ہو، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت کا اہل نہ مانے مولیٰ علی کو اہل جانے، جبریل امین کو غلط کار بتائے کہ نبوت خدا نے بھیجی تھی مولیٰ علی کے لیے جبریل نے غلطی کی دے گئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو، پانچوں نمازوں کا قائل نہ ہو تین ہی مانے بلکہ جو نماز روزے، قرآن خوانی کو عبادت ہی نہ جانے صرف کہہ دے کہ خدا نے جس عبادت کے لیے تمہیں پیدا کیا اور جس کا حکم دیا وہ اور ہی چیز ہے، تمہیں مسلمان ہی نہ جانے، کچھ بھی کرے کچھ بھی کہے، نماز ان سب کے پیچھے ہو جاتی ہے؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کے لیے فرمائے۔ خروم فی خوضہم یلعبون۔ رسول فرمائے۔ لا تجالسوہم۔ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ لا توا کلوہم ولا تشاربوہم۔ ان کے ساتھ کچھ کھاؤ پیئیں۔ ولا تناسکواہم۔ ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔ واذا مرضوا فلا تعودوہم۔ وہ بیمار پڑیں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو۔ واذا ماتوا فلا تشہدوہم۔ وہ مرجائیں تو ان کے جنازے پر مت جاؤ۔ ولا تصلوا علیہم۔ ان کی نماز جنازہ نہ

پڑھو۔ ولا تصلوا معہم۔ نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ اور یہ کہنے والا کہے نہیں جی نماز سب کے پیچھے ہو جاتی ہے، نماز تو اللہ کی ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ سوال کے اور سب نمبروں کا جواب اس میں آ گیا۔

سوال: معین امام کی بلا اجازت نماز پڑھانا کیسا ہے؟

جواب: امام معین کی بلا اجازت امامت کی جرات نہیں کرنا چاہیے۔

سوال: مذکورہ بالا عقائد کے لوگوں کی کمیٹی جلسہ وغیرہ میں جانا اور ان کی کتابیں پڑھنا ان کے مدرسہ میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا کیسا ہے؟ جوابات بموجب شرع شریف مع مہرود مستخط مرحمت فرمائیے۔

جواب: اس سوال کا جواب بھی واضح ہے۔ ایسوں کا وعظ سننا، ایسوں کی کتابیں پڑھنا بھی حرام ہے اور بچوں کو ان سے تعلیم دلوانا بھی حرام ہے۔

حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے متقدمین ایضاً سے یہاں کچھ نقل کر دینا مناسب فرماتے ہیں جو فلسفہ کی کتابوں اخوان الصفا وغیرہ کا مطالعہ کرے گا ان میں اسرار نبوت کلام صوفیاء کرام پائے گا۔

جو فلاسفہ نے اپنی تحریروں میں کیا ہے تو وہ قبول کر لے گا ان کے دل میں فلاسفہ سے خوش عقیدگی پیدا ہوگی نتیجہ یہ نکلے گا کہ احکام شرع و احکام تصوف کو فلاسفہ آڑ بنا کر جن باطل مسائل کی تبلیغ کرتے ہیں آہستہ آہستہ اس کے دل میں اترتے رہیں گے اور یہ عقائد باطلہ کو قبول کرتا رہے گا اس لیے میں کہتا ہوں کہ عامہ اہل اسلام میں جو ان کی کتابوں کا مطالعہ کرتے پایا جائے اسے فوری تنبیہ سختی سے باز رکھنے کی ضرورت ہے اور میں پہلے بتا چکا ہوں جس طرح دریا کے پھسلنے کناروں سے نا سمجھ کو روکنا ضروری ہے جو تیرنا نہیں جانتا اسی طرح کم علم کو ایسی کتابوں سے بچانا ہم پر واجب ہے اور جس طرح بچوں کو سانپ چھونے سے روک دینا آپ ضروری سمجھتے ہیں اسی طرح ایسے کلمات سننے سے کانوں کو بچانا، بلکہ جس طرح مداری نا سمجھ بچوں کے سامنے سانپ کو ہاتھ نہیں لگاتا کہ کہیں بچے اس کی ریس نہ کرنے لگیں اور بچوں کے سامنے خود بھی سانپ سے خوف کھاتا ہے اور بچوں کو خوف دلاتا ہے اسی طرح عالم مقتدا پر یہ فرض ہے کہ وہ عوام کے سامنے نہ خود ایسی کتابیں دیکھے نہ دیکھنے دے۔ ضرور ہے کہ ایسی کتابوں کے مکائد پر انہیں متنبہ کرتا رہے۔ الخ

مختصر اسی میں ایک اور جگہ اس سے اوپر فرمایا، تعجب خیز امر یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنی سمجھ پر کامل اعتماد رکھتے اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے علم و عقل سے حق و باطل میں تمیز و ہدایت و گمراہی میں فرق کر سکتے ہیں تو اگر ہم ان باطل پرستوں کی تحریریں دیکھیں تو ہم پران کا کیا اثر ہوگا۔ یہ محض ان کا خیال خام ہے ایسے کم علموں اور ناواقفوں کو ہرگز اس کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ بد دین بد مذہب کی تحریر کا مطالعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم..... (فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ) (نوری کرن بریلی شمارہ ستمبر ۱۹۶۲ء)

ضروری نوٹ: یہ مبارکہ فتاویٰ مصطفویہ میں شامل نہیں ہے۔



.....چند نایاب کتب.....

نزل الابوار: مشہور غیر مقلد و ہابی مولوی وحید الزمان حیدر آبادی کی کتاب نزل الابوار عربی شائع ہو گئی اس کتاب میں غیر مقلدین کے خلاف کئی حوالہ جات موجود ہیں تحفہ و ہابیہ: مولف سلیمان بن سحان نجدی و ہابی کی اس کتاب میں اہل سنت و جماعت کو کافر و مشرک قرار دیتے ہوئے انکو قتل کرنا جائز قرار دیا گیا ہے نیز اس کتاب میں طلاق ثلاثہ و حیات الانبیا علیہ السلام پر و ہابی موقف کا رد کیا گیا ہے۔

فتاویٰ قادریہ: مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی کا مجموعہ فتاویٰ بنام ”فتاویٰ قادریہ“ یہ بھی شائع ہو گیا ہے اس میں مولوی رشید گنگوہی کے ساتھ مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی کا مناظرہ بھی شامل ہے جس میں رشید گنگوہی نے مرزا قادیانی کی وکالت کی تھی۔

یہ کتابیں حاصل کرنے کیلئے ان نمبرز پر رابطہ کریں۔

0308-5214930

0345-4417348

سوافل و ہابیت کی تصویر

۱۳۵۳ھ

خلیفہ اعلیٰ حضرت برہان ملت حضرت علامہ عبدالباقی محمد برہان الحق رضوی جیلپوری رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تمام اہل سنت پر سلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... پیارے بھائیو!

مولیٰ عزوجل تم سب پر دونوں جہاں میں اپنی رحمتیں فرمائے اور ابلیس و خناس کے دوسوں سے بچائے۔ تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے۔

واما ینزعنک من الشیطن نزغ فاستعذ باللہ انہ ہوا السمیم العلیم۔ (سورہ اعراف، آیت نمبر 200، پارہ 9)

ترجمہ: ”اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی حرکت پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک اللہ ہی سنا جانتا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے قرآن عظیم میں بتوں کی مذمت تلاوت فرمائی۔ ملعون نے کافروں کو الٹا سوچھائی کہ انہوں نے معاذ اللہ بتوں کی تعریف کی۔ مسلمانو! اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد المائۃ الحاضرۃ صاحب الحجۃ القاہرہ دامت برکاتہم العالیہ کا ایک فتویٰ۔ اس کافر مرتد کے بارے میں جسے ممبر پر تعظیماً بٹھایا جائے اور وہ گستاخی و بے ادبی سے من گھڑت جھوٹی روایتیں پڑھے گنگوہی صاحب کے اوراق پریشان مسماۃ ”فتاویٰ رشیدیہ“ میں چھپا، جسے وہابیہ مخذولین نے معاذ اللہ مجلس میلاد مبارک سے انکار کا فتویٰ ٹھیکرایا۔ اور امام اہلسنت کی طرف وہابیت منسوب کی اس کا تعجب نہ تھا۔ فرعون کافر نے بھی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اپنا سا جان کر کافر کہا تھا۔

فعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکفرین۔ (اشعراء، آیت نمبر 19، پارہ 19)

تعجب فتوے سے استناد کا ہے۔ بعینہ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک ملحد زندگی سے کہا تو نماز کیوں نہیں پڑھتا؟ کہا، قرآن میں تو نمازیوں کو سزا ویل بتائی ہے۔ کہ جہنم میں ایک کواں ہے جس کے عذاب کی سختی سے دوزخ بھی پناہ مانگتی ہے۔ دیکھو قرآن مجید میں ہے: فویل للمصلین ویل کا عذاب ہے نمازیوں کے لیے۔ اور اس اندھے بے ایمان نے یہ نہ دیکھا کہ قرآن مجید میں نماز کے تو جا بجا تاکید احکام ہیں۔ یہاں معاذ اللہ نمازیوں کے لیے ویل نہ بتایا بلکہ یہ فرمایا ہے۔

فویل للمصلین الذین هم و عن صلواتهم ساهون الذین هم یراءون و یمنعون الماعون (سورہ الماعون، آیت 4 تا 7، پارہ 30)

”ویل کا عذاب ہے ان نمازیوں کے لیے جو وقت گزار کر پڑھتے ہیں، وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور مانگے نہیں دیتے برتنے کی چیز۔“

تو ایسے نمازیوں کو ویل کا مستحق بتایا ہے جن میں یہ تین صفتیں ہوں۔

(۱) نماز کی پرواہ نہ ہو جب وقت قضا ہو جائے تو پڑھنے کو انھیں۔ (۲) وہ بھی اللہ کے لیے نہیں بلکہ دکھاوے کو۔ (۳) حد بھر کے بخیل۔

اسی طرح فتاویٰ رضویہ مبارکہ میں مجالس طیبہ میلاد اقدس کے فضائل و برکات سے دریا لہر رہے ہیں۔ یہاں اُس مجلس کی نسبت فرمایا ہے۔ جس کے یہ تین حالات ہیں۔ (۱) منبر پر کہ اصل مسند حضور پُر نور سید عالم ﷺ ہے، ایک شرابی فاسق معلن کافر مرتد کو بٹھایا جائے جو احکام شریعت سے مسخرہ پن کرتا ہے۔ (۲) وہ بھی جھوٹی افترائی روایتیں بکے۔ (۳) وہ بھی بے ادبی اور گستاخی کے ساتھ۔

مسلمانو! ایسے مجمع اور ایسے قاری کی نسبت وہ احکام ہیں۔ ان کو عام مجالس متبرکہ پر ڈھال لینا اور لعنة الله على الكذابين سے اصلانہ ڈرنا۔ بعینہ ایسا ہی ہے یا نہیں کہ اُس اندھے ملعون زندیق نے کہا۔ قرآن مجید میں نمازیوں کے لیے ویل کا عذاب بتایا ہے لہذا نماز حرام ہے۔

الا لعنة الله على الظلمين و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم۔

فتاویٰ گنگوہی سے یہ نقل دو تحریروں نے لی۔ ایک کلکتہ والی، دوسری اسی ۲۷، اپریل یعنی ۲۵ رجب کی منڈ لے والی۔ پہلی نے فتویٰ مبارکہ نقل کر کے نوٹ میں حاشیہ دیا کہ ”مبتعین مولوی احمد رضا خاں صاحب کو خوف کا مقام ہے کہ مجالس مروجہ ممنوعہ و ولادت کو خود ان کے مقتدا حرام بلکہ کفر لکھتے ہیں۔“

جس کی نو ایجاد کی کے ثمرات شاہ اربل سے آپ ہی تک مثل شیر مادر مرغوب ہوئے ہیں۔“ یہ تحریر دیکھ کر خیال ہوا تھا کہ اگرچہ یہ نقل ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ اس کی اصل ہے مگر شاید یہ ناپاک حاشیہ اسی نقل کی خطا ہو۔ لیکن جب حصہ دوم (فتاویٰ) رشیدیہ منگا کر دیکھا معلوم ہوا کہ ”اس کی اصل ہی میں خطا ہے۔“ اسی پر یہ (گزشتہ) ملعون حاشیہ چڑھا ہے الحق۔ جس قوم کا خدا کم از کم کاذب بالامکان ہو۔ اُس کا کاذب بالفعل ہونا ہر فرض سے اہم فرض ہے ورنہ عابد و معبود مساوی ہو جائیں گے۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

اس دوسری نئی نے اُس کذب ملعون میں کلکتہ والی کا ساتھ دیا اور یہ عناد صریح اور اضافہ کیا کہ اُس کے بڑے بھی مجلس میلاد مبارک کے منکر نہیں۔ ایسی ہی زوائد و مفاسد پر انکار رکھتے ہیں۔ اور نہ دیکھا کہ گنگوہی صاحب مختلف تحریروں میں رنگ برنگ کی بولیاں بولتے ہیں۔ اپنے فتاویٰ حصہ سوم صفحہ ۱۴۳ اور ۱۴۴ میں صاف صاف عام حکم اخیر دے گئے کہ ”کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی ساعر س اور مولود درست نہیں ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 248، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، اردو بازار کراچی)

دوسری فتویٰ: مولیٰ عزوجل کی خصلت تحریف بناتا ہے کہ یحرفون الکلم عن مواضعہ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 13، پارہ نمبر 6) وہابیہ یہود کے پورے وارث ہیں تحریف میں ان سے کم نہیں۔ پہلے فتوے میں تحریف معنوی کی تھی کہ حکم کو کہیں سے کہیں لگا دیا۔ فتاویٰ گنگوہی میں ایک اور فتویٰ دو جے کے بارے میں بنام فتوائے اعلیٰ حضرت دام ظلہم الاقدس شائع ہوا۔ اس میں تحریف لفظی بھی کی۔ یہ فتویٰ مجموعہ گنگوہی (یعنی فتاویٰ رشیدیہ) حصہ اول صفحہ ۲۵۰ پر بحوالہ جلد چہارم فتاویٰ رضویہ کتاب الخطر والاباحہ صفحہ ۳۱۰ یوں نقل کیا۔ ”تین برس کے بچے کی فاتحہ دو جے کی ہونا چاہیے یا سوم کی۔“ الجواب: ”شریعت میں ثواب پہنچانا ہے دوسرے دن ہو خواہ تیسرے دن۔ باقی یہ تعین (۱) عرفی ہیں جب چاہیں کریں انہیں دنوں کی گنتی ضروری جاننا جہالت و بدعت ہے۔ واللہ سمحہ و تعالیٰ اعلم۔“ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 145 و 146 مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی) قطع نظر اس سے کہ یہ فتویٰ جلد چہارم میں نہیں بلکہ فتاویٰ مبارکہ کی آٹھویں جلد صفحہ ۳۱۰ میں ہے اصل میں یوں تھا۔ ”انہیں دنوں کی گنتی ضرور شرعی جاننا جہالت ہے

(۱) فتاویٰ مبارکہ میں لفظ تعین نہیں تعین ہے 12

مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور)۔ ”جو کسی اور کو ایسا تصرف ثابت کرے وہ مشرک ہے..... پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔“ (تقویۃ الایمان، دوسرا باب، صفحہ ۳۱، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور)۔ (۱) ”جس کا نام محمد یا علی ہے جو کسی چیز کا مختار نہیں۔“ (تقویۃ الایمان، چھٹا باب، صفحہ ۶۸، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور)۔ ”کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔“ (تقویۃ الایمان، پانچواں باب، صفحہ ۵۳، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور)

نانوتوی صاحب کا شرک

تخذیر الناس۔ ”معجزہ خاص ہر نبی کو مثل پروانہ تقرری بطور سند نبوت ملتا ہے اور بنظر ضرورت ہر وقت میں قبضہ میں رہتا ہے گہر و بیگاہ کا قبضہ نہیں ہوتا۔“ (تخذیر الناس، صفحہ 10، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی) معلوم ہوا کہ معجزہ نبی کے اختیار میں ہوتا ہے نبی کو ہر وقت اس پر قدرت ہے۔ نبی حکم الہی اپنی قدرت عطائیہ سے اُسے ظاہر فرماتا ہے جو اللہ عزوجل نے اُسے دی ہے۔

اب امام الطائفہ کی سنئے۔ ”منصب امامت“ رسالہ اسماعیل دہلوی منقولہ فتاویٰ گنگوہی (یعنی فتاویٰ رشیدیہ)۔ ”حق جل و علا بقدرت کاملہ خود در عالم تصرف عجیب بنا بر تصدیق مقبولے میفرماید نہ آنکہ قدرت صدور خرق عادت در او ایجاد میفرماید اور اباظہار آں مامور مینماید۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 102، مطبوعہ محمد علی کارخانہ کتب اردو بازار کراچی)۔ ہر کہ اس عقیدہ قبیحہ داشتہ باشد بیشک مشرک مردودست و کافر مطرود۔ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 103، مطبوعہ محمد علی کارخانہ کتب اردو بازار کراچی) ”یعنی معجزہ کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کی تصدیق کے لیے عالم میں خود کوئی عجیب تصرف کر دیتا ہے نہ یہ کہ اس تصرف کی قدرت نبی کو دے اور اس کے اظہار کا حکم فرمائے۔ جو ایسا عقیدہ رکھے بیشک ہم مسلمان کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا ایمان ہے کہ وہ مختار کل ہیں اس پر قدرے تفصیلی بحث فقیر نے اپنے رسالہ ”أجلال الیقین بتقدیس سید المرسلین“ میں کی۔

مشرک مردود اور کافر ملعون ہے۔“ (یعنی اگرچہ نانوتوی صاحب ہوں) گنگوہی صاحب نے جو اس پر مجنونانہ رجسٹری فرمائی اور نبی کو محض قلم رکھا فقط فرق اتنا کہ قلم لکھنے میں عاجز اور بے خبر دونوں ہے اور نبی معجزہ میں عاجز ہے لیکن بے خبر نہیں۔ معجزہ ہوتے ہوئے جان رہا ہے قبضہ کسی وقت بھی نہیں۔ نہ کہ ہر وقت اور یہ کہ ایسا ماننے والے کو جو اسماعیل دہلوی نے کافر ملعون کہا حق ہے۔ یہ اُن کے صفحہ ۳۱ سے دیکھئے اور ان امور کا پورا بیان کشف ضلال دیوبند میں۔

تھانوی صاحب کا شرک:

حاجی امداد اللہ صاحب کا رسالہ فتح مکہ۔ ترجمہ شامیم امدادیہ ”عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قل یعبادی الذین اسرفو علی انفسهم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ (الزمر، آیت نمبر 53، پارہ 24) مرجع ضمیر متکلم کا آنحضرت ﷺ ہیں۔ یعنی اللہ عزوجل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ تم سب کو اپنا بندہ کہو اور ان سے یوں ارشاد فرماؤ کہ اے میرے گنہگار بندو میرے رب کی رحمت ہے نا امید نہ ہو۔ تھانوی صاحب کا اس پر حاشیہ یہ ہے۔ قرینہ بھی اس معنی کا ہے آگے فرماتا ہے۔

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا تو فرماتا من رحممتی تاکہ مناسبت عبادی کی ہوتی۔“ (شامیم امدادیہ، صفحہ 71، مطبوعہ کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ) تقویت الایمان

”کوئی نام عبد الہی رکھتا ہے..... کوئی غلام محی الدین، غرض جو کچھ ہندوتوں سے کرتے یہ جھوٹے مسلمان اولیاء انبیاء سے کر گزرتے ہیں اور دعویٰ مسلمانی کا کئے جاتے ہیں اور سچ شرک میں گرفتار ہیں۔“ (تقویۃ الایمان، پہلا باب، صفحہ ۲۵، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور) ایک شخص کو نبی کا بندہ کہنے والا اسماعیلی فتوے سے سچا مشرک ہے اور اس کا دعویٰ مسلمانی جھوٹا۔ تھانوی صاحب جو تمام اولین و آخرین مسلمین کو نبی کا بندہ بتا رہے ہیں کتنے بڑے کئے مشرک ہیں اور مسلمانی کے دعوے میں جھوٹے۔

گنگوہی صاحب کا شرک:

فتاویٰ گنگوہی (یعنی فتاویٰ رشیدیہ)۔ ”جو یہ عقیدہ کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر کا ہے امام نہ بنانا چاہیے اگرچہ کافر کہنے سے زبان روکے۔“ (فتاویٰ

رشیدیہ، صفحہ 215، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی) اللہ اللہ کہاں تو وہ تقویت الایمانی جبروتی حکم صفحہ 11 کہ خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح شرک ہے۔ اور کہاں یہ کہ بے خدا کے دیے خود بخود علم غیب مانے جب بھی کفر نہیں فقط اندیشہ کفر ہے۔ وہابی صاحب عموماً اور دیوبندیہ خصوصاً بتائیں کہ گنگوہی صاحب ایسے بھاری شرک کو کفر نہ جان کر مشرک ہوئے یا نہیں اور ان کا عظیم اقراری شرک وہ براہین قاطعہ گنگوہی کا قول ہے کہ۔ ”علم محیط زمین کا فخر عالم کو ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان کی یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“ (براہین قاطعہ، صفحہ 55، مطبوعہ دار اشاعت اردو بازار کراچی)

دیکھو وہی علم ہے جسے خدا کی ایسی صفت خاصا مانا کہ نبی ﷺ کے لیے اس کا ثابت کرنے والا مشرک بے ایمان اسی کو اپنے منہ سے ابلیس لعین کے لیے ثابت مانا یعنی ابلیس ان کے خدا کا شریک ہو۔ اس سے بدتر کون سا شرک خبیث ہوگا۔ اور ان کے وہ شرک تو اسماعیلی تقویت الایمانی تھے ان کا یہ شرک اکبر انجیث قطعی یقینی ہے۔ اس کی پردہ دری سترہ برس سے عالم آشکارا ہو رہی ہے۔ متعدد کتب و رسائل میں اس کا تذکرہ ہے۔ سب میں اول ”المعتمد المستند“ اور سب سے مفصل اب تازہ رسالہ ”الموت الاحمر“ میں اسی کلمہ پر باتفاق علمائے حر میں شریفین نے گنگوہی صاحب کو کافر مرتد لکھا۔ اور فرمایا کہ ”من شک فی کفرہ و عذابه فقد کفر۔“ جو اس قول پر مطلع ہو کر گنگوہی کے کفر میں شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے۔“

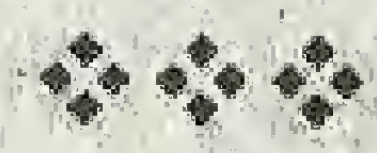
سارے دیوبندیوں کا اشد شرک:

سارے وہابیوں میں کروڑوں خداؤں کی پوجا۔ امام الوہابیہ اپنے رسالہ یکروزی میں معاذ اللہ، اللہ عز وجل کا جھوٹ جائز کرنے پر یہ دلیل لایا کہ آدمی تو جھوٹ بول سکتا ہے، خدا نہ بول سکے تو آدمی سے قدرت میں گھٹ جائے تمام وہابیہ اسے نقص قدرت مانتے ہیں حالانکہ یہ ان کا محض جنون کفری و کفر جنونی ہے۔ جس کا کشف ”سجن السبوح“ و ”دامان باغ سخن السبوح“ وغیرہا میں کر دیا۔ مسلمانوں نے وہابیہ کی اس دلیل ذلیل پر نقص کیا کہ آدمی تو چوری کر سکتا ہے تو تمہارا معبود بھی چور ہو سکے۔ اعتراض کا جواب تھا ناچار محمود حسن دیوبندی۔ اعلیٰ مدرس مدرسہ دیوبند نے پرچہ نظام الملک ۲۵ اگست ۸۹ء میں صاف قبول دیا کہ ”چوری شراب خواری سے معارضہ کم نہیں یہ کلیہ ہے جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے۔“ یعنی ہاں۔

ان کا خدا چوری کر سکتا ہے شراب پی سکتا ہے۔ اور ایک محمود حسن کیا ہر دیوبندی وہابی کو یہی کہنا پڑے گا۔ اب ہر مسلمان خدا کو ایک جان کر کہے چوری کیا ہے۔ پر ایسا مال چھپا کر لینا۔ اپنی ملک لینا چوری نہیں ہو سکتا۔ جب ان کا خدا چوری کر سکتا ہے تو ضروری ہے کہ کسی چیز کا اور شخص مالک ہو جس میں ان کے خدا کی ملک نہ ہو یہ اس سے چھپا کر لے لے جب تو چوری ہوگی۔ لیکن بندوں کا اور ان کی ہر چیز کا خدا ہی مالک ہے تو ضرور ہے کہ وہ شخص دوسرا خدا ہے۔ اور خدا فقط ممکن نہیں ہوتا اس کا وجود واجب ہے۔ تو ضرور ہے کہ دوسرا خدا موجود ہو۔ پھر آدمی کیا ایک ہی کی چوری کر سکتا ہے، نہیں بلکہ کروڑوں کی۔ وہابیہ کا خدا اگر ایک ہی کی چوری کر سکے تو پھر انسان سے قدرت میں گھٹ رہے تو قطعاً ثابت ہوا کہ سارے دیوبندی اور تمام وہابی کروڑوں خداؤں کے پجاری ہیں۔

دم ہے۔ تھانوی انیٹھی دیوبندی یا کسی وہابی میں کہ اس کا جواب لا سکے اپنے کروڑوں خداؤں میں سے ایک بھی گھٹا سکے۔

هاتوا برهانکم ان کنتم صدقین ۵ کذلک العذاب ولعذاب الاخرة اکبر لو کانوا یعلمون و صلی اللہ علی سیدنا و مولانا و ناصرنا و ماونا محمد والہ و صحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین۔



اہم اعلان

کلمہ حق کے جواب میں دیوبندیوں کے شائع شدہ ”سیف حق“ کا دندان شکن جواب جلد آرہا ہے کلمہ حق کا یہ خصوصی شمارہ کم و بیش 250 صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اس شمارے میں دیوبندیوں کی وہ درگت بنے گی جو وہ ساری زندگی یاد رکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ (انتظامیہ کلمہ حق)

مختصر روئیداد مناظرہ ملتان

مابین اہل السنۃ والجماعت و فرقہ نجدیہ دیوبندیہ

بتاریخ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ بمطابق ۴ جون ۱۹۳۴ء

بمقام باغ لانگے خاں (ملتان) منعقد ہوا

مناظر اہلسنت امام المناظرین فاتح دیوبندیہ ابوالفتح مولانا حشمت علی خان لکھنوی رضی اللہ عنہ

مناظر دیوبندیہ مولوی ابوالوفا شاہجہان پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولوی عطاء اللہ بخاری کانگریسی کا مناظرہ سے انکار

مولوی ابوالوفا شاہجہان پوری کی یکس ابوالقاسم شاہجہان پوری کی بے بس اور مولانا ابوالفتح لکھنوی و جناب مولانا ابوالاسد بریلوی کے مقابلہ میں تمام دیوبندی کانہم خشر مسندہ۔

ملتان میں ایک مدت دراز سے کانگریسی مولوی عطاء اللہ بخاری تبلیغ و ہابیت کر رہے تھے۔ اور دیوبندی و ہابیوں کے عقائد کفریہ مسلمانوں میں پھیلا رہے ہیں۔ آپ کی بدزبانی اور برہنہ گوئی جس میں آپ مشتاق ہیں۔ حضرات اولیاء کرام و صوفیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و بزرگان دین کی بے ادبی گستاخی میں صرف ہوتی رہی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں گنوائیں اور کبھی پاک پتن شریف اور حاجی پور شریف کے جنتی دروازہ کو جہنمی دروازہ کہا اور اپنے پیر حضرت مقتدائے جہاں غوث زماں پیر مہر علی شاہ صاحب کو بھی غلطی پر ٹھہرایا۔ و ہابیہ دیوبندیہ گستاخان بارگاہ رسالت کی تعریف و توصیف کے خطبے پڑھے۔ کبھی حضرات علماء اہل سنت کو گالیاں دیں۔ غرض مسلمانان ملتان میں ایک ہیجان برپا ہو گیا تھا۔ اراکین انجمن حزب الاحناف ملتان نے مسلمانوں کو رشد و ہدایت کا درس دیئے اور مذہبی ڈاکوؤں سے ان کے

ایمانوں کی حفاظت کرنے کے لیے بتاریخ ۲، ۳، ۴ ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ ایک عظیم الشان جلسہ بمقام باغ لانگے خاں منعقد کیا اور ہندوستان و پنجاب کے اکابر علماء کرام و مشاہیر صوفیائے کرام کو دعوت دی۔ اور حضرات ذیل تشریف فرما ہوئے۔

۱۔ حضرت علامہ ابوالحامد مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث کچھوچھو شریف۔

۲۔ استاد العلماء حضرت مولانا نعیم الدین صاحب صدر آل انڈیائی کانفرنس مراد آباد۔

۳۔ صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب صدر المدرسین بریلی۔

۴۔ مجمع البحرین حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب، سیالکوٹ۔

۵۔ حضرت عارف کامل مولانا فیض محمد صاحب

۶۔ حضرت مولانا فضل حق صاحب، ڈیرہ غازی خاں

۷۔ حضرت شیریدہ سنت مولانا ابوالفتح قاری حشمت علی خاں صاحب لکھنوی

۸۔ حضرت ابوالاسد مولانا محمد عبدالحفیظ صاحب صدر المدرسین تبلیغ الاحناف امرتسر

۹۔ حضرت علامہ زمان مولانا نواب الدین صاحب امرتسر

۱۰۔ حضرت مولانا سردار احمد صاحب بریلوی

حضرت قبلہ قدوة السالکین حاجی حافظ صوفی پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم۔ بوجہ علالت طبع تشریف نہ لاسکے۔ نیز حضرت مولانا ابوالبرکات سید محمد صاحب ناظم حزب الاحناف ہند لاہور بھی بتقریب شادی دہلی تشریف لیجانے کے باعث تشریف نہ لاسکے۔

حضرات علماء کرام نے اپنے کلمات طیبات سے مسلمانوں کے ایمانوں کو تازہ کیا۔ اہل باطل نے جو کفر اور مذہبی کی گھٹائیں افتق اسلام پر قائم کر رکھی تھیں۔ ان کے پرچے اڑ گئے حضرت سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت و اصحاب کرام و اولیاء ذیشان کے صحیح شان و ادب و محبت سے آگاہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے دلوں میں اصلی روحانیت پیدا کر دی۔

حاضرین جلسہ کے بے حد اسرار پر جلسہ کے لیے ایک دن اور اضافہ کیا گیا۔ چار یوم نہایت شان و شوکت سے جلسہ بخیر و خوبی ہوتا رہا۔

ہندوستان و پنجاب کے اکابرین و مشاہیر عظام کی ملتان میں تشریف آوری اور عین گرمی کی جوانی

میں اس قسم کے عدیم النظیر اجتماع پر بہ ہمہ قسم حسن انتظام یہ ناممکن امر معلوم ہوتا تھا۔ لیکن حضرت قبلہ عالمیان مخدوم الخادیم حاجی سید محمد صدر الدین شاہ صاحب حسی الحسینی البجلانی سجادہ نشین دربار حضرت پیر پیران صاحب ملتان اور ان کے شہزادگان اطال اللہ عمر ہم و قدر ہم کی بہ ہمہ قسم عمیم توجہ سے ایسا ممکن ہوا کہ حاضرین حیران تھے۔

جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ پنڈال جلسہ حاضرین کی کثرت سے کھچا کھچ بھرا ہوتا تھا۔ تمام ممبران انجمن حزب الاحناف ملتان نے پوری دلچسپی و تہدی سے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن جلسہ کی کامیابی کا تمام سہرا حضرات ذیل کے سر پر ہے۔

۱۔ مولوی قاضی حافظ فیض رسول صاحب نائب صدر انجمن

۲۔ مولوی غلام جہانیاں صاحب معینی قریشی جنرل سیکرٹری

۳۔ مولوی محمد امین صاحب نائب فنانس سیکرٹری

۴۔ دونوں شیخ اللہ صاحب، محاسب

۵۔ مولوی محبوب احمد صاحب سیکرٹری پراپیگنڈہ

۶۔ مولوی غلام محمد صاحب آفس سیکرٹری

سیٹھ حاجی جمعہ صاحب، حاجی حسن بخش صاحب، میاں طالب دین صاحب، مولوی کریم داد، حاجی چراغ دین صاحب، حاجی سراج دین صاحب، مولوی محمد رمضان صاحب، مستری محمد حسین صاحب، مولوی قاضی علی محمد صاحب، چودھری اللہ وسایا صاحب، میاں الہی بخش صاحب، شیخ اللہ وسایا صاحب، خلیفہ بہاؤ الدین صاحب..... نیز طلباء کرام مدرسہ سبحانیہ اور گلزار فریدیہ نے جس تہدی سے جلسہ کے کاروبار میں بحیثیت رضا کاران امداد کی۔ ان کے حق میں دعا کی جاتی ہے کہ خداوند انہیں علم باعمل نصیب فرماوے۔

دو دن تک ملتان کے وہابیہ دیوبند خاموش محض رہے اور تیسرے دن شام کو جب انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ جلسہ ختم ہو چکا اور علمائے سنت اب تشریف لیجانے والے ہیں۔ ایک تحریر بھیجی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ لوگ ہمیں تحریری دعوت مناظرہ دیں۔ اس کا جواب فوراً دیا گیا اور پے در پے جانبین سے پانچ پانچ تحریریں بھیجی گئیں۔ بالآخر بمقام باغ لانگے خاں بتاریخ ۷ ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ وہابیہ دیوبند یہ

کے اتوال کفریہ پر مناظرہ مقرر ہو گیا۔ جلسہ تقریباً دس ہزار آدمیوں پر مشتمل تھا۔ پولیس کا باقاعدہ انتظام تھا۔ اہل سنت کی طرف سے صدارت کے لیے جناب قاضی فیض رسول صاحب اویسی خطیب جامع مسجد منتخب ہوئے۔ وہابیوں نے اپنا صدر مولوی عطاء اللہ بخاری کو بنایا۔ جس پر مولوی قاضی فیض رسول صاحب اہل سنت نے اعتراض کیا کہ تم نے بارگاہ رسالت میں گستاخیاں کی ہیں۔ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالیاں دی ہیں اس لیے آپ شرعاً مجرم ہیں۔ اور آپ کو بحیثیت مناظر اپنی صفائی کے لیے خود پیش ہونا چاہیے۔ لہذا آپ صدارت کے قابل نہیں، اس پر مولوی عطاء اللہ بہت بگڑے اور اچھل کود کر کہنے لگے کہ آپ نے میری توہین کی ہے۔ یہ الفاظ واپس لیں تب مناظرہ ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔ قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے جواب دیا کہ اگر ہم ان الفاظ کو واپس لیں تو مناظرہ کس بات پر ہو گا۔ ہم تو کہتے ہیں یہ ہیں کہ آپ نے اور آپ کے اکابر دیوبندیہ نے بارگاہ الوہیت اور سرکار رسالت میں گستاخیاں کی ہیں جن کی بنا پر آپ لوگ کافر مرتد ہیں۔ اگر ہم ان الفاظ کو واپس لیں تو مناظرہ ختم ہو گیا۔ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ معاذ اللہ یعنی گستاخان بارگاہ رسالت کو مسلمان مان لیا مولوی عطاء اللہ اس کا جواب کچھ نہ دے سکے۔ مگر مرغی کی وہی ایک ٹانگ رہی کہ ان الفاظ کو واپس لو بالا خر خان بہادر چودھری نادر خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے تشریف لا کر فیصلہ فرمایا کہ ان الفاظ کو واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے اور مولوی عطاء اللہ کو مناظرہ کرنا چاہیے۔ بخاری صاحب کو مناظرہ کا نام سن کر بخار آ گیا۔ اور کہنے لگا میں تو ہرگز مناظرہ نہیں کروں گا۔ میری جماعت جس مناظر کو چاہیے اپنی طرف سے پیش کرے۔ جس پر مولانا ابوالاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب بریلوی نے بااجازت صدر اہل سنت قاضی فیض رسول صاحب نے فرمایا کہ ملتان میں آپ نے وہابیت کا بیج بویا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالا اور ان کے ایمانوں پر حملے کئے۔ عقائد دیوبندیہ کی تبلیغ کی تو آپ کو ہی مناظرہ کرنا چاہیے۔ آپ تو شیر پنجاب کہلاتے ہیں۔ میدان مناظرہ میں آنے سے کیوں ڈرتے ہیں؟ شیر کہلا کر لومڑی کیوں بنتے ہیں؟ اگر آپ میں طاقت مناظرہ نہیں تو آپ ایک تحریر لکھ دیجئے کہ مجھ میں مناظرہ کی طاقت نہیں اور اس کے بعد آئندہ پھر کسی جگہ وہابیت کی تبلیغ ہرگز نہ کریں۔ اس کے کیا معنی ہیں کہ مسلمانوں کو گمراہ تو آپ کریں۔ جب مسلمان آپ سے آپ کے دعویٰ باطلہ پر دلائل کا مطالبہ کریں تو آپ دوسروں کے کندھوں پر بندوق رکھ کر چھوڑنا چاہیں۔ اپنا جواد دوسروں کے گردن پر رکھ دیں۔ اس کا جواب مولوی عطاء اللہ کچھ نہ

دے سکے۔ اور ان کی جہالت اور ناقابلیت سارے مجمع پر روشن ہو گئی۔ ساری پبلک اس پر نفیرین اور ملامت کر رہی تھی اور تمام مجمع اس سے مطالبہ کر رہا تھا کہ مولوی عطاء اللہ تم خود مناظرہ کرو۔ ہم کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ تم نے ہمارے ایمان بگاڑنے کی کوشش کی ہے اور علماء اہل سنت کو چیلنج دیئے ہیں۔ اس وقت مناظرہ سے گریز کیوں ہے؟ جس شیران حق کو مقابلہ کے لیے بلایا تھا، اب وہ تشریف لائے ہیں۔ ان کے سامنے سے کیوں بھاگتے ہو۔ مولوی عطاء اللہ ایک مجسمہ بے جان بنے ہوئے کھڑے تھے۔ اپنی شوخی طراری بھول گئے تھے اور بے کسی کے عالم میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ مولانا ابوالاسد کی شیرانہ گرج نے ان کے کلیجہ میں دہشت (دہل) ڈال دی تھی اس کا اچھلنا کودنا انقال سے بڑھ کر نکلیں کرنا۔ سب کچھ انہیں فراموش ہو چکا تھا۔ قریب ڈھائی گھنٹہ تک مولانا ابوالاسد صاحب کا مولانا عطاء اللہ پر یہی مطالبہ رہا مگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ کے لیے تیار نہ ہو سکے اور سارے مجمع نے ان کی جہالت کمزوری اور بے کسی کو آپ نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔ بالآخر یہ کہہ کر بھاگنا چاہا کہ مجھے دیوبندیوں سے کوئی تعلق نہیں انہوں نے کفریات کہے ہیں۔ تو ان سے مناظرہ کرو۔ اس پر سارے مجمع نے ان کے منہ میں پتھر دے دیا کہ تم نے ہم سب کے سامنے دیوبندی مولویوں کو علماء ربانین کہا۔ ان کی مدح سرائی کی۔ ان کے عقائد کفریہ کو ہمارے سامنے عقائد حقہ بنا کر پیش کیا۔ پھر اب دیوبندیوں سے اپنی بے تعلقی بتانا تمہارا فرار ہے۔ بالآخر خان بہادر چودھری نادر خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول تشریف لائے۔ اور صدر مولوی قاضی فیض رسول صاحب نے فرمایا کہ اگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ نہیں کر سکتے تو انہیں چھوڑ دیجئے۔ پبلک نے فیصلہ کر لیا اب جس مناظر کو وہ اپنی طرف سے پیش کریں، اسی کے ساتھ مناظرہ کر لیجئے۔ قاضی فیض رسول صاحب صدر اہلسنت نے اس بات کو فراخ دلی سے منظور کر دیا اور حضرت مولانا ابوالاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب نے اعلان فرمایا کہ ہماری طرف سے مناظرہ شیریشہ سنت جناب ابوالفتح قاری مولوی حشمت علی خان صاحب لکھنوی ہوں گے۔ عطاء اللہ صاحب نے مولوی ابوالوفا شاہ جہانپوری کو پیش کیا۔ بارہ بجے کے بعد دونوں مناظروں کی باہم گفتگو شروع ہوئی مگر پھر بھی مولوی ابوالوفا دیوبندی شاہ جہانپوری نے بڑی کوشش کہ کسی طرح فضولیات پر گفتگو ہوتی رہے اور اسی طرح وقت ضائع ہو جاوے۔ اور عقائد کفریہ دیوبندیہ پر مناظرہ نہ ہونے پائے۔ پہلے اس پر گفتگو چھیڑی کہ مدعی ہم ہوں گے۔ اور ہماری پہلی تقریر ہوگی۔ شیریشہ سنت نے فرمایا کہ مناظرہ رشیدیہ کے صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے کہ

المدعی من نصب نفسه لاثبات الحكم بالدليل او التنبيه

”یعنی مدعی وہ ہے جو اپنے نفس کو حکم کے ثابت کرنے کے لیے قائم کرے۔ دلیل سے یا تنبیہ سے“
تو ہمارا دعویٰ ہے کہ (۱) رشید احمد ننگوئی نے اللہ جل شانہ کو جھوٹا کہا ہے۔ (۲) قاسم نانوتوی نے ختم النبوت کا انکار کیا اور (۳) علی احمد ایٹھوی نے شیطان کے علم کو حضرت نبی اکرم ﷺ سے زائد بتایا۔ (۴) اشرف علی تھانوی نے حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل بتایا لہذا یہ چاروں پیشوایان دیوبندیہ کافر مرتد بے ایمان ہیں۔ آج ہم اس دعویٰ پر دلائل قاطعہ پیش کریں گے۔ اور آفتاب سے زیادہ روشن براہین قاطعہ کے انبار لگا دیں گے۔ آپ کو ہمارے اس دعویٰ پر کوئی اعتراض ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو لکھ کر دے دیجئے۔ ہمارا آپ کو اتفاق ہو گیا۔ اور اگر اعتراض ہے تو آپ سائل ہوئے پھر مدعی کیونکر بنتے ہیں؟ ابوالوفا اس کا کوئی جواب نہ دے سکے اور بالآخر تسلیم کر لیا کہ آپ ہی مدعی ہیں اور پہلی تقریر آپ ہی کا حق ہے۔ شیریشہ سنت نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کو اتنے مجمع میں مولوی کہلا کر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ یہ مناظرہ رشیدیہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس کا صفحہ ۳۳ دیکھئے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ

ثم للبحث ثلثة اجزاء مبادی تعین المدعی واوساھی الدلائل و مقاطع هی المقدمات التی ینتہی البحت الیہا من الضروریات و الظنیات المسلمة عند الخصم۔

یعنی بحث کے تین جز ہیں۔ مبادی اور وہ مدعا کی تعین ہے..... اور اوساط یعنی دلائل ہیں اور مقاطع ہیں۔ یعنی وہ مقدمات جن پر بحث ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی مقدمہ بدہیہ یا ظنیہ مسلمہ عند الخصم اس عبارت کا صاف یہ مطلب ہوا کہ مقدمات ظنیہ عند الخصم اگر سائل پیش کر دے تو اس کی بھی تقریر آخری ہوگی۔ اور اگر اس قسم کے مقدمات مدعی پیش کر دے تو اس کی تقریر آخری ہوگی۔ مولوی ابوالوفا نے مناظرہ رشیدیہ کے صفحہ ۳۶ کھول کر عبارت پڑھی۔ اور اس کا مطلب اپنی طرف سے یہ گڑھ کر بتایا کہ سائل کی تقریر آخری ہونی چاہیے۔ شیریشہ سنت نے چیلنج دیا کہ میں آپ کی مان لینے کے لیے تیار ہوں آپ ایک پرچہ پر رشیدیہ کی عبارت لکھیں اور اس کے نیچے اس کا ترجمہ لکھیں۔ اور یہ لکھیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہونی چاہیے۔ اور اس پر دستخط کر کے ہمیں دے دیجئے۔ مولوی عطاء اللہ بولے کہ لکھوانے کی کیا ضرورت ہے۔ شیریشہ سنت نے فرمایا کہ میں اس تحریر کو روئیداد میں اخبارات میں اشتہارات میں

شائع کر کے دنیا کو دکھا دوں گا کہ دیوبند کے فاضل ایسے اجہل ہوتے ہیں جن کو رشیدیہ کی عبارت کے ترجمہ کی بھی تمیز نہیں ہے۔ شیربیشہ سنت کا بار بار مطالبہ ہو رہا تھا اور ابوالوفاء کو لکھنے کی ہمت نہ ہوئی تھی۔ آخر مولوی عطاء اللہ بولے کہ یہ وقت بیکار ضائع ہو رہا ہے۔ اس بحث کو چھوڑیے اور مناظرہ شروع کریں۔

شیربیشہ سنت نے صدر کو فرمایا کہ آپ ہاتھ میں کتاب لیجئے اور بتائیے وہ کون سا جملہ ہے کہ جس کا مطلب یہ ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہوگی۔ آپ کم از کم اُس جملہ پر خط کھینچ دیجئے ورنہ آپ اس کا مطلب بتا دیجئے اگر مناظرہ چاہتے ہیں۔ تو اپنے مناظر کو ایسی جاہلانہ تقریر سے روکیے مجبور ہو کر ابوالوفاء نے تسلیم کیا کہ بیشک رشیدیہ میں یہ ہرگز نہیں لکھا ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہوگی۔ اب مناظرہ شروع کیجئے۔

شیربیشہ سنت: (بعد خطبہ مسنونہ) مسلمانو! آج بہت مبارک دن ہے کہ آج وہابیہ دیوبندیہ کے مولویوں کی موجودگی میں تمہارے سامنے ان کے عقائد کفریہ پیش کئے جاتے ہیں اور آپ ٹھنڈے دل سے فیصلہ کیجئے کہ یہ لمبی داڑھی والے نماز پڑھنے والے روزہ رکھنے والے اپنے آپ کو مولوی کہلانے والے کافر مرتد ہیں یا نہیں۔ سنیے مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب ”حفظ الایمان“ صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں کہ ”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ ہے کہ اس علم سے مراد بعض غیب ہے یا کل، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات دیہائے کے لیے بھی حاصل ہے۔“ اس عبارت میں تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب سے تشبیہ دی اور بارگاہ رسالت میں منہ بھر کر گالی دی یہ کھلا ہوا کفر ارتداد ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انیسٹھی نے ”براہین قاطعہ“ صفحہ ۵۱ پر لکھا، ”الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلاف نصوص قطعہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ دست نفس سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو روک کر ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“ اس عبارت میں گنگوہی و انیسٹھی نے شیطان و ملک الموت کے علم کے وسیع اور زائد ہونے کو قرآن و حدیث سے ثابت بتا کر کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کے زائد ماننے کو مشرک بتایا۔ یہ سرکار رسالت میں کھلی گالی ہے اور گنگوہی و انیسٹھی دونوں کافر و مرتد ہیں۔

ابوالوفاء شاہجہانپوری: حفظ الایمان کی جو عبارت پڑھی ہے اس میں آپ نے مسلمانوں کو مغالطہ دیا ہے۔ اس میں تو ہیں اس وقت ہوتی جبکہ اس میں لفظ جیسا ہوتا اور چونکہ اس میں لفظ جیسا نہیں ہے اس لیے اس میں تو ہیں نہیں ہے۔ آپ کے مولانا احمد رضا خان صاحب نے تو ہیں کی ہے۔ اور ملفوظ میں لکھتے ہیں کہ ”جب مولانا برکات احمد صاحب کو دفن کرنے کے لیے قبر میں اترا تو بلا مبالغہ وہی خوشبو پائی جو پہلی مرتبہ حاضری میں روضہ انور کے قریب محسوس ہوئی تھی۔“ دیکھئے انہوں نے اپنے پسر بھائی کی قبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے برابر بتایا۔ اور اسی میں لکھتے ہیں کہ ”مولوی امیر احمد نے جو خواب دیکھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار تشریف لیے جارہے ہیں، میں نے عرض کی کہ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ فرمایا کہ برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں۔ الحمد للہ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔“ اس میں وہ خود امام بنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقتدی بنایا۔ وصایا شریف میں لکھتے ہیں کہ ”حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑا اور میرا دین و مذہب میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔“ دیکھئے شریعت کا اتباع تو حتی الامکان بتایا اور اپنے گھرے ہوئے دین و مذہب پر قائم رہنے کو ہر فرض سے بڑھ کر اہم فرض بتلایا۔ یہ اسلام کی کھلی ہوئی توہین ہے۔ براہین قاطعہ کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطانی و کوشیطانی علوم زیادہ ہیں اور رسول اللہ کو رحمانی علوم زیادہ ہیں۔

شیربیشہ سنت: افسوس مولوی اشرف علی کی محبت نے آپ کو اندھا کر دیا ہے۔ آپ کو ان کی عبارت توہین نہیں دکھائی دیتی۔ آپ کہتے ہیں کہ اس میں (جیسا) کا لفظ نہیں ہے اس لیے اس میں توہین نہیں۔ سنئے، میں چند عبارتیں آپ کے مولویوں کے لیے بولتا ہوں ان میں (جیسا) کا لفظ نہ ہوگا۔ بتائیے ان عبارتوں میں آپ کے مولویوں کی توہین ہے یا نہیں۔

(۱) مولوی اشرف علی کے چہرے کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا چہرہ تو سور کا بھی ہے۔

(۲) مولوی رشید احمد کے کان کی کیا تخصیص ہے، ایسا کان تو گدھے کا بھی ہے۔

(۳) مولوی ابوالوفاء کے دانت کی کیا تخصیص ہے، ایسا دانت تو کتے کا بھی ہے۔

دیکھئے ان عبارتوں میں جیسا کا لفظ نہیں۔ یہ عبارتیں آپ لوگوں کی توہین ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو مولوی اشرف علی کی عبارت بارگاہ رسالت میں توہین کیوں نہیں؟ اگر یہ الفاظ آپ لوگوں کی توہین نہیں تو یہ الفاظ اپنے مولویوں کی شان میں لکھ کر ہمیں دیجئے ہم شائع کریں گے کہ مولوی ابوالوفاء صاحب نے اپنے

مولویوں کی یہ تعریفیں کی ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کو دھوکا میں ڈالنے کے لیے اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ الزام کفر دیا۔ ہمارے نزدیک حضور اکرم ﷺ حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہیں۔ جب اپنے کسی نام لیوا کی قبر کو منور فرمانے کے لیے تشریف فرما ہوں گے تو اس وقت وہی خوشبو تو محسوس ہوگی جس سے روضہ اقدس مہک رہا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کو ہر جگہ حاضر و ناظر بنایا ہے اور حضور ہر جگہ جلوہ فرما ہیں، لیکن اپنے نام لیوا کی قبر میں جلوہ خاص فرماتے ہیں۔ تو اس وقت حضور کی اس خوشبو پاک کا محسوس ہونا کیا تعجب ہے جس سے گلی کو چے مہک جاتے ہیں۔ اس کو کفر بتانا اس پر مبنی کہ آپ کا امام اسماعیل دہلوی ”تقویت الایمان“ صفحہ ۶۹ پر لکھ چکا ہے کہ معاذ اللہ حضرت نبی اکرم ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے تو آپ کے نزدیک معاذ اللہ حضور اکرم ﷺ ایسے ہی ہیں جیسا کہ اسماعیل دہلوی نے لکھا۔ یہ بھی آپ کا کفر خبیث ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت پر حضور اکرم ﷺ کے امام بننے کا الزام لگایا۔ یہ آپ کا جھوٹ ہے، فریب ہے، کذب ہے، افتراء ہے۔ میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ یہ الفاظ المفلوظ میں دکھادیں۔ دس ہزار کے مجمع عظیم میں آپ کو سفید جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ آپ کو کیا خبر ہم اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ اپنی ہر صفت ہر شان میں بے نظیر ہیں۔ نماز قائم ہو چکی ہو امام نماز پڑھا رہا ہو دنیا جہان کا کوئی شخص بھی اگر اس نماز میں شریک ہونا چاہے تو مقتدی بننے کے سوا کوئی چارہ نہیں لیکن حضور اکرم ﷺ اگر اس نماز میں شرکت فرمادیں تو حضور بھی امام ہوں گے اور وہ امام سرکار دو عالم ﷺ کا مقتدی بن جاوے گا۔ وہ ایسی بلند بالا سرکار ہے۔ جہاں امام بھی پہنچ کر مقتدی ہو جاتے ہیں۔ مدارج النبوت اور بخاری شریف میں یہ واقعہ موجود ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں، سرکار تشریف فرما ہوتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز میں پیچھے بٹے چاہتے ہیں۔ سرکار انہیں منع فرماتے ہیں اور سرکار ان کے بائیں طرف ہو کر نماز شروع فرماتے ہیں۔ اب حدیث شریف کے الفاظ میں:

کنا یقتدی بابی بکر و ابوبکر کان یقتدی بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی ہمارے امام ابو بکر صدیق تھے اور ان کے امام جناب حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔

اب آپ کو معلوم ہوا المفلوظ کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ سرکار دو عالم ﷺ نے مجھے نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں کو نماز جنازہ پڑھائی۔ اس پر حمد الہی بجالائے۔ آپ کا اس کو کفر بتانا اس پر مبنی ہے کہ

آپ حضور ﷺ کو اپنا جیسا بشر بتلاتے ہیں۔ اور یہ بھی آپ کا کفر ہے۔ وصایا شریف کی عبارت پر آپ نے جاہلانہ اعتراض کیا۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں اسلام آپ کا دین ہے یا نہیں۔ اگر کہیں ہاں تو آپ اپنے فتویٰ سے کافر ہوئے کہ آپ نے اسلام کو اپنا گھڑا ہوا دین بتلایا اور اگر کہیں کہ ہمارا دین اسلام نہیں تو ہمارے فتویٰ سے کافر ہوئے۔ مولوی صاحب جب آپ مریں گے اور منکر نکیر قبر میں آئیں گے تو پوچھیں گے۔ (ما دینک) تیرا دین کیا ہے؟ تو آپ کہہ دیجئے گا کہ میرا دین کوئی نہیں کیونکہ اسلام کو اپنا دین بتلانا تو کفر ہے۔ پھر نکیرین آپ کی خبر خوب لیں گے۔

براہین قاطعہ کی عبارت کا آپ نے یہ مطلب بتلایا کہ شیطان کے لیے شیطانی علوم کی زیادتی مانی ہے۔ مگر اس عبارت میں شیطان کے ساتھ ملک الموت علیہ السلام کا بھی نام موجود ہے۔ آپ کے نزدیک حضرت عزرائیل علیہ السلام کو علوم شیطانی ہیں۔ یا رحمانی اگر شیطانی کہیں تو عزرائیل علیہ السلام کی توہین کر کے آپ کافر ہوئے اور اگر رحمانی کہیں تو یہ رحمانی علوم میں حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حضور ﷺ سے بڑھا کر آپ کافر ہوئے بہر حال آپ کافر ہوئے۔

ابوالوفاء شاہ جہاںپوری: آپ لوگوں نے مولوی حشمت علی خان صاحب کی تقریر سن لی میری کسی بات کا مولوی صاحب نے جواب نہیں دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ جب تک حفظ الایمان کی عبارت میں ”جیسا“ کا لفظ نہ دکھلا دیوں۔ اس وقت تک آپ ہرگز توہین ثابت نہیں کر سکتے۔ سنئے، مولوی احمد رضا خان صاحب حسام الحرمین میں لکھتے ہیں:

زمانہ میں گرچہ آخر ہوا
وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ ماس کا اچھا نہ جان
اک شخص میں جمع ہو سب جہان

دیکھئے اگلوں میں انبیاء و اولیاء سب شامل ہوئے ہیں۔ یہ بارگاہ رسالت میں کس قدر توہین ہے۔ آپ نے جو وصایا شریف کی عبارت کا مطلب بتایا وہ صحیح نہیں ہے۔ وہ یہ نہیں لکھتے کہ میرا دین و مذہب اسلام ہے بلکہ وہ لکھتے ہیں کہ میرا دین و مذہب جو میری کتاب سے ظاہر ہے ان کی کتابوں میں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ خدا چوری کر سکتا ہے، شراب پی سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کو اپنا دین مذہب بتا رہے ہیں اور

اسی پر قائم رہنے کو فرض کہہ رہے ہیں۔ آپ سے ہو سکے تو ان توہینوں کا جواب دیجئے مگر آپ ہرگز جواب نہیں دے سکتے۔

دیوبندیوں کی بدتہذیبی کی حد ہوگئی

جس وقت دوران مناظرہ میں مولانا ابوالفتح قاری حشمت علی خاں صاحب نے سورۃ طہ کی تلاوت شروع کی۔ اور فاخلع نعلیک تک پہنچے۔ تو مولوی عطاء اللہ کی پارٹی سے ایک فرد رذیل مجسم شیطان نے اپنے مکینہ پن کا اس طرح ثبوت دیا کہ اپنا جوتا پاؤں سے اتار کر اونچا کرتے ہوئے قاری صاحب کے سامنے کیا۔ یہ ہے گستاخ دیوبندیوں کی تہذیب اور ان کا قرآن کریم سے ایمان۔ اس بے ایمانی اور قرآن کریم کی توہین کرنے پر ہماری جماعت اہل سنت والجماعت میں سخت ہيجان واضطراب بے چینی و بے قراری پھیل گئی۔ جس کو حاجی الحرمین الشریفین قاضی حافظ مولوی فیض رسول صاحب و اعظم صدر مجلس مناظرہ اہل سنت والجماعت نے نہایت بردباری و حسن انتظام سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کے بے حد اشتعال کو اپنی پُر اثر تقریر سے فرو کیا۔ اس قیام امن کو دیکھ کر دانش مند اسباب تعلیم یافتہ طبقہ اور موجودہ افسران نہایت خوش ہوئے۔

شیر بیشہ سنت: آپ نے کہا کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا گھڑا ہوا دین مذہب حالانکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ دین مذہب ہرگز نہ ماننا جو وہابیوں دیوبندیوں کی کتب میں ہے بلکہ اس دین و مذہب پر قائم رہنا جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ افسوس اپنے امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کے عقائد خبیثہ کو اعلیٰ حضرت قبلہ کی طرف منسوب کر دیا۔ محمود حسن دیوبندی ”الحجد المقل“ کے صفحہ ۳ پر اسماعیل دہلوی کا قول نقل کرتا ہے۔ ”والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد“ یعنی ”اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو لازم آئے گا کہ انسان کی قدرت خدا تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہو جائے“ کیونکہ میں جھوٹ بول سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نہ بول سکے تو اس کی قدر گھٹ جائے گی تو مطلب یہ ہوا کہ جس قدر کام انسان کر سکتا ہے وہ سب کام خدا تعالیٰ کر سکتا ہے ورنہ قدرت انسان ربانی سے زائد ہو جائے گی تو انسان چوری شراب خوری زنا غلام وغیرہ کر سکتا ہے تو لازم آئے گا کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا بھی یہ سب کام کر سکتا ہے۔ ورنہ اس کی قدرت انسانی قدرت سے کم ہو جائے گی۔ بے حیائی آپ پر ختم ہو چکی کہ اپنے امام کے عقائد خبیثہ کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کر دیا۔ اعلیٰ

حضرت کا جو شعر آپ نے پڑھا ہے۔ اس میں استغراق پر دلالت کرنے والا کوئی حرف نہیں۔ پھر اس قدر جھوٹ جو آپ کہہ رہے ہیں اس میں سب اولیاء انبیاء داخل ہیں۔ جب اس میں استغراق پر دلالت کرنے والا کوئی حرف نہیں تو یہ قضیہ مہملہ ہوا آپ ایسے مہمل ہیں کہ مہملہ کو کلیہ بنایا میں پیش کرتا ہوں دیکھئے آپ کا امام اسماعیل دہلوی تقویت الایمان صفحہ ۱۶ پر لکھتا ہے۔ ”ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا وہ خدا کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔“ اب بتائیے آپ کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں یا نہیں۔ اگر کہیں مخلوق نہیں تو آپ کافر اور اگر ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مخلوق ہیں یا چھوٹے۔ اگر چھوٹے مخلوق کہیں تو آپ کافر اور اگر بڑے مخلوق جانیں تو آپ کا امام کہتا ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا تو وہ خدا تعالیٰ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ یعنی چمار کی بھی بارگاہ الہی میں کچھ عزت ہے لیکن اللہ کے بڑے مخلوق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا کے نزدیک اتنی بھی عزت نہیں جتنی چمار کی ہے۔ ہمارے نزدیک ایسا کہنے والا کافر ملعون ہے نہ مرتد ہے، جہنمی ہے، بے ایمان ہے۔ آپ نے دیکھا اس طرح سے کفر ثابت ہوتا ہے۔ آپ کی آنتیں آپ کے گلے میں پڑیں۔ یہ کرامت ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور یہ معجزہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ باطل کا منہ کالا ہوا۔ اور حق کا بول بالا ہوا۔ ایک شخص میں سارے جہان کا شامل ہونا۔ کیسے سمجھے یہ مسئلہ تو تصوف کا ہے۔ علامہ عبدالکریم جلی رحمۃ اللہ علیہ۔ اپنی کتاب ”الانسان الکامل“ میں فرماتے ہیں کہ ”جہان عالم صغیر ہے۔ اور انسان عالم کبیر عالم صغیر میں جو کچھ ہے۔ وہ عالم کبیر کے اندر موجود ہے۔“ آپ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا جانیں اللہ جل شانہ کو لغو و ما بعد منہا گالیاں دینی جانیں۔ آپ ان مسائل کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اور سن لیجئے مولوی محمود حسن دیوبندی اپنے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرثیہ میں لکھتا ہے۔

”زبان پر اہل احوال کے ہے کیوں اعلیٰ نہیں شاید

اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی“

اس تحریر دیوبندی نے گنگوہی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی بنادیا۔ کیا یہ کفر نہیں ہے؟

مولوی ابوالوفا شاہ جہاںپوری: آپ لوگوں نے دیکھ لیا۔ مولوی حشمت علی خاں صاحب میری بات کا جواب نہیں دے سکتے اور مناظرہ رشیدیہ میں ہے کہ جو مناظر ایسی تقریر کرے جس کا جواب مخالف نہ دے سکے۔ اس کی تقریر پر مناظرہ ختم ہو جانا چاہیے۔ لہذا میں کہتا ہوں کہ میری تقریر پر مناظرہ ختم ہونا چاہیے۔ حفظ الایمان کی عبارت میں ”جیسا“ کا لفظ نہیں دکھلا سکے۔ اگر دکھلا دیں تو میں ایک ہزار روپیہ

انعام دیتا ہوں۔ مولوی عبدالمسیح رامپوری نے یہ لکھا تھا کہ چونکہ شیطان و ملک الموت علیہ السلام کو ساری دنیا کا علم ہے اور حضور ان سے افضل ہیں تو حضور ﷺ کو بھی ساری دنیا کا علم ہونا چاہیے۔ اس پر مولانا گنگوہی صاحب فرماتے ہیں کہ حضور کی شان و راء الوہا ہے حضور کو شیطان اور ملک الموت پر قیاس کرنا بے ادبی اور توہین ہے۔ شیطان کو جو شیطانی علوم حاصل ہیں وہ حضور کو نہیں۔

مرثیہ کے شعر کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ اول درجہ میں ہیں۔ اور مولانا گنگوہی ہی صاحب دوسرے درجہ میں ہیں۔ ثانی کا معنی دوسرا ہے قرآن شریف میں ہے۔

ثانی اثین اذہما فی الغار

دیکھئے اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول ﷺ کا ثانی بتلایا گیا۔ کیا یہ بھی تو ہیں؟

شیریشہ سنت: اپنے نزدیک مولوی ابوالوفا صاحب نے مناظرہ ختم کر دیا۔ میں بار بار جواب دے چکا ہوں۔ لیکن مولوی ابوالوفا ایسے جاہل ہیں کہ ان کی سمجھ میں آتا ہی نہیں۔ افسوس ہے کہ مخاطب ایک جاہل محض ہے جس کو معمولی عبارت سمجھنے کی لیاقت نہیں۔ میں نے مثالیں پیش کی تھیں۔ اور اب پھر سنا دیتا ہوں۔

آپ لوگوں کے مذہب میں آپ کے نزدیک یا رسول اللہ کہنا شرک ہے۔ مگر گاندھی کی جے کے نعرے لگانا جائز ہے۔ بتائیے ایک شخص کہتا ہے۔ گاندھی آنکھوں والا ہے۔ اس پر میں کہوں کہ گاندھی کو کل آنکھیں ملی ہیں۔ یا بعض اگر بعض آنکھیں ملی ہیں تو اس میں گاندھی کی آنکھوں کی کیا تخصیص ہے۔ ایسی آنکھیں تو گدھے کی بھی ہیں، سور کی بھی ہیں۔ مولوی عطاء اللہ بتلائیں بلکہ اپنے مناظرے کھلوائیں کہ اس میں ان کے پیشوا گاندھی کی توہین ہوئی یا نہیں۔ اگر ہے تو افسوس پور بندر کا ٹھیکہ دار کے رہنے والے ایک مشرک بت پرست لنگوٹھی بند گاندھی کی آپ کے نزدیک توہین ہو جائے۔ مگر حضور مالک دو جہاں ﷺ کی آپ کے نزدیک توہین نہ ہو۔ اسی منہ پر آپ کو اسلام کا دعویٰ ہے۔ آپ کے نزدیک گاندھی کی عزت معاذ اللہ حضور اکرم ﷺ کے عزت سے زیادہ ہے۔ آپ لوگوں سے بڑھ کر کون کافر ہوگا۔ اور سنئے میں کہتا ہوں کہ مولوی اشرف علی کی ذات پر مولویت کا حکم کیا جانا اگر بقول دیوبندیہ صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد کل علم یا بعض اگر بعض علم مراد ہے تو اس میں اشرف علی تھانوی کی کیا تخصیص ایسا علم گدھے کے سور کو بھی حاصل ہے۔ کہتے اس میں اشرف علی کی توہین ہوئی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو کیوں میں نے ”جیسا“ کا لفظ نہیں بولا۔ اور آپ کہتے ہیں کہ جب تک جیسا کا لفظ نہ ہو ایسا کے لفظ میں توہین نہیں ہوتی۔

اب تو آپ کی سمجھ میں آ گیا ہوگا۔ آپ نے مولانا عبدالمسیح صاحب مرحوم پر بہتان باندھا ہے۔ اگر آپ یہ عبارت انوار ساطعہ میں دکھلا دیں تو آپ کو دس ہزار روپیہ انعام دیتا ہوں۔ مولانا عبدالمسیح صاحب نے تو صرف یہ فرمایا کہ جب شیطان اور ملک الموت کو ہر جگہ موجود مانا۔ شرک نہیں تو حضور اکرم ﷺ کو باذن الہی ہر جگہ موجود ماننا کیونکر شرک ہو سکتا ہے؟ اس پر گنگوہی کو غصہ آیا اور امر سے کہہ دیا کہ شیطان اور ملک الموت کی یہ دست نص سے ثابت ہوئی۔ حضرت فخر عالم ﷺ کی وسعت علم کی کون سی نص قعطلی ہے۔ یعنی شیطان اور ملک الموت کا علم زیادہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے علم کا زیادہ ہونا کسی دلیل سے ثابت نہیں۔

اگر براہین قاطعہ کی عبارت میں آپ (شیطانی علوم) کا لفظ دکھلا دیں۔ تو ابھی آپ کو ایک ہزار روپیہ انعام پیش کرتا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ کیا آپ حضرت ملک الموت علیہ السلام کے علوم کو بھی شیطانی مانتے ہیں۔ اس کا جواب آپ نے کچھ نہ دیا۔ اور نہ آپ دے سکتے ہیں۔ ثانی کے معنی اردو محاورہ میں مقام شریف میں مثل اور مانند کے ہوتے ہیں۔ مگر آپ نے اس کو عربی محاورہ میں قیاس کیا۔ تو بتائیے ابلیس آپ سے اول ہے تو کیا ہم آپ کو ابلیس ثانی کہہ سکتے ہیں اور سنیے اسی مرثیہ میں دیوبندی کہتا ہے۔

جہاں تھا آپ کا ثانی وہیں جا پہنچے خود حضرت

کہیں کیوں کر بھلا کس منہ سے مولانا تھے لا ثانی

یعنی جہاں گنگوہی کا ثانی نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔ وہیں گنگوہی پہنچ گئے۔ اس شعر میں اس نے حضور ﷺ کو گنگوہی کا ثانی بتلادیا۔ یہ پہلے سے ہی زیادہ ذلیل کفر ہوگا۔ کیا یہاں بھی ثانی کے معنی دوسرا ہیں اور سنئے لکھتا ہے۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول اسے ہوتے ہیں

عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

کہتا ہے کہ گنگوہی کے گورے گورے خوبصورت غلافوں کا تو پوچھنا ہی کیا جو اس کے کالے کلوٹے بندے ہیں۔ وہ جس جمال میں یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی ہوئی یا نہیں۔ اور سنئے انہی مرثیہ میں لکھتا ہے۔

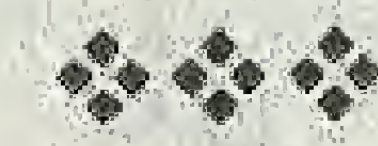
مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

اس مسیحا کو دیکھیں ذری ابن مریم کہتا ہے

اے حضرت عیسیٰ آپ کی میجائی کیا تھی۔ آپ تو صرف مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ ذرا ہمارے گنگوہی کی میجائی کو دیکھئے کہ مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا (اور خود مر کر مٹی میں مل گئے) کہئے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شان میں گالی ہوئی یا نہیں؟

اس تقریر پر دیوبندیوں کے حواس باختہ ہو گئے۔ سارے مجمع نے مولوی ابوالوفا کی بیکسی عاجزی خاموشی اپنی آنکھوں سے دیکھی اور اہل سنت کی فتح مسین اور دیوبندیہ وہابیہ کی شکست کا بآواز بلند اعلان کر دیا۔ صدر اہل سنت نے اعلان فرمایا کہ تین بج چکے ہیں۔ نماز ظہر اور کھانا کھانے کے لیے مناظرہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ کل صبح آٹھ بجے اس مقام پر مناظرہ ہوگا۔ لیکن مولوی عطاء اللہ بخاری نے دو تار پیش کئے کہ میری بیوی بیمار ہے، مجھے جانا ضروری ہے۔ میں آج رات کو ضرور چلا جاؤں گا۔ لہذا انہی تقریروں پر مناظرہ کو ختم کرنا چاہیے۔ لوگ حیران تھے بخاری صاحب کو کیا ہو گیا۔ یہ وہی شخص ہے جو ابتدا مناظرہ میں کہہ رہا تھا کہ اگرچہ میری بیوی بیمار ہے لیکن میں مذہب کے اوپر بیوی بچوں اور سارے گھربار کو قربان کرتا ہوں۔ اور اب وہی عطاء اللہ صاحب ہیں جو اپنی بیوی پر مذہبی مناظرہ کو قربان کر رہے ہیں۔ بہر حال مولویان دیوبندیہ وہابیہ اس پارٹی کو لیے ہوئے میدان میں مناظرہ سے بھاگ نکلے۔ اس کے بعد اہل سنت والجماعت کی فتح عظیم اور دیوبندیوں کی شکست فاش کا اعلان کیا گیا۔ اہل سنت نے اپنے مناظرین حضرت مولانا ابوالاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب بریلوی اور شیریشہ سنت مولانا ابوالفتح قاری حشمت علی خاں صاحب لکھنوی کو مبارکباد پیش کی۔ حضرات علماء اہل سنت نے میدان مناظرہ میں نماز ظہر جماعت کے ساتھ ادا کی وہاں سے دربار عالیہ قادریہ پاک دروازہ میں حضرت مخدوم العالم قبلہ جہاناں پیر سید حاجی الحرمین جناب محمد صدر الدین صاحب دام برکاتہم۔ القدسیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قدم بوسی سے مشرف ہوئے۔ حضرت قبلہ روئیداد مناظرہ سن کر بہت محظوظ ہوئے اور اپنے مبارک دعاؤں سے مناظر اہل سنت کو مشرف فرمایا اور تمغہ فتح و نصرت ہر دو مناظروں کو عطا فرمایا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ اور فتح مناظرہ کے اشتہارات طبع کرا کر شہر اور پیر و نجات میں تقسیم اور چسپاں کرائے گئے۔

قاضی علی محمد تبلیغی ناظم انجمن حزب الاحناف ملتان



کیا ابن تیمیہ کے عقائد کی شاہ ولی اللہ صاحب نے

تصدیق کی ہے؟

(از مولانا مفتی محمد محبوب علی خاں صاحب مدنیورہ جامع مسجد بمبئی)

(حواشی: میثم عباس رضوی)

سوال: ۱۹۶۲-۸-۲۸ کو ہندوستان اخبار میں دین و دانش کے کالم میں پرواز اصلاحی کا مضمون ”شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی دعوت اور علمائے ہند“ پڑھا۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا خط ان کے محقق شاگرد ملا محمد معین الدین سندھی کے نام کا کچھ حصہ نقل ہے، وہ یہ ہے: ”ہم نے (ابن تیمیہ) کے حالات کی خوب تحقیق کی ہے وہ قرآن مجید کے عالم و حدیث رسول اللہ ﷺ کے حافظ، دونوں کے لغوی و شرعی معانی کے ماہر، آثار سلف کے عارف اور غولفت کے استاد تھے..... اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے میں بڑے تیز طرار..... فسق اور بدعت کی ان میں کوئی بات نہ تھی۔ چند ایک مسئلوں میں خواہ مخواہ ان پر سختی کی گئی۔ ایسی شخصیت نادر الوجود ہوتی ہے۔“ (از مکتوبات شاہ ولی اللہ صاحب)

سنی علماء شاہ صاحب کو سنی کہتے ہیں، آخر اس خط کی کیا حقیقت ہے۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی و مجدد سرہندی صاحب کا کیا فتویٰ ہے ابن تیمیہ پر؟ (سید محمد اشفاق، بمبئی نمبر ۸)

جواب: اس پر فتن دور میں اصلاحی و تبلیغی و اسلامی نام کے بہت دعوے دار نکل رہے ہیں، سنی بھائی ان سے ہرگز مرعوب نہ ہوں بلکہ یہ دیکھیں کہ ان کے عقائد فساد کی و کفری ہیں یا واقعی دعوے کے مطابق و موافق ہیں۔ یہ تو بھلا فتنہ و فساد کا دور ہے کہ ہر جگہ کفر و کفری کا شور ہے۔ خیر القرون کے دور میں اصلاحیوں کے مورثین نے دعویٰ کیا اور قرآن نے کھلم کھلا ان کا جواب دیا کہ خبردار ہو یہی تو فساد کی لوگ ہیں تو سنی بھائیوں کو نام نہاد اصلاحی کی بات پر کان نہ دھرنا چاہیے۔ پرواز صاحب بے پر کے بیچارے کیا پرواز کریں گے۔ شاہ صاحب کا نام پیش کر کے سنیوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ ابن تیمیہ کی کتابیں شاہ صاحب کے

زمانہ میں چھپی ہی نہیں اور نہ ہندوستان پہنچیں۔ پھر شاہ صاحب کو کیا خبر کہ ابن تیمیہ کی کتابوں میں کیا لکھا ہے؟ تو شاہ صاحب نے ہرگز ہرگز ابن تیمیہ کے عقائد کی تصدیق نہیں کی۔

(۱) اصلاحی دعوے دار پر ضروری ہے وہ بتائے کہ شاہ صاحب کو ابن تیمیہ کی فلاں فلاں کتاب پہنچی اور عقائد میں ابن تیمیہ کی فلاں فلاں کتاب شاہ صاحب کو پہنچی اور شاہ صاحب نے بغور ان کو پڑھا اگر پہنچی بھی نہیں اور پڑھی بھی نہیں تو تصدیق غلط ہے اور اگر پہنچیں تو مگر بغور شاہ صاحب نے ان کا مطالعہ نہ کیا تو تصدیق بیکار ہے۔ اور اگر پہنچیں مگر اس کے عقائد کی کتابیں نہ پہنچیں تب بھی تصدیق باطل ہے وہ تصدیق ایسی ہی ہے کہ کسی بے خبر علاقہ میں مرزائی پہنچ کر مرزا قادیانی کی تعریف کرنے لگیں۔ مسلمان جا کروہاں کے مولوی بے خبر ناواقف سے پوچھیں۔ یہاں بے خبر مولوی مرزا کے عقائد سے تو لاعلم ہو مگر چالاک مرزائی نے اپنا آدمی بھیج کر مولوی کو بھی مرزا کی تعریف سنوادی اور وہ ٹیپ ریکارڈ کی طرح بولے تو وہ بول غلط و باطل ہے۔ جب تک اس کو مرزا کے عقائد کفریہ سے واقفیت نہ ہو پھر اس واقفیت کے بعد یا وہ مرزا کی موافقت کر کے مرزائی ٹھہرے گا یا اس پر شرعی فتویٰ صادر کر کے سنی ثابت ہوگا۔

(۲) شاہ ولی اللہ صاحب کو اگر ابن تیمیہ کے عقائد کی کتابیں ملیں اور وہ ان کے موافق تھیں تو خود شاہ صاحب نے وہی عقیدے اپنی کتب میں نہ لکھے۔ شاہ صاحب نے اپنی کتب میں تصرفات اولیاء کو بڑی دھوم سے لکھا ہے اور نذر و نیاز اولیاء کو خوب بیان کیا ہے۔ اور عبدالرسول کا جواز تو حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لکھا ہے ۲۔ دیکھئے ”مودودی صاحب کا لٹنڈم“ اور ”تنویر الایقان“۔

(۳) حقیقت یہ ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالعزیز صاحب کی تصنیفات و تحریرات سنیوں کو اسماعیل دہلوی اور دوسرے وہابیوں کے ذریعہ سے ان کے تغیر و تبدل کے بعد پہنچیں ۳۔ تو شاہ صاحب کی کتب سنیوں کے لیے سب قابل اعتبار نہیں اور سنی بھائی ہرگز شاہ صاحبان کے کتب سے ہرگز ہرگز ملزم نہیں ہیں۔ ہاں شاہ صاحب کی کتب سے ہر وہابی ضرور ملزم ہے اور اسی کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ شاہ رفیع الدین صاحب کے دونوں صاحبزادے حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب ۴ و حضرت مولانا محمد مخصوص اللہ ۵ صاحب نے تقویۃ الایمان کے رد لکھے اور حضرت مولانا رشید الدین خاں صاحب نے رد لکھا اور خود شاہ عبدالعزیز صاحب کی کتب میں اب بھی کتنی عبارتیں موجود ہیں۔ کیا پرواز صاحب نے یہ عبارت پڑھ کر اصلاحی رنگ دکھایا یا بے پرکی پرواز کی۔ شاہ صاحب نے تحفہ (اثنا عشریہ) میں لکھا ہے کہ

”حضرت امیر و ذریۃ طاہرہ اور اتمام امت بر مثال پیراب و مرشد اب می پرستند و نذر و نیاز و صدقات بنام ایشاب رائج و معمول گردیدہ“ (ترجمہ) ”تمام امت حضرت امیر اور ان کی اولاد طاہرہ کو پیروں اور مرشدوں کی طرح مانتے ہیں اور دنیا کے کاموں کو ان سے متعلق جانتے ہیں اور فاتحہ درود اور نذر و صدقات ان کے واسطے مروج و معمول ہو گئے“ کیا پرواز صاحب اس عبارت شاہ صاحب کو ابن تیمیہ کے مذہب سے درست بتائیں گے؟ (۴) پرواز صاحب نے خود ابن تیمیہ کی کیا کیا کتابیں پڑھی ہیں، ایک عبارت اس کی ملاحظہ ہو۔ ”الصارم المسلول“ صفحہ ۴۱ میں ہے۔

وقد اقامہ اللہ تعالیٰ مقام نفسه فی امرہ ونہیہ و اخبارہ و بیانہ فلا یجوز ان یفرق بین اللہ و رسوله فی شی عمن هذه الامور۔ ۱

کیا یہ عبارت ابن تیمیہ کی شاہ صاحب کے عقیدے کے موافق اور پرواز صاحب اپنے ہم نواؤں سے اس عبارت کے حق صحیح ہونے کا فتویٰ دلوائیں گے اور کیا اس کے اردو ترجمے سے مسلمانوں کو خبردار فرمائیں گے یا بے پرکی پرواز کا ارادہ فرمائیں گے۔ کیا شاہ صاحب نے اس عقیدہ ابن تیمیہ کی موافقت میں کسی کتاب میں کچھ لکھا ہے؟ ہے تو ثبوت دو اور نہیں لکھا اور ہرگز نہیں لکھا تو شاہ صاحب کو ابن تیمیہ کا مویہ و مصدق بتا کر ان کو بدنام نہ کرو۔ شاہ صاحب کا اس عقیدہ میں موافق نہ ہونا اور وہابیوں دیوبندیوں، ندویوں، مودودیوں کا ابن تیمیہ کے اس عقیدہ میں اس کا ہموانہ ہونا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ شاہ صاحب کی تصدیق غلط و باطل ہے ان پر افترا ہے۔ پرواز صاحب پرواز نہ فرمائیں بلکہ ابن تیمیہ کے عقائد باطلہ کو سامنے رکھیں معلوم تو ہو کہ اس کے عقائد کیا ہیں اور کن عقائد کو اس نے دنیا میں پھیلا یا اور یاد رکھیں کہ بغیر عقائد معلوم ہوئے کسی پر حکم شرعی بیان نہیں ہوتا اور آپ کو نہیں معلوم تو بے ثبوت نہ لکھیے۔

ہر عاقل اور سمجھدار جانتا ہے کہ کسی شخص پر کسی مذہب کی پیروی کا حکم جب ہی ہو سکتا ہے جب وہ اس مذہب کا معتقد ہو حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے غلامی کا دعویٰ کرے اور حضرات اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھے ان پر شرک کے فتوے لگائے تو وہ خارجی ہوگا۔ اور جو اس کا عکس ہوگا وہ رافضی ہوگا اور جو مرزا قادیانی کو نبی یا مثل نبی یا مسیح موعود یا مجدد یا کم از کم اپنا پیشوا ماننا ہوگا اور وہ بابی بھائی ہوگا اور جو آغا خاں سے مذہبی تعلق رکھے گا وہ آغا خانی ہوگا۔ اور جو الیاس کاندھلوی ایجنٹ برطانیہ کو مثل

انبیاء اپنا مقتدا مانے وہ الیاسی وہابی دیوبندی ہوگا۔ الیاس وظیفہ خوار برٹش کا مثیل والا دعویٰ دیکھنا ہو تو رسالہ مبارکہ مسیحی بنام تاریخی ”الیاسی پارٹی کون ہے کیا چاہتی ہے“ ملاحظہ فرمائیے۔ اسی طرح ابن تیمیہ خارجی وہابی کے عقائد جب تک اہل سنت والے عقائد نہ ثابت ہوں ہرگز ہرگز اس کو بھی سنی نہیں کہا جائے گا۔ پرواز صاحب اصلاحی دعویٰ کراتے ہوئے بلاشبوت شرعی اس کی صفائی کرانے لگے اور اس کا الزام جناب معلی القاب شاہ ولی اللہ صاحب پر لگا دیا حالانکہ شاہ صاحب اور ابن تیمیہ کے عقائد میں بون بعید ہے شاہ صاحب کی کتاب ”انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ“ کو ہی دیکھ لیتے تو پرواز صاحب کے ہوش جاتے رہتے۔ شاہ صاحب وسیلہ کے بھی قائل ہیں اور ندائے غیر اللہ کے بھی مجوز ہیں اور یا علی یا علی خود پکارتے رہے اور مریدوں اور شاگردوں سے پکرواتے رہے اور ان کو یہی بتاتے رہے اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو معین اور مددگار و مشکل کشا اور دافع البلاء سمجھتے مانتے اور بتاتے رہے۔ پرواز صاحب ذرا ”انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ“ کو پڑھ کر شمار فرمائیے کتنے درجن مشائخ ہیں جن سے شاہ صاحب نے ”نادعلی شریف“ کی اجازتیں لیں اور دوسروں کو اجازتیں دیں۔ خود وظیفہ کئے اور دوسروں سے کرائے اور آنے والوں کے لیے کتاب میں لکھ گئے۔ یہ ہے نادعلی شریف۔

ناد علیاً مظهر العجائب
تجدد عونک فی النوائب
کل هم و غم سینجلی
بولایتک یا علی یا علی

پرواز صاحب فرمائیں کہ ابن تیمیہ کے مذہب اور اس کے فتوؤں سے یہ پڑھنا وظیفہ کرنا چہنا جائز ہے، یا شرک و کفر و ارتداد؟ اور اس کے پڑھنے اور پڑھوانے والے جناب شاہ صاحب ابن تیمیہ کے فتوؤں سے کون ہیں مسلمان یا۔ پرواز صاحب، یہ بھی بتا دیجئے کہ ”نادعلی“ پڑھنے پڑھوانے اور اس کو درست ماننے والے شاہ صاحب پر ابن عبدالوہاب نجدی کی ”کتاب التوحید“ اور برٹشی ایجنٹ جناب اسماعیل دہلوی مصنف ”تقویۃ الایمان“ اور عبدالعزیز سعود نجدی مصنف و مولف کتاب ”الہدیۃ السنیہ“ کے کیا فتوے ہیں۔ ان کے فتوؤں سے شاہ صاحب مسلمان ہیں یا کون؟ صاف صاف لکھئے اور مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک نہ جھونکئے۔ ذرا ہمت فرما کر ان مذکورین کی کتب مذکورہ کی عبارات لکھ کر شاہ صاحب

پر حکم بیان فرمائیے تاکہ مسلمان بھائی کسی نتیجہ پر پہنچیں اور جناب کی سچائی کی پرواز بھی معلوم ہو۔ اور شاہ صاحب کے قصیدہ ”اطیب النعم“ کے کو بھی سامنے رکھئے۔ اور الصارم المسلمول ص ۴۱ میں جو ابن تیمیہ نے اپنا مذہب و عقیدہ لکھا ہے۔

وقد اقامہ اللہ تعالیٰ مقام نفسه فی امرہ و نہیہ و اخبارہ و بیانہ فلا یجوز ان یفرق بین اللہ و رسولہ فی شئی من هذا الامور۔

اس کا صحیح مکمل ترجمہ لکھئے پھر یہ لکھئے کہ خود آپ اس عقیدہ میں ابن تیمیہ کے موافق ہیں یا مخالف؟ موافق ہیں تو اس پر دلائل و براہین لائیے یہ بھی لکھئے کہ آپ کے بڑوں پر کھوں، پرانوں، سیانوں میں کون کون اس عقیدہ میں ابن تیمیہ کے موافق گزرے۔ نام بنام لکھئے اور موجودین وہابی نجدی، غیر مقلد وہابی، دیوبندی وہابی ندوی وہابی الیاسی وہابی کفوری وہابی جمہیتی وہابی مودودی وہابی خاکساری وہابی احراری وہابی اے بی این آری میں کون کون اس عقیدہ میں ابن تیمیہ کے پیرو ہیں اور ان کے کیا دلائل ہیں اور اگر آپ اور آپ کے پرکھے اور موجودین وہابیہ سارے کے سارے ابن تیمیہ کے اس عقیدے کے مخالف ہیں تو ابن تیمیہ پر اس عقیدہ کی وجہ سے آپ اور آپ کی ساری ٹولی کا کیا فتویٰ ہے صاف صاف لکھئے۔ کیا اسی ابن تیمیہ کی صفائی شاہ صاحب سے کراتے ہیں جس کے عقیدے میں خود آپ اور آپ کی ساری ٹولی مخالف ہے۔ کیا یہ مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ بازی و چال بازی نہیں؟ پرواز صاحب! جیتی جیتی کھیاں نہ نکلئے۔ ہو سکے تو ابن تیمیہ کے عقائد صاف صاف مع حوالہ کتب لکھئے، در نہ گپی توبہ فرمائیے۔ اور آرزو صاحب مالک وائیڈیئر ”اخبار ہندوستان“، بمبئی سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس عبارت ابن تیمیہ کا صحیح اردو ترجمہ کرا کے سمجھیں اور غور فرما کر لکھیں کہ کیا ابن تیمیہ کے اس عقیدے میں آپ اس کے ہم نوا و ہم مذہب ہیں۔ کیا آپ خدا اور رسول دونوں کو برابر مانتے ہیں۔ اگر یہ عقیدہ ہے تو پرواز صاحب سے ہی اپنے لیے اصلاحی فتویٰ معلوم کر کے اپنی اصلاح فرمائیے۔ اور اگر ابن تیمیہ کے اس عقیدے کے آپ خلاف ہیں تو مخالف عقیدے والے کی تعریف و توصیف اپنے اخبار میں چھاپ کر اپنے اخبار کو بدنام اور مسلمانوں میں گمراہی پھیلانے کا سبب نہ بنئے۔ پرواز صاحب بغور سنیں اور پڑھیں کہ ان کے معتبر و مستند امام ابن تیمیہ کے اور عقائد کیا ہیں۔ مگر فقیر کا احسان مانیں کہ جس سے وہ ناواقف تھے بے علم و بے خبر تھے اس سے فقیر انہیں خبردار کرنا اور ان کے آگے کھول کر ذکر کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب ”ابن تیمیہ“ ۸

(۶) اور اسی کتاب کے صفحہ ۷۱ میں ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ ”قرآن مجید میں بعض جگہ اعضاء خداوندی کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف چہرہ، آنکھ، ہاتھ، پہلو، نفس، پنڈلی وغیرہ کو نسبت دی ہے، چہرہ کے متعلق یہ آیتیں پائی جاتی ہیں۔ فلیسنا تولواثم وجہہ اللہ (البقرہ) پس جس طرف بھی تم منہ پھیرو ادھر اللہ کا چہرہ ہے۔ اور ویسقی وجہ ربک رحمن۔ اور تیرے پروردگار کا چہرہ باقی رہے گا۔“ اور صفحہ ۷۱ میں ہے۔ ”کل شئی هالک الا وجهہ..... ہر چیز اس کے چہرے کے سوا ہلاک ہو جانے والی ہے..... واضع الفلک باعیننا۔ اور تم کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے بناؤ۔ تجری باعیننا نوح کی کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔“ اس میں جہات اور جسمیت الہیہ کا اثبات ہے۔ کیا آپ دو یونہی دندوی و جمعیتی و مودودی اسی عقیدہ پر ہیں؟

(۷) اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۶ میں لکھا ہے کہ ”ابن تیمیہ نے رائج الوقت مسلک اشاعرہ کے خلاف صفات باری تعالیٰ اور جہت خداوندی کو ثابت کیا اور اسی کو اعتقاد الفرق النادیہ المنصورۃ الی قیام الساعۃ اہل السنۃ والجماعۃ (نجات پانے والے اور تا قیام قیامت فتیاب رہنے والے فرقہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ) قرار دیا تھا۔“ یہ ہے ابن تیمیہ کا عقیدہ۔ کیا آپ اور وہابیوں دیوبندیوں جمعیتوں کا یہی عقیدہ ہے۔ اگر ہے تو دلائل دیجئے۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب کے خلف اکبر و جانشین شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا فتویٰ یہیں ملاحظہ فرمائیے۔ دھو ہذا۔ یہ دیکھئے ”تحفہ اثنا عشریہ“ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۳۳ھ صفحہ ۲۲۵ میں لکھتے ہیں۔ ”عقیدہ سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و اورا جہتہ از فوق و تحت متصور نیست و ہمیں ست مذہب اہل سنت و جماعت۔“ یعنی تیرہواں عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان نہیں اور اس کے لیے کوئی جہت نیچے اوپر دہنے بائیں آگے پیچھے کی متصور نہیں ہو سکتی۔ اور یہی عقیدہ مذہب ہے۔ اہل سنت و جماعت کا۔“ پرواز صاحب فرمائیں کہ شاہ صاحب سچے یا ابن تیمیہ، صاف صاف جواب دیجئے اور ایک فتویٰ شاہ صاحب کا اور بھی سنئے۔ اسی تحفہ اثنا عشریہ میں ہے۔ ”عقیدہ دوازدہم باری تعالیٰ را جسم نیست و طول و عرض و عمق ندارد و ذی صورت و شکل نیست۔“ (ترجمہ: ”بارہواں عقیدہ یہ کہ باری تعالیٰ کا نہ جسم ہے نہ طول نہ عرض اور نہ وہ عمق رکھتا ہے نہ صورت نہ شکل رکھتا ہے۔“ ترجمہ منقول از تحفہ اثنا عشریہ مترجم اردو مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، میثم رضوی)

مصنفہ محمد یوسف کوکن عمری ایم اے ریڈر مدراس یونیورسٹی مدراس۔ شائع کردہ اسلامی پبلشنگ کمپنی اندرون لوہاری گیٹ لاہور، صفحہ ۱۶۷ میں ہے۔

(۲) ”قرآن مجید میں بکثرت اس قسم کی آیتیں ملیں گی جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا اوپر ہے اور وہاں سے رسولوں کے نام پیام آتے ہیں۔ حدیثوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہے“ اور اسی کتاب ابن تیمیہ کے صفحہ ۱۶۸ میں ہے ”اللہ عرش پر ہے۔“ اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے جہت بھی مانی اور اس کے لیے مکان بھی مانا اور اللہ تعالیٰ کو محدود بھی مانا۔ کیا آپ اور آپ کے پرکھوں، پرانوں کا یہی عقیدہ ہے، صاف لکھئے۔ (۳) اور اسی کتاب ابن تیمیہ کے صفحہ ۱۶۸ میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے کے بعد عرش پر دراز اور قائم ہو گیا۔“ یہاں ابن تیمیہ نے اللہ تعالیٰ کو مجسم مانا۔ کیا آپ اور آپ کے بڑوں کا یہی عقیدہ ہے صاف لکھئے۔

(۴) کتاب مذکورہ صفحہ ۱۶۸ میں ہے کہ ”ثم استوی علی العرش“ اعراف اور رعد اور یونس اور فرقان اور سجدہ اور حدید۔ پھر عرش پر دراز اور قائم ہو گیا۔ الرحمن علی العرش استوی۔ سورہ طہ، رحمن عرش پر دراز ہو گیا۔“ معاذ اللہ۔ پرواز صاحب فرمائیں کہ ان کا مقتدا ابن تیمیہ کیا کہہ رہا ہے۔ اور دراز ہونے کا کیا مطلب ہے۔ کیا خدا بھی گھٹنا بڑھتا اور لمبا اور کم ہوتا ہے۔ اور سکرٹا اور دراز ہوتا ہے۔ کیا خدا میں ربڑ کی خاصیت ہے یا خراطین (کیچوے) کی خاصیت ہے؟ تو خوب یاد رکھئے کہ گھٹنا بڑھنا کی زیادتی یہ سب مخلوق کی شانیں ہیں اور خدا تعالیٰ کو ایسا ماننا خدائے تعالیٰ کا انکار کرنا ہے۔ پرواز صاحب جلد تر فرمائیے کیا آپ اور آپ کے بڑے بوڑھے وہابی دیوبندی، ندوی، الیاسی، مودودی، خاکساری، احراری، جمعیت العلمائی خدا تعالیٰ کو گھٹنے بڑھنے والا مانتے ہیں۔ اگر ہاں تو دلائل دیں اور اگر نہیں تو اس عقیدے کی وجہ سے ابن تیمیہ پر کیا فتویٰ ہے؟

(۵) اور اسی کتاب ابن تیمیہ صفحہ ۱۶۸ میں ہے کہ ”آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھی عرش اور استوی کے یہی معنی لیتے تھے جس کی اوپر تشریح کی گئی ہے۔“ اور اسی کے صفحہ ۷۱ میں لکھا ہے کہ ”استوی علی العرش“ میں یہی تیسرے معنی مراد لیے گئے ہیں، اس کے علاوہ جو کچھ معانی بیان کئے جاتے ہیں وہ سب تاویل باطل کی حیثیت رکھتے ہیں۔“ پرواز صاحب فرمائیں کہ ابن تیمیہ کا یہ عقیدہ کیسا ہے حق یا باطل جو حق ہو اس پر دلائل دیں اور حکم لکھیں۔

یہ شاہ صاحب نے ابن تیمیہ کا رد کیا یا اس کی موافقت فرمائی یہ بھی لکھیے کہ شاہ صاحب اور ابن تیمیہ میں کون سچا ہے؟ صاف صاف نام بنام لکھئے ان احکام کو اگر تفصیل سے دیکھنا ہو تو رسالہ مبارکہ ”انجوم الشہابیہ علی مال تراجم الوہابیہ“ دیکھئے ۹۔

(۸) اور اسی کتاب ۶۹ کے صفحہ ۵۵۸ میں لکھا ہے کہ ”ابن تیمیہ نے نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کے قبور کی زیارت کو اجمالی طور پر قطعی معصیت قرار دیا ہے۔“ ۱۰۶ فرمائیے اور صاف صاف فرمائیے، کیا آپ زیارت روضہ نبوی کو گناہ اور حرام جانتے ہیں۔ اور دیوبندی و ندوی والیاں سی تبلیغی بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ جناب آرزو صاحب آپ بھی خاموش نہ رہیں۔ آپ بھی صاف صاف فرمائیں کیا آپ بھی زیارت قبور انبیائے کرام علیہم السلام کو گناہ اور حرام سمجھتے ہیں۔ اگر نہیں تو پرواز صاحب کے مضمون مذکور سوال سے جلد اپنی صفائی و بیزاری کا اعلان کر دیجئے اور مسلمانوں کو مغالطہ سے بچائیے۔ اور اسی کتاب ابن تیمیہ کے صفحہ ۵۵۹ پر لکھا ہے کہ ”امام موصوف (ابن تیمیہ) مطلق زیارت قبور کے منکر نہیں تھے البتہ خاص زیارت قبر کے مقصد سے سفر کرنے کو حرام سمجھتے تھے۔“ یعنی ابن تیمیہ کے نزدیک اس کے باپ کی قبر پر جانا جائز ہے اور مزار اقدس نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لیے مدینہ شریف کو جانا حرام ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، پرواز صاحب آپ کے بڑوں پر کھوں کا یہ عقیدہ ”شہاب ثاقب“ میں شیخ دیوبند و صدر جمعیۃ (مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی) نے لکھ دیا ہے، آپ کے چھپانے سے چھپ نہیں سکتا۔ مسلمان بھائی پرواز صاحب کو خوب پہچان لیں۔

(۹) اور محبوبان خدا سے استغاثہ و استغانت کے متعلق اسی کتاب کے صفحہ ۵۳۸ میں ہے کہ ”امام ابن تیمیہ سے اس کے متعلق فتویٰ پوچھا گیا تو انہوں نے غیر اللہ سے استغاثہ کرنے والوں کی سخت مذمت کی اور لکھا کہ غیر اللہ سے استغانت (مدد مانگنا) درحقیقت ایک طرح کا شرک ہے۔“ ۱۱ یہ ہے ابن تیمیہ کا دھرم اور شاہ صاحب قصیدہ الطیب النعم اور ”الانباتہ فی سلاسل اولیاء اللہ“ میں خود مدد مانگتے اور مدد مانگنا سکھاتے ہیں تو آپ کے نزدیک جناب شاہ صاحب ابن تیمیہ کے فتوے سے کون ہوئے مسلم یا مشرک؟ صاف صاف لکھئے۔ پرواز صاحب اندھیریاں نہ ڈالئے اپنا عقیدہ کھلم کھلا بیان فرمائیے۔ ایچ بیچ اور ٹکڑم بازی سے ابن تیمیہ کی صفائی نہیں ہو سکتی۔ کیا شاہ صاحب اسی کی صفائی فرما رہے ہیں جس کے فتوے سے خود شاہ صاحب مشرک اور مشرک گر ہو رہے ہیں۔ کیا یہ بات قرین قیاس ہے کہ شاہ صاحب ابن تیمیہ کی خوبی اس

کی تعریف لکھیں مگر خود اپنا عقیدہ اس کے عقیدے کے موافق نہ کریں۔ اس کی دہری و جہیں ہو سکتی ہیں۔ اول یہ کہ شاہ صاحب کو اس کے عقیدوں کی خبر ہی نہیں اور وہابی پروپیگنڈے کی بنا پر لکھ دیا تو یہ تصدیق و تائید اور ہم نوائی ہرگز نہیں۔ دوم یہ کہ خط مذکور سوال ہی شاہ صاحب کا نہیں، یہ خط ہی کسی کا گڑھا ہوا ہے جو شاہ صاحب کے نام سے مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر آپ تو فرمائیں کہ آپ ان سنی مسلمانوں کو جو یا رسول اللہ ﷺ الغیث یا علی مشکل کشا یا غوث المدد یا خواجہ غریب نواز کہنے والے ہیں کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ ابن تیمیہ اور ”تقویۃ الایمان“ اور ”کتاب التوحید“ اور ”الہدیۃ السنیہ“ اور ”تحفہ وہابیہ“ کے فتوے تو معلوم ہیں لیکن آپ بھی اپنا عقیدہ اور فتویٰ لکھئے کہ آپ کا مذہب بھی کھلے۔

(۱۰) اور اسی کتاب کے صفحہ ۵۵۲ میں ہے کہ ”امام موصوف (ابن تیمیہ) نے نزول باری کے مسئلہ پر متکلمانہ بحث کی اور متکلمین کے خیالات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ خدا آسمان سے دنیا پر اسی طرح اترتا ہے جس طرح کہ میں منبر کے ایک زینہ سے دوسرے زینہ پر اتر آتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ منبر کے ایک زینہ سے دوسرے زینہ پر اتر آئے۔“ ۱۲ معاذ اللہ، یہ اترنا چڑھنا بھی تغیر ہے یا نہیں؟ اور تغیر حدیث کی دلیل ہے یا نہیں تو ثابت یہ ہوا کہ ابن تیمیہ کو خدا تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو خدا ہی نہیں سمجھتا بلکہ کسی موہوم و مزعوم کو خدا مانتا ہے جو ابن تیمیہ کی طرح اترنا چڑھتا ہے جس کو برابر تنزل و ترفع ہوتا ہے۔ پرواز صاحب کیا آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اگر نہیں تو اس عقیدے کی بنا پر ابن تیمیہ کا شرعاً کیا حکم ہے۔ اور کیا شاہ صاحب کا بھی یہی عقیدہ تھا اگر نہیں تو کیا اسلامی عقائد کے مخالف کی شاہ صاحب نے تصدیق و تائید لکھ دی۔ فی الحال یہ دس نمبر ہیں انہیں پڑھئے اور ہو سکے تو صفائی دیجئے اور ابن تیمیہ کے عقائد تفصیل کے ساتھ معہ حوالہ بیان فرمائیے۔

آخر میں جناب آرزو صاحب سے مودبانہ گزارش ہے کہ آپ ان عقائد ابن تیمیہ کو پڑھئے اور بغور پڑھ کر اپنی صفائی فرمائیے اور مسلمانوں کو گمراہی سے بچائیے۔ اور بخدا مکان شریعت مطہرہ کی پیروی فرمائیے۔ یہ آرزو صاحب کی خیر خواہی کے لیے لکھا گیا ہے۔

ہاں آخر میں پرواز صاحب سے یہ کہنا ہے کہ آرزو صاحب سے جو آپ نے دوستانہ کیا ہے تو آرزو صاحب کو آپ مشرک سمجھتے ہیں یا مسلمان کیونکہ آرزو صاحب کا نام ہی وہابی کس لیے۔ آپ کا نام نامی جناب غلام محمد صاحب ہے تو جلد اور صاف صاف لکھئے کہ غلام محمد نام رکھنا اسلام ہے یا شرک۔ اور غلام محمد

(۴) حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب نے حجۃ العمل فی ابطال الجہل کے نام سے تقویۃ الایمان کا رد لکھا۔

(۵) مولانا مخصوص اللہ صاحب دہلوی نے معید الایمان کے نام سے تقویۃ الایمان کا رد لکھا۔

(۶) (ترجمہ) ادا امر و نواہی اور اخبار و بیان میں اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا قائم مقام مقرر کیا ہے اس لیے

مذکورہ بالا امور میں اللہ اور رسول کے مابین تفریق (فرق کرنا) جائز نہیں۔ (الصارم المسلول اردو، صفحہ 83، مترجم غلام

احمد مریری، مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، غزنی سٹریٹ لاہور)

(۷) اطیب النعم میں سے شاہ ولی اللہ کے ائمہ اہل اشعار ملاحظہ کریں:

ومعتصم المکروب فی کل غمرة

ومنتجع الغفران من کل تائب

ترجمہ: ایسی پریشانی کے عالم میں مجھے کوئی سہارا نظر نہیں آتا سوائے آنحضرت کے جو ہر سختی اور مصیبت میں غمزدہ کے

چنگل مارنے کی جگہ میں اور جو ہر توبہ کرنے والے کے لیے مغفرت طلب کرنے کی جگہ ہیں۔ (قصیدہ اطیب النعم

فی مدح سید العرب والعجم، صفحہ 29 و 30، مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا فیصل آباد بلاک نمبر 14،

کراچی نمبر 38)

(۸) اس کتاب کا وہی ایڈیشن میرے پاس موجود ہے جو حضرت محبوب ملت رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کتاب پر سن

اشاعت درج نہیں لیکن مولف نے کتاب کا سن تالیف 1959ء لکھا ہے۔ (میثم عباس رضوی)

(۹) ”انجوم اشہابیہ“ پاکستان میں مکتبہ غوثیہ مرید کے نے شائع کی ہے۔

(۱۰) جیسا کہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ”الجواب الباہر فی ذوار المقابر“ میں جھوٹ بولتے ہوئے کہا ہے کہ ”علماء میں

سے ایک بھی ایسا نہیں جس نے یہ لکھا ہو کہ محض زیارت قبر مکرم یا کسی اور قبر کے لیے رخت سفر باندھنا جائز ہے بلکہ جید

علماء کرام نے ایسے سفر کو حرام قرار دیا ہے۔“ (الجواب الباہر، صفحہ 52، مکتبہ الدعوة پاکستان)

(۱۱) ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ”اصحاب صفہ اور تصوف کی حقیقت“ کے صفحہ 62 پر لکھا ہے کہ ”جو شخص یہ اعتقاد رکھے

کہ قبروں سے منت ماننا خدا سے مراد اس حاصل کرنے کا ذریعہ ہے یا اس سے مصائب دور ہوتے ہیں رزق کھلتا ہے

جان و مال کی حفاظت ہوتی ہے تو وہ کافر بلکہ مشرک ہے اور اس کا قتل شرعاً واجب ہے۔“ (اصحاب صفہ، صفحہ 62، مطبوعہ

مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور)

(۱۲) مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفر نامہ میں ابن تیمیہ کا واقعہ بیان کیا ہے جس میں کہتے ہیں کہ ”ایک مرتبہ

میں ابن تیمیہ کے پاس جمعہ کے دن گیا یہ جامع مسجد میں بیٹھے داعظ فرما رہے تھے۔ آپ نے کہا خدائے برتر آسمان

سے دنیا پر اس طرح اترتا ہے جس طرح دیکھو یہ میں ممبر سے اترتا ہوں ایک زینہ اتر کر بتایا اس پر ایک مالکی فقیہ جس کا

نام والا آپ کے فتوے سے مشرک ہے یا مومن؟ دیکھئے ”تقویۃ الایمان“ ۱۳ اور ”کتاب التوحید“ اور

”الہدیۃ السنیہ“ اور ”تحفہ وہابیہ“ اور ”نصیحۃ المسلمین“ اور ”ہشتی زیور“ حصہ اول اور ”تعلیم الاسلام“ حصہ

چہارم کو سامنے رکھ کر کھلم کھلا فتوے دیجئے کہ غلام محمد آرزو صاحب یہ نام رکھا کہ آپ کے نزدیک مسلم ہیں یا

مشرک۔ ہمت فرمائیے اور کتب مذکورہ سے یہ مسئلہ صاف صاف لکھ کر ہندوستان اخبار میں خصوصیت کے

ساتھ چھپوائیے اور یاد رکھئے کہ شاہ صاحب کی پوزیشن کو تختہ مشق نہ بنائیے۔

(ماہنامہ نوری کرن، دسمبر 1963ء و جنوری 1963ء)

حواشی

(۱) حضرت محبوب ملت کے اسی موقف کی تائید دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی کے عقیدت مند مولوی نجم الدین اصلاحی دیوبندی نے بھی کی ہے کہ ابن تیمیہ کے بارے میں جو شاہ ولی اللہ کی تصدیق ہے وہ لاعلمی کی وجہ سے ہے ذیل میں مولوی نجم الدین اصلاحی کا اقتباس ملاحظہ کریں جس میں لکھتا ہے کہ:

”کیا یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ مخدوم معین الدین نے تکفیر شیخ اکبر اور مسائل فقہ میں قصر کی مدت یا حیض کے اکثر اور اقل کی تعیین اور اشعری طریقہ تاویل وغیرہ کے بارے میں ابن تیمیہ کا تکلیف کرنا اور شدت سے تردید کرتے کرتے ایسے الفاظ کا زبان قلم پر جاری ہو جانا بھی دریافت فرمایا تھا اور شاہ ولی اللہ نے اس کی بھی توثیق رخصین فرمائی تھی؟ حاشا کہ ایسا نہیں ہوا ہوگا“ (مکتوبات شیخ الاسلام، صفحہ 381، جلد چہارم، مطبوعہ مجلس یادگار شیخ الاسلام قاری منزل پاکستان چوک کراچی)

(۲) اس بات کی تصدیق کے لیے مقدمہ وصایا واربعہ از ذاکر محمد ایوب قادری دیوبندی ملاحظہ کریں جس میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے کہ شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کی تصنیفات میں تحریفات واقع ہوئی ہیں بلکہ کچھ کتابیں ان کے نام سے منسوب کی گئی ہیں جیسے البلاغ، المہین وثقۃ الموحدين وغیرہ کتب۔ اس کے علاوہ حکیم محمود احمد برکاتی نے اپنی کتاب ”شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان“، مولوی فیاض خان سواتی دیوبندی نے اپنی کتاب ”شاہ ولی اللہ اور ان کے صاحبزادگان“، حکیم محمود احمد ظفر دیوبندی نے ”شاہ ولی اللہ اور ان کے تجدیدی کارنامے“ اور قاری عبدالرحمن پانی پتی نے ”کشف الحجاب“ میں تسلیم کیا ہے کہ شاہ ولی اللہ کی کتب میں تحریفات واقع ہوئی ہیں۔

(۳) جیسا کہ شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب انفاص العارفین میں لکھا ہے کہ ”شیخ احمد قشاشی محمد بن یونس القشاشی المعروف بعبد النبی ابن شیخ احمد الدجانی کے فرزند تھے اور شیخ یونس کو عبد النبی اس لیے کہتے تھے کہ وہ لوگوں کو اجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے تاکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔“ (انفاص العارفین، صفحہ 321)

نام ابن الزہرا تھانی مخالفت میں کھڑا ہو گیا تمام اس فقیہ پر ٹوٹ پڑے اور اسے اس قدر گھونسوں اور جوتوں سے مارا کہ اس کا عمامہ گر پڑا اور سر پر ہشی ٹوپی دکھائی دیے گئی۔“ (سفر نامہ ابن بطوطہ، صفحہ 127، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

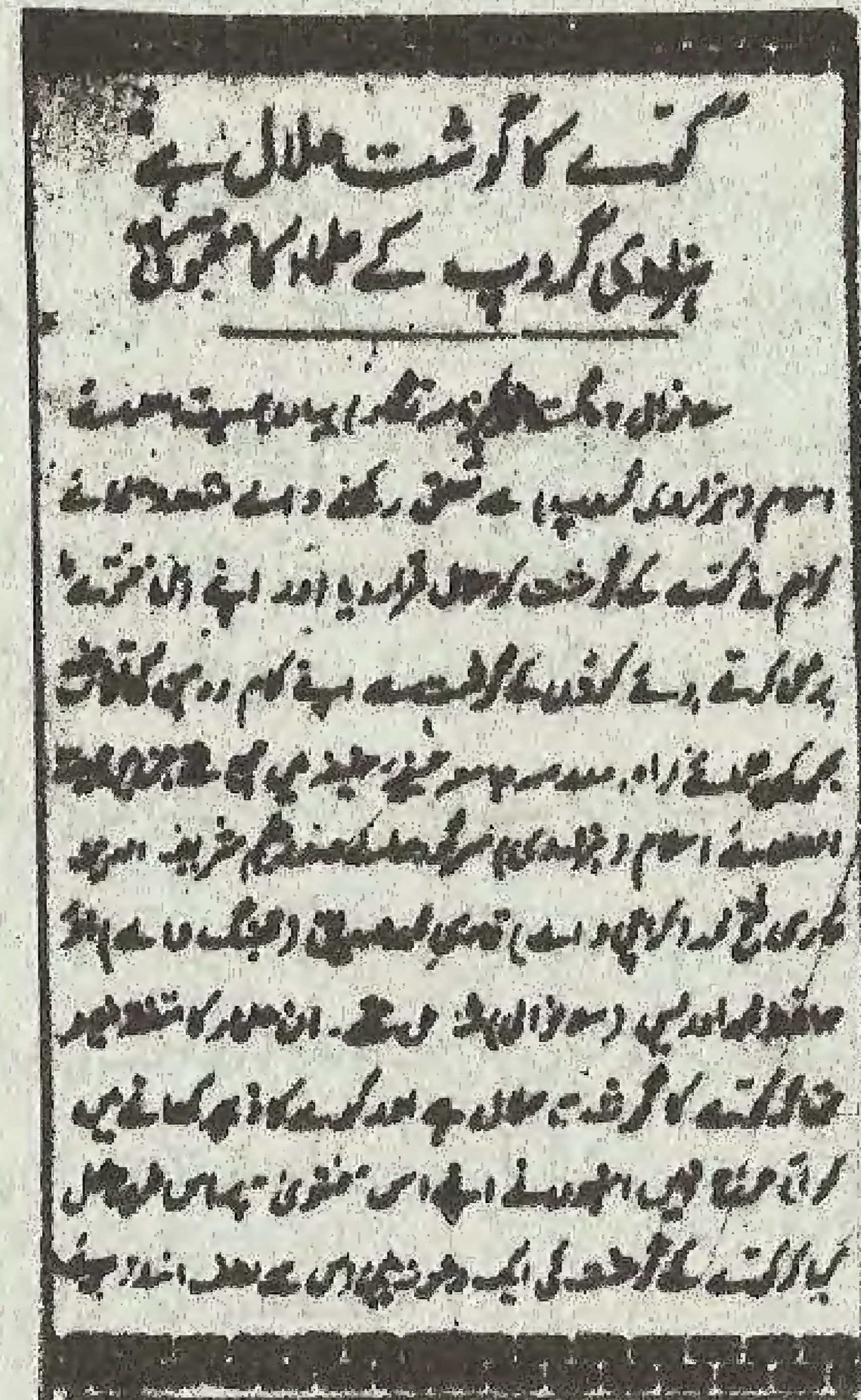
(۱۳) اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان کے پہلے باب کے شروع میں غلام محی الدین اور غلام معین وغیرہ ناموں کو شرک قرار دیا ہے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ 25، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ، شیش محل روڈ لاہور)

(حواشی از میثم عباس رضوی)



دیوبندی علماء کا کوئے گوشت کی دعوت کھانا

یہ نایاب اخبار ہمیں مولانا لال محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد کے علمی خزانے سے ان کے صاحبزادے مولانا قاری خلیل احمد چشتی صاحب کے توسط سے دستیاب ہوا جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ (ایڈیٹر)



(روزنامہ نوائے وقت لاہور 7 اگست 1976)

دیوبندیوں کے عقائد کا مختصر کچا چٹھا

مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات علامہ سید احمد قادری رضوی علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تبارک وتعالیٰ

ولا تلبسوا الحق بالباطل و تکتبوا الحق وانتم تعلمون

اور حق کو باطل سے نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترغبون عن ذکر الفاجر اذ کروا الفاجر بما فیہ کما یحذره الناس

کیا فاجر کے ذکر سے تم منہ پھیرو گے، بیان کر دو جو کچھ فاجر کے اندر عیب ہوتا کہ لوگ اس سے بچیں

چونکہ بعض ہمارے سنی بھائی دیوبندیوں کے وہابی اور لاندہب ہونے سے واقف نہیں ہیں۔ اور یہ ناواقفیت بوجہ ادعائے حنفیت ہے جو محض ان لوگوں کا تقیہ ہے۔ اس لیے ہم یہ تعیل ارشاد جناب باری عز اسماء جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سنی بھائیوں کی خدمت میں یہ مختصر فہرست ان کے عقائد و اعمال کے کہ جو خلاف اہل سنت و الجماعت ہیں۔ ان کے اماموں اور پیشواؤں یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبٹھوی و مولوی اشرف علی تھانوی کی کتابوں سے مع نشان صفحہ و سطر لکھ کر پیش کرتے ہیں، جس کا جی چاہے ان کی کتابوں میں دیکھ لے اور حوالہ جات کی مطابقت کر لے تاکہ پھر کسی کو گنجائش چوں و چرا کی نہ رہے اور ہمارے سنی بھائی بعد علم و دریافت حال ان کی حنفیت کے فریب میں نہ آئیں۔ آخر علمائے عرب و عجم میں سے کسی نے تکفیر کسی نے تفسیل کسی نے تفسیق جو کہ ہے وہ بلا وجہ تو نہیں ہے۔ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ (جن کو مولوی رشید احمد و خلیل احمد بھی براہین قاطعہ کے صفحہ ۱۸ سطر ۴ میں شیخ العلماء اور ہمارے شیخ الہند اور صفحہ ۲۵ سطر ۲ میں تمام علماء مکہ پر فائق بتلا رہے ہیں) بعد دریافت حالات مولوی رشید احمد کی نسبت ”تقدیس الوکیل“ مطبوعہ صدیقی پریس واقعہ قصور ۱۳۱۲ھ کے

صفحہ ۳۰۷ سطر ۱۸ میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ ”میں جناب مولوی رشید کورشد سمجھتا تھا۔ پر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی نکلے (یعنی غیر رشید) جس طرف آئے ایسا تعصب برتا کہ اس میں ان کی تحریر و تقریر دیکھنے سے روٹھا کھڑا ہوتا ہے۔ پھر ان کی تمام باتیں خلاف عقائد و اعمال اہل سنت و جماعت بیان فرما کر صفحہ ۳۰۹ سطر ۱۹ میں یہ لکھا ہے کہ میں اپنے مجاہدین کو منع کرتا ہوں کہ حضرت مولوی رشید کے اور ان کے چیلے چانٹوں کے ایسے ارشادات نہ سنیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ مجھ پر بہت کھلم کھلا تبرا ہوگا۔ لیکن جب جمہور علمائے صالحین اور اولیائے کاملین اور رسول رب العالمین اور جناب باری جہان آفرین ان کی زبان اور قلم سے نہ چھوٹے تو مجھ کو کیا شکایت ہوگی۔ اور صفحہ ۳۱۰ سطر ۵ میں یہ بھی فرمایا ہے۔

”میں بھی اس زمانہ کے حالات اور مولوی رشید احمد اور ان کے چیلے چانٹوں کی تحریر اور تقریر سے پناہ مانگتا ہوں۔“

پس اے بھولے بھالے سنی بھائیو، تم کو بھی بعد دریافت چند عقائد و اعمال مندرجہ فہرست ہذا بموجب ہدایت مسلمہ امام الطائفہ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ ان (دیوبندیوں) کی فریب دہندہ باتوں کی طرف ہرگز التفات نہیں کرنا چاہیے اور بموجب ارشاد حضرت مولوی صاحب ممدوح الصدر ان صورت کے سنی اور سیرت کے وہابیوں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگنی چاہیے اور ان کی صحبت سے بھاگنا چاہیے کہ یہ ایک فتنہ عظیم تباہ کن دین و ایمان ہندوستان میں پھیلا ہے۔ یہ لوگ اپنے مذہب جدید کی اشاعت میں ہر حیلہ سے رات دن مصروف و مشغول ہیں۔ اور ہمارے سنی بھائی بوجہ جہالت ان کے شکار ہو رہے ہیں۔ سنیو خدا کے واسطے اس فہرست کو خوب غور سے پڑھو اور جس سنی کو اللہ پاک توفیق عطا کرے۔ وہ اس کو حسبہ اللہ اور چھپوا کر مفت تقسیم کرے اور گوشہ گوشہ ہندوستان میں پھیلا دے تاکہ سنی ان سے واقف ہوں اور ان کو اپنے سے علیحدہ ہو جائیں۔

فہرست مختصر عقائد و اعمال دیوبندیاں

(۱) وہابیوں کو اچھا جاننا

فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول مطبوعہ برلا پریس مراد آباد ۱۳۲۳ھ کے صفحہ ۸ سطر ۴ میں تحریر ہے کہ ”محمد بن عبد الوہاب نجدی کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان

کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 265 و 266، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

ہم اہل سنت اس کو اور اس کے متبعین کو خارج اہل سنت سے جانتے ہیں۔ دیکھو شامی باب البغاة۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی نسبت اور اس کے ملک کی نسبت یہ ارشاد فرمایا ہے۔

هناك الزلازل والفتن و بهاتطلع قرن الشيطان۔

یعنی اس جگہ زلزلے اور فتنے ہیں اور اس جگہ سے شیطان کا سینک نکلے گا۔

لہذا علماء کا اتفاق ہے کہ وہ شیطان کا سینک یہی محمد بن عبد الوہاب نجدی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اسی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے ذریعات میں سے ابن سعود نے حرمین شریفین پر مسلط ہو کر کیا کچھ نہ کر دکھلایا۔ مساجد و مقابر کی بے حرمتی آثار معتبرہ صحابہ و اہل بیت کا انہدام اہالیان شہر پر بے حد مظالم برپا کرنا۔ جس سے ہر ایک ملک کا بچہ بچہ واقف ہے۔ ہر طرف سے اس کی حرکات نا ملائم پر اظہار نفرت کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ علماء اس کی تردید میں رسالہ پر رسالہ تحریر فرما رہے ہیں۔ افسوس صد افسوس کہ مولوی رشید احمد ان لوگوں کی تعریف کرتے ہیں اب تو صاف ظاہر ہو گیا کہ مولوی رشید احمد اور ان کے متبعین وہابی ہیں ان کا حنفی ہونا بعینہ ایسا ہے جیسا کہ وہابیوں کا حنبلی ہونا، یہ ایک پردہ ہے۔ جس کی آڑ میں بھولے بھالے سنیوں کا شکار کرتے ہیں۔ خفیوں کو ان کی حقیقت کا ہرگز خیال نہ کرنا چاہیے جبکہ ان کے عقائد خلاف احناف ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہم مذہب ہی ہم مذہب کی تعریف کیا کرتا ہے۔

(۲) غیر مقلدوں کو اہل سنت سمجھنا

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم مطبوعہ افضل المطالعہ مراد آباد جلد دوم کے صفحہ ۲۱، سطر ۱۳ میں تحریر ہے کہ ”(مولوی نذیر حسین دہلوی سرگودہ غیر مقلدین) کو مردود اور خارج اہل سنت سے کہنا بھی سخت بیجا ہے۔ عقائد میں سب متحد مقلد اور غیر مقلد ہیں۔ البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 62، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، دکان نمبر 2، اردو بازار کراچی)

☆☆☆

ہم اہل سنت بوجہ خلاف عقاید اس گروہ غیر مقلدین کو خارج اہل سنت سے جانتے ہیں اور گمراہ کہتے ہیں۔ چنانچہ بکثرت رسائل علمائے اہل سنت کے ان کے رد میں موجود ہیں۔ اور مولوی رشید احمد اور ان کے مقلدین کے لاندہب ہیں۔ مسلمانو! غور کرو۔ اگر کوئی سنی یہ کہے کہ ہم اور رافضی عقائد میں ایک ہیں۔ پھر کیا کوئی اس کو سنی کہہ سکتا ہے۔ سنی، رافضی، خارجی عقائد سے ہوتے ہیں کہ اعمال سے۔ افسوس صد افسوس ایسے کھلا کھلم اقرار پر بھی ان کے متبعین سر پھوڑتے پھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ سنی خفی صوفی اور محدث تھے۔ اب فرمائیں کہ خود ان کی تحریر معتبر ہے۔ یا ان کے متبعین کی تقریر:

فانہم ولا تکن من المجادلین۔

غیر مقلدین کے عقائد و اعمال کی کامل تردید کے لیے فتح المبین معدوبوں المقلدین ملاحظہ کیجئے ان کی گمراہی و لاندہبی پر پانچ سو علمائے عرب و عجم کا متفقہ فتویٰ ہے۔

(۳) تقلید شخصی کوئی ضروری نہیں

فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ اول صفحہ ۹۸ سطر ۱۷ میں لکھا ہے کہ اگر عامی کو ”اپنے امام کے مذہب پر عمل کرنے میں دشواری معلوم ہو تو دوسرے امام کے قول پر عمل کر لے اس قدر تنگی نہ اٹھاوے“ یہ جواب جمع بین الصلوٰۃ کے بارہ میں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 286، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

لو حضرات ناظرین کیا اب بھی کوئی بات غیر مقلدی کی باقی رہی ہے۔ مریدین اور متبعین اپنے اپنے امام کے جامہ حنفیت کے چاک کو کہاں تک رفو کریں گے۔ کیا اس کھلم کھلا ثبوت پر سر پھوڑیں گے اور اس کو اور اپنے کو خفی بنادیں گے۔ احناف کے نزدیک جمع بین الصلوٰۃ تین یعنی دو نمازوں کا ملا کر ایک وقت کے اندر پڑھنا سوائے عرفات اور مزدلفہ کے ہرگز جائز نہیں ہے۔ اور یہ جائز بتلا رہے ہیں اس مسئلہ میں بھی خلاف احناف ہو گئے اور جب جمع بین الصلوٰۃ میں عامی کو ترک تقلید کی اجازت دے دی۔ تو دوسرے مسائل کو بھی اس پر قیاس کرنا چاہیے کہ جن مسئلہ میں امام اعظم کی پیروی کرنے میں دشواری ہو تو ان کی تقلید چھوڑ کر دوسرے امام کی پیروی کر لے۔ اسی کا نام لاندہبی ہے۔

(۴) امکان کذب یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے

برائین قاطعہ کے صفحہ ۳ سطر ۹ میں ہے کہ ”امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا ہے بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے“ (برائین قاطعہ، صفحہ 6، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی) اور بہت سی کتابوں میں اس مسئلہ کو بڑے شد و مد سے لکھا ہے بلکہ رشید احمد گنگوہی نے وقوع کذب باری تعالیٰ کے قائل کو ضال اور فاسق اور کافر کہنے سے بھی منع کیا ہے۔ اور وقوع کذب کے معنی درست ہونے کی تصریح کر دی ہے۔ رسالہ صیانة الناس عن وساوس الخناس کے اندر مطبوعہ فتویٰ موجود ہے جس کا دل چاہے دیکھ لے۔

☆☆☆

اول تو اس مسئلہ کی ترویج غیر مقلدین سے ہوئی ہے۔ چنانچہ صیانة الایمان مطبوعہ مراد آباد مصنفہ مولوی شہود الحق شاگرد رشید مولوی نذیر حسین دہلوی کے صفحہ ۵ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ پھر حضرات دیوبند نے تو اس کو کمال عروج پر پہنچا دیا۔ علمائے اہل سنت نے بکثرت اس کے رد کئے مگر یہ حضرات اپنی ہٹ سے نہیں ہٹتے ہیں اور طرح طرح کی رنگ آمیزیاں کر کے اس کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ بھی اہل سنت کے بالکل خلاف ہے۔ دیکھو فتح المبین جس میں سینکڑوں علمائے عرب و عجم کے دستخط اور مواہیر ثبت ہیں اور دیکھو تقدیس الوکیل جس میں مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر کی رحمة اللہ علیہ بھی (جن کو خود مولوی رشید احمد و خلیل احمد شیخ الہند تعلیم کر رہے ہیں) مع دیگر علمائے مکہ اس مسئلہ میں کس قدر خلاف ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ یہ ایسا کھلا مسئلہ ہے کہ عالم تو عالم جاہل بھی اپنے رب کریم کو کذب و دروغ جیسی گندی و قبیح صفت کے ساتھ متصف کرنے کو گوارا نہیں کر سکتا۔ جب خدا کے لیے کذب مانا جائے گا تو اس کا کلام لامحالہ محتمل کذب ٹھہرے گا۔ اور کلام اللہ لائق حجت نہ رہے گا۔ اور جب کذب جو با تفاق عقلا عیب و نقص ہے۔ اس کو ممکن بالذات مانا اس کا صدور ذات باری عزاسمہ سے محال نہ جانا۔ تو پھر جملہ عیوب و نقائص کا صدور بھی ممکن مانا۔ اس مسئلہ کی پوری تشفی بخش بحث عام فہم کتاب ”توضیح العقائد“ کے اندر ہے اس کو ملاحظہ فرمائیے۔

(۵) رحمة اللعالمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت نہیں ہے

فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ دوم صفحہ ۱۳ سطر ۱۵ میں درج ہے۔ ”رحمة اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 218، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، دکان نمبر 2، اردو بازار کراچی)

☆☆☆

ہم اہل سنت بوجہ خلاف عقاید اس گروہ غیر مقلدین کو خارج اہل سنت سے جانتے ہیں اور گمراہ کہتے ہیں۔ چنانچہ بکثرت رسائل علمائے اہل سنت کے ان کے رد میں موجود ہیں۔ اور مولوی رشید احمد اور ان کے مقلدین کے لاندہب ہیں۔ مسلمانو! غور کرو۔ اگر کوئی سنی یہ کہے کہ ہم اور رافضی عقائد میں ایک ہیں۔ پھر کیا کوئی اس کو سنی کہہ سکتا ہے۔ سنی، رافضی، خارجی عقائد سے ہوتے ہیں کہ اعمال سے۔ افسوس صد افسوس ایسے کھلا کھلم اقرار پر بھی ان کے متبعین سر پھوڑتے پھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ سنی خفی صوفی اور محدث تھے۔ اب فرمائیں کہ خود ان کی تحریر معتبر ہے۔ یا ان کے متبعین کی تقریر:

فانہم ولا تکن من المجادلین۔

غیر مقلدین کے عقائد و اعمال کی کامل تردید کے لیے فتح المسبین معہ دیوبند مقلدین ملاحظہ کیجئے ان کی گمراہی و لاندہبی پر پانچ سو علمائے عرب و عجم کا متفقہ فتویٰ ہے۔

(۳) تقلید شخصی کوئی ضروری نہیں

فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ اول صفحہ ۹۸ سطر ۱۷ میں لکھا ہے کہ اگر عامی کو ”اپنے امام کے مذہب پر عمل کرنے میں دشواری معلوم ہو تو دوسرے امام کے قول پر عمل کر لے اس قدر تنگی نہ اٹھاوے“ یہ جواب جمع بین الصلوٰۃ کے بارہ میں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 286، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

لو حضرات ناظرین کیا اب بھی کوئی بات غیر مقلدی کی باقی رہی ہے۔ مریدین اور متبعین اپنے اپنے امام کے جامہ حنفیت کے چاک کو کہاں تک رفو کریں گے۔ کیا اس کھلم کھلا ثبوت پر سر پھوڑیں گے اور اس کو اور اپنے کو خفی بنادیں گے۔ احناف کے نزدیک جمع بین الصلوٰتین یعنی دو نمازوں کا ملا کر ایک وقت کے اندر پڑھنا سوائے عرفات اور مزدلفہ کے ہرگز جائز نہیں ہے۔ اور یہ جائز بتلا رہے ہیں اس مسئلہ میں بھی خلاف احناف ہو گئے اور جب جمع بین الصلوٰۃ میں عامی کو ترک تقلید کی اجازت دے دی۔ تو دوسرے مسائل کو بھی اس پر قیاس کرنا چاہیے کہ جن مسئلہ میں امام اعظم کی پیروی کرنے میں دشواری ہو تو ان کی تقلید چھوڑ کر دوسرے امام کی پیروی کر لے۔ اسی کا نام لاندہبی ہے۔

(۴) امکان کذب یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے

برائین قاطعہ کے صفحہ ۳ سطر ۹ میں ہے کہ ”امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا ہے بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے“ (برائین قاطعہ، صفحہ 6، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی) اور بہت سی کتابوں میں اس مسئلہ کو بڑے شد و مد سے لکھا ہے بلکہ رشید احمد گنگوہی نے وقوع کذب باری تعالیٰ کے قائل کو ضال اور فاسق اور کافر کہنے سے بھی منع کیا ہے۔ اور وقوع کذب کے معنی درست ہونے کی تصریح کر دی ہے۔ رسالہ صیانة الناس عن وساوس الخناس کے اندر مطبوعہ فتویٰ موجود ہے جس کا دل چاہے دیکھ لے۔

☆☆☆

اول تو اس مسئلہ کی ترویج غیر مقلدین سے ہوئی ہے۔ چنانچہ صیانة الایمان مطبوعہ مراد آباد مصنفہ مولوی شہود الحق شاگرد رشید مولوی نذیر حسین دہلوی کے صفحہ ۵ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ پھر حضرات دیوبند نے تو اس کو کمال عروج پر پہنچا دیا۔ علمائے اہل سنت نے بکثرت اس کے رد کئے مگر یہ حضرات اپنی ہٹ سے نہیں ہٹتے ہیں اور طرح طرح کی رنگ آمیزیاں کر کے اس کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ بھی اہل سنت کے بالکل خلاف ہے۔ دیکھو فتح المسبین جس میں سینکڑوں علمائے عرب و عجم کے دستخط اور مواہیر ثبت ہیں اور دیکھو تقدیس الوکیل جس میں مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر کی رحمة اللہ علیہ بھی (جن کو خود مولوی رشید احمد و خلیل احمد شیخ الہند تعلیم کر رہے ہیں) معہ دیگر علمائے مکہ اس مسئلہ میں کس قدر خلاف ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ یہ ایسا کھلا مسئلہ ہے کہ عالم تو عالم جاہل بھی اپنے رب کریم کو کذب و دروغ جیسی گندی و قبیح صفت کے ساتھ متصف کرنے کو گوارا نہیں کر سکتا۔ جب خدا کے لیے کذب مانا جائے گا تو اس کا کلام لامحالہ محتمل کذب ٹھہرے گا۔ اور کلام اللہ لائق حجت نہ رہے گا۔ اور جب کذب جو با تفاق عقلا عیب و نقص ہے۔ اس کو ممکن بالذات مانا اس کا صدور ذات باری عزاسمہ سے محال نہ جانا۔ تو پھر جملہ عیوب و نقائص کا صدور بھی ممکن مانا۔ اس مسئلہ کی پوری تشفی بخش بحث عام فہم کتاب ”توضیح العقائد“ کے اندر ہے اس کو ملاحظہ فرمائیے۔

(۵) رحمة اللعالمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت نہیں ہے

فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ دوم صفحہ ۱۳ سطر ۱۵ میں درج ہے۔ ”رحمة اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 218، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، دکان نمبر 2، اردو بازار کراچی)

☆☆☆

لو حضرات! اب کیا کہو گے۔ اب تو جناب سرور کائنات مقرر موجودات علیہ التحیۃ والتسلیمات کا تمام عالم کے واسطے رحمت ہونا کہ جو صفت مخصوصہ جناب نبی اکرم ﷺ ہے، اس سے بھی انکار کر دیا۔

وما ارسلک الا رحمة للعالمین
جیسی جلی اور صریح نص قرآنی کے بھی منکر بن گئے۔ کیا ایسی آیت کسی اور کے حق میں بھی نازل ہوئی ہے۔
نعوذ باللہ العظیم۔

(۶) سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے کو علم غیب ثابت کرنے والا کافر ہے

فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم صفحہ ۹ میں ہے ”جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے..... وہ بیشک کافر ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 179، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں اپنے حبیب کی نسبت علم غیب ثابت فرما رہے ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

و علمک ما لم تکن تعلم۔

یعنی تجھ کو وہ چیزیں سکھلا دیں جن کو تو نہیں جانتا تھا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وما هو علی الغیب بضنین۔

یعنی ہمارا حبیب غیب کی باتیں بتلانے پر بخیل نہیں ہے۔ یعنی وہ خود جانتا ہے اور دوسروں کو بھی بتلاتا ہے

اب فرمائیں کہ اس اطلاق کفر سے کون کافر ہے؟

(۷) شیطان لعین کا علم رسول اللہ ﷺ کے علم سے زیادہ ہے، اس کے خلاف

عقیدہ شرک ہے:

براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ سطر ۷ میں ہے، ”شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت

ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کر ایک شرک ثابت کرتا

ہے۔“ (براہین قاطعہ، صفحہ 55، مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار کراچی)

☆☆☆

سبحان اللہ یہ عجیب شرک ہے کہ شیطان لعین کے ساتھ تو جائز ہو اور جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ناجائز۔ کیا شرک میں بھی تقسیم ہے۔ نعوذ باللہ من هذا الہذیانات۔ اس ظالم کے نزدیک شیطان ملک الموت کی وسعت علم کی نصوص تو ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ کے وسعت علم کی نصوص نہیں ہیں حالانکہ احادیث صحیحہ میں حضور پر نور خود تصریح فرماتے ہیں۔

فعلمت ما فی السموة والارض

اور

فکشف اللہ لی ما کان وما یکون

حضور کے علم کی نصوص دیکھنا ہو تو ”الکلمۃ العلیا“ (۱) اور ”امداد اللہ“ ملاحظہ فرمائیے۔

(۸) صحابہ کو کافر کہنے والا سنی ہے

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم کے صفحہ ۱۲ سطر ۷ میں درج ہے، ”جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 248، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، دکان نمبر 2، اردو بازار کراچی)

☆☆☆

ہم اہل سنت اس بات کو موجب امتیاز شیعہ سنی سمجھتے ہیں ہمارے نزدیک صحابہ کا تکفیر کرنے والا ہرگز سنی نہ ہوگا۔ وہ پکارا فضی ہے۔ حدیث شریف میں لا تسبوا اصحابی یعنی میرے صحابیوں کو برا مت کہو۔ دوسری حدیث میں آیا ہے۔ اکرموا اصحابی فانہم خیارکم۔ یعنی میرے صحابیوں کی تعظیم کرو کہ تحقیق وہ تم سے بہتر ہیں۔ نیز فرماتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کا النجوم فباہم افتدیتم اہتدیتم میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ پس جس کا تم اتباع کر لو گے، ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔ اللہم ارفقا انباہم۔

(۹) جناب رسول اللہ ﷺ جیسا علم پاگل اور جانور کو بھی ہے

حفظ الایمان کے صفحہ ۳۱ سطر ۷ میں درج ہے۔ ”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم

(۱) یہ کتاب مسئلہ علم غیب پر بڑی کمال کتاب جسے حضور صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے تصنیف کیا ہے (میثم رضوی)

غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر و بکر بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے..... اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے۔“ (حفظ الایمان، صفحہ 13 و 14، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی)

☆☆☆

یہاں تو تھانوی صاحب نے اپنے اوپر غضب ہی کر ڈالا۔ ان کے اگلے غیر اللہ کو علم غیب ثابت کرنے والے کو کافر کہتے مر گئے۔ جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ سے نمبر ۶ میں لکھا گیا اور پچھلے بھی اسی حکم پر چیخ پکار مچا رہے ہیں۔ تھانوی صاحب وہی علم غیب دیوانوں اور جانوروں کے لیے ثابت کر رہے ہیں۔ اب بولو وہاں تمہارے ہی فتوؤں سے تھانوی صاحب کافر ہوئے یا نہیں یا تمہارے مذاہب میں پاگل اور جانور عین اللہ ہیں؟ پس تمہارے نزدیک تو تھانوی صاحب اثبات علم غیب غیر اللہ کی وجہ سے کافر ہوئے اور اہل سنت کے نزدیک تو ہین علم شریف کی وجہ سے جیسا کہ ”حسام الحرمین“ شاہد ہے، چلو چھٹی ملی۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم..... نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے..... کیا اب بھی تبعین اور مریدین یہی رونا رہیں گے کہ ہائے اہل سنت نے ہمارے پیشوا کو کافر بنا دیا۔ اب تو بڑے بڑے وہابیہ بھی اس کی تکفیر میں شریک ہیں۔ اللہ اللہ کیا ضد کیا ہے کہ انبیاء و اولیاء کو علم غیب عطائے جناب باری عز اسمہ اگر کوئی مانے تو وہ بلاشبہ کافر اور خود دیوانوں اور جانوروں کے لیے علم غیب ثابت کریں جس میں کتے گدھے سور سب ہی آگئے۔ تب بھی ایمان میں شہمہ خلل نہ آوے یہ ہے وہابیت اور خانہ ساز شریعت لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم..... کس قدر گستاخی اور بے ادبی ہے کہ حضور فخر دو عالم ﷺ کے علم شریف کی کچھ تخصیص نہیں جیسا کہ پاگلوں اور جانوروں کو علم غیب حاصل ہے۔ ویسا ہی حضور نبی ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے نعوذ باللہ من هذا الہذا یانات۔ یہ بھی کفر نہ ہوا تو پھر کچھ کفر کوئی چیز ہی نہیں رہے گا۔ یہ تشبیہ تو ہین آمیز بلاشبہ کمال بے ادبی ہے جو سراسر کفر ہے۔

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد

بلکہ آتش در همه آفاق زد

سچ ہے یہ آگ فتنہ و فساد کی دنیا میں یوں ہی لگ رہی ہے۔

(۱۰) تقیہ درست ہے

فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ اول صفحہ ۱۲۸ سطر ۱۷ میں یہ عبارت درج ہے کہ ”آپ کے سفر حج کی خبر سے مسرور ہوا۔ حضرت کی خدمت میں نیاز مندانہ حاضر ہوتا اور اگر کوئی امر خلاف طبیعت دیکھو تو سکوت اختیار کرنا..... وہاں چند آدمی بد وضع جمع ہیں ان سے مت الجھنا اپنے عقائد اور اعمال جیسے یہاں ہیں ویسے ہی رکھنا۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۱۲۶، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

☆☆☆

اب فرمائیے کہ اس گروہ کا کیا اعتبار رہا۔ دو افض یہی تقیہ کی آڑ میں سنیوں کا شکار کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ گروہ بھی۔ اب تو سیدھے سادھے سنیو! ذرا دیکھ بھال کرو عطا کھلوانا اور نمازوں میں امام بنانا اور مدرسوں میں مدرس رکھنا کہ اکثر جگہ جھگڑے اسی تقیہ کی بدولت ہو رہے ہیں۔

(۱۱) مولود شریف بدعت و حرام و فسق ہے اور اس کی مثال کنہیا کے سانگ کی ہے یا رد افض کے مجالس نقل شہادت کی اور قیام بر وقت ذکر ولادت ہر صورت سے بدعت و منکر و حرام و فسق و کفر و شرک و اتباع ہوا کبیرہ ہے

براہین قاطعہ صفحہ ۱۳۱ سطر ۱۲ میں یہ عبارت بعینہ موجود ہے کہ ”اب ہر روز کون سی ولادت مکرر ہوتی ہے پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل رد افض کے کہ نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور یہ حرکت قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کی یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں“ (براہین قاطعہ، صفحہ ۱۵۲، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی) اور فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ اول صفحہ ۵۰ سطر ۶ میں اس طرح تحریر ہے کہ ”عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام اور تداعی اس میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانے میں درست نہیں۔ علیٰ ہذا عرس کا جواب ہے“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۲۲۹، ۲۳۰، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی) براہین کے صفحہ ۱۳۲ سطر ۹ میں درج ہے کہ ”یہ قیام صورت اولیٰ میں بدعت و منکر اور دوسری صورت میں حرام و فسق اور

تیسری صورت میں کفر و شرک اور چوتھی صورت میں اتباع و کبیرہ ہوتا ہے پس کسی وجہ سے مشروع و جائز نہیں۔
(براہین قاطعہ، صفحہ ۱۵۲، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

☆☆☆

مسلمانو! اس دریدہ مہنی اور گستاخانہ تشبیہ کو بھی ملاحظہ فرمایا۔ کہاں محفل مولود شریف اور کہاں کنہیا کا ساگ نعوذ باللہ العظیم، حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنگوہی صاحب کے پیر و مرشد ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ میں مولود اور قیام کو بدلائل قاطعہ و حج باہرہ ثابت فرما کر صفحہ ۵ سطر ۸ میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

”مشرک فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔“ مرید رشید ہنود اور ذوالفض سے بڑھ کر بتلا رہے ہیں۔ اب فرمائیے پیر و مرشد ہی کون ٹھہرے۔ اسی طرح بیشمار علماء صالحین اور اولیائے مقبولین جو صدیوں سے اس فعل حسنہ کے عامل اور پابند ہیں بہوجب تحریر گنگوہی و انبٹھوی کیسے ہوئے؟ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ ”زبدۃ النصارح فی مسائل الذبائح“ کے اندر حدیث صحیحہ سے عرس کرنا ثابت فرما رہے ہیں اور وہ حدیث صحیح یہ ہے۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قبور الشهداء راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار والخلفاء الاربعة هکذا یفعلون۔

لیجئے شاہ صاحب بھی ان کے نزدیک بدعتی ہوئے معاذ اللہ معاذ اللہ ایسی جرات اور بیباکی اور گستاخی پر سچ فرمایا۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے:

گر خدا خواہد کہ پردہ کس در

میلش اندر طعنہ پاکان برد

کوئی ان سے یہ تو پوچھے کہ مدرسہ دیوبند میں جلسہ دستار بندی کے اندر تداوی اور اہتمام کیوں ہوتا ہے اور وہ اس تداوی اور اہتمام سے بدعتی کیوں نہیں ہوتے شریعت خانہ ساز اسی کا نام ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

کیا دیانت ہے خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو توفیق تو بہ عطا فرمائے اور مخلوق کو ان کی گمراہ کنندہ باتوں سے بچا دے آمین، ثم آمین۔ دنیا جانتی ہے کہ بلا اہتمام و تداوی کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ خواہ دنیا کا ہو یا دین

کا اگر کسی شخص کی دعوت کی جاتی ہے تو لا محالہ یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں روز فلاں وقت فلاں مکان میں آپ تشریف لائیں۔ آپ کی دعوت ہے یا شادی کرتے ہیں۔ تو ضرور پہلے سے لوگوں کو دن اور تاریخ مقررہ کر کے مدعو کرتے ہیں۔ شاید ان لوگوں کے ہاں محض اتنا ہی کہہ دینا کافی ہوتا ہوگا کہ آپ کی دعوت ہے اب وہ بیچارہ اگر یہ دریافت کرنے کہ کب ہے کہاں ہے کس مکان میں ہے تو مولوی صاحب کی مشکل کہ دن و تاریخ مقرر کرتے ہیں تو اہتمام و تداوی اور تعین تاریخ کی وجہ سے کافر و مشرک ہوتے ہیں اور اگر مقرر نہ کریں تو پھر لوگوں کا شریک دعوت اور شادی ہونا، کھانا کھانا محال۔ ہم نے خود دیکھا کہ یہ حضرات اپنے جلسوں میں مہینوں پہلے سے اعلان کرتے اور تاریخیں مقرر کر کے لوگوں کو دعوتیں دیتے اور حد سے زائد اہتمام و تداوی کرتے جلوس نکالتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ ان کی شریعت خانہ ساز کے احکام دوسروں کے لیے ہیں نہ خود ان کے لیے۔

(۱۲) الفصح العرب والعجم و فخر بنی آدم علیہ السلام علمائے دیوبند کے سبب سے اردو بولنا آ گیا
براہین قاطعہ کے صفحہ ۱۶ سطر ۱۳ میں یہ عبارت درج ہے۔ ”ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی، آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا، جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔“ (براہین قاطعہ، صفحہ 30، مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار کراچی)

☆☆☆

علمائے دیوبند سے صدیوں پیشتر تو یہ ارشاد ہو رہا ہے۔ انا فصح العرب والعجم اور ان حضرات کے نزدیک اب اردو آئی اور وہ بھی علمائے دیوبند نے سکھائی۔ خدارا انصاف اور ان لوگوں کے عقائد کی وار.....

(۱۳) دیسی کو احلال ہے بلکہ جہاں نہ کھاتے ہوں وہاں کھانا ثواب ہے
فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ دوم صفحہ ۵۴ سطر ۲ میں اس سوال پر کہ ”جس جگہ زاغ معروف کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہیں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا۔ نہ عذاب“ سطر ۴ میں اس کا جواب ہے کہ ”ثواب ہوگا۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 583، مطبوعہ محمد علی

کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

یہ مسئلہ بھی بالکل خلاف اہل سنت جماعت ہے۔ رو زلیخ زانغ میں چالیس سوال فاضل بریلوی قدس سرہ نے خود گنگوہی صاحب کے پاس اس کے متعلق بذریعہ رجسٹری روانہ کئے۔ ایک کا بھی جواب نہ دیا۔ ”قول الصواب“ مولوی عبداللہ ٹوکی نے جس پر بہت سے علماء کی مواہیر ثبت ہیں اس کے رد میں طبع کرا کر شائع کیا اور دیگر فتاویٰ ہر بلاد سے اس زانغ کی حرمت میں لکھے گئے۔ موضح القرآن میں حضرت شاہ عبدالقادر صاحب برادر خور و حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ترجمہ کنز الدقائق مسی باحسن المسائل میں مولوی محمد احسن صاحب نانوتوی بھی اسی کوے کو حرام لکھ رہے ہیں۔

(۱۴) نتیجہ چالیسواں گیارہواں یہ سب طریقے ایصال ثواب کے بدعت و حرام ہیں براہین کے صفحہ ۱۰۱ سطر ۶ میں درج ہے کہ ”علماء اس اجتماع سوئم کو بدعت و حرام کہتے ہیں۔“ (براہین قاطعہ، صفحہ نمبر 116، مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار کراچی) فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ دوم صفحہ ۱۰۴ میں ہے کہ ”نتیجہ، دسواں وغیرہ سب بدعت و ضلالت ہیں۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 135، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

اس مسئلہ میں بھی اہل سنت کے بالکل خلاف ہو گئے۔ حضرت مولانا شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ تحقیق حق المبین کے صفحہ ۱۱ کے اندر بحوالہ حاشیہ ہدایہ اس پر اجماع کل مذاہب اربعہ کا نقل فرما رہے ہیں اور خلاف اس کے معتزلہ کا مذہب بتلا رہے ہیں۔ جلد دوم تفسیر عزیزی صفحہ ۱۱۱ کے اندر مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ ان سب رسوم صالحہ کو جائز قرار دے رہے ہیں اسی طرح فیصلہ ہفت مسئلہ میں حاجی امداد اللہ صاحب پیر و مرشد گنگوہی و انیسٹھوی نے ان سب باتوں کو بدلائل قاطعہ و واضح ثابت کیا ہے پس اب ان کا منع کرنا بقول شارح ہدایہ خرق اجماع ہے اور مذہب اعتزال کو رواج دینا ہے۔

(۱۵) دادا پیر سے بغض شرعی رکھے اور تمام عمر برا جانے اس پر بھی اپنے پیر سے فیض یاب ہو سکتا ہے فتاویٰ رشیدیہ میں حصہ اول کے صفحہ ۶۲ سطر ۶ میں کسی شخص کے اس سوال پر کہ ”زید عمرو سے مرید ہے اور عمرو بکر سے مرید ہے اور بکر خالد سے مرید ہے، اب ولید زید سے مرید ہونا چاہتا ہے اور خالد کو کہ جو

زید کے دادا پیروں میں ہے، خوش عقیدہ و بزرگ نہیں جانتا اب استفسار یہ امر ہے کہ یہ شخص ولید زید سے مرید ہو کر کچھ فیض یاب بھی ہو سکتا ہے یا نہیں در آنحالیکہ خالد کو برا جانتا رہے اور اپنے دل میں خالد کی جانب سے کچھ بغض شرعی بھی رکھتا ہے۔“ یہ جواب تحریر ہے کہ ”یہ شخص فیض یاب ہو سکتا ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 50، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

کیوں حضرت کبھی کسی نے پیر سے سنا ہے یا کسی کتاب میں ایسا لکھا دیکھا ہے۔ یہ مسئلہ اس بنا پر ہے کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب پیر و مرشد گنگوہی کو تو برا جانتے رہو اور بدعتی سمجھتے رہو اور ان کو یعنی گنگوہی صاحب کو قابل جان کر فیض حاصل کرتے رہو۔ کیونکہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کے خلاف ہیں جیسا کہ ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ اور نیز دیگر تحریرات و تقریظات حضرت موصوف سے ظاہر ہے۔ افسوس صد افسوس، پیروں اور استادوں کے خلاف نے ہی تو یہ رسوائی کا زمانہ دنیا میں ان کو دکھلایا اور آخرت میں جو ہوگا معلوم ہو جائے گا۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆

اور بہت سی باتیں ہیں جو ہم نے بوجہ طوالت قلم انداز کر دیں۔ اگر کوئی مفصل ان لوگوں کے عقائد پر مطلع ہونا چاہتا ہے تو ”کشف ضلال دیوبندیاں“ بریلی سے طلب کر کے ملاحظہ کر لے۔

اب اگر کوئی دیوبندی بعد ملاحظہ فہرست ہدایوں کہے کہ ہمارے یہ عقیدے نہیں ہیں تو اس سے یہ کہا جاوے کہ فہو المراد۔ مگر ان پیران طاغفہ کی نسبت بھی تو کچھ فرمایئے کہ اب بعد علم ان لوگوں کو برا ہی جانو گے یا انہیں کلمات رحمۃ اللہ علیہ اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حکیم الامت سے یاد فرمائے گا ورنہ پھر وہی بات ہوگی کہ رافضی اور خارجی وغیرہ کی باتیں ہو رہی ہیں۔ خود رافضی اور خارجی برے نہیں (نعوذ باللہ) پھر آپ ہی انصاف سے فرمادیتے کہ کوئی بھی اس کے قول کو یاد کر سکتا ہے اور یہ انکار اس کا محمول تقیہ پر ہوگا یا نہیں۔ آخر یہ بزرگی سنی ہی ہونے کی وجہ سے تھی جب وہ نہیں تو پھر بزرگی کہاں رہی اب آپ صاحبوں کو اختیار ہے۔

قد جاءكم الحق من ربكم فمن اهتدى فانما يهتدى لنفسه و من ضل فانما يضل عليها۔

محبت خدا اور محبت رسول جس دل میں ہوگی وہ خود بعد ملاحظہ فہرست ہدایوں کی نسبت فیصلہ کر لے گا۔ ان کو اہل سنت سے سمجھنا خود ضلالت ہے۔

عرض ضروری

ان لوگوں سے کسی مسئلہ فرعی میں بھی فتویٰ لینا درست نہیں ہے جیسے دوسرے فرقوں سے۔ اگر کوئی ان کی ظاہری حقیت کے ادعا پر دھوکہ کھا کر کسی مسئلہ فرعی میں فتویٰ طلب کر لے تو بعد علم اپنے علماء سے ضرورت تصدیق کرائے۔ بغیر تصدیق کئے ہرگز عمل نہ کر بیٹھے کیونکہ اکثر ان کی عبارت کٹو یا شاہزہ موجود ہوتی ہے۔ سنی اپنی کتابوں کے نام سن کر یقین کر لیتے ہیں چنانچہ ایک حوالہ مع عبارت کے خاص مولوی رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انپٹھوی کا آپ صاحبوں کو دکھلا کر ان کے دھوکہ دہی اور دروغ گوئی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۶ سطر ۱۷ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ”عبدالحق روایت کرتے ہیں مجھ کو دیوار کے پیچھے کا ہی علم نہیں۔“ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوة کے صفحہ ۹ سطر ۱۲ میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ ”در بعضہ روایت آمدہ است کہ گفت آنحضرت ﷺ کہ من بندہ۔ ام نہ دائم آنچه در پس دیوار است جو ایش آنست کہ این سخن اصلہ ندارد روایت بداد صحیح نشدہ است۔ بعض روایات بے اصل کو شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کر کے لکھ دیا اور شیخ کا قول جو اس کے رد میں تحریر ہے یعنی یہ کہ (اس بات کی کوئی اصل نہیں اور اس کے ساتھ روایت کرنا صحیح نہیں ہوا ہے) اس کو ہضم کر گئے جس سے ان کا مطلب فوت ہوتا تھا۔ وہ عبارت نہیں لکھی اور آدھی کٹو عبارت جس سے ان کا مقصود یعنی تو ہیں علم رسول ﷺ کہ جو کفر ہے حاصل ہوتا تھا، وہ نقل کر دی۔ جب یہ حال ان کے اکابروں کا ہے تو پھر ذریات کا کیا ٹھکانہ ہے۔ ذریات نے قنوت نازلہ کا فتویٰ کہ جو بکثرت چھاپ کر ہر شہر اور قصبہ میں تقسیم کیا ہے وہ بھی بالکل خلاف مذہب احناف ہے، فرمائیے یہ اضلال نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ خدارا انصاف یہی وجہ ہے کہ جو مولوی رحمت اللہ اور صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان کی باتیں ہرگز نہ سنی جاویں، اب تو ان کا حال سن لیا دین اور اسلام کو بچانا اور نمازوں کو سنبھالنا تمہارا کام ہے کہ ایسے عقائد والوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ہے اور نہ ایسوں سے سلام و کلام جائز ہے۔

اطلاع

اللہ تعالیٰ سیٹھ جمال بھائی وقاسم بھائی صاحبان تاجران پادریہ ضلع برودہ ضلع گجرات کو سب اہل

سنت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرماوے کہ ان حضرات نے اس وقت میں اپنی عالی ہمتی کو فی سبیل اللہ کام میں لا کر اور ملک پر دعوت مناظرہ دے کر اس گروہ کی بددینی اور مذہبی اچھی طرح سے دکھلا دی اور ظاہر کر دیا کہ جب خود مولوی اشرف علی امام الطائفہ باوجود تقاضائے اشد اپنے اوپر سے اس کفر کا التزام نہ اٹھا سکے جس کو مدت سے علمائے عرب و عجم نے ان پر عائد کر رکھا ہے تو پھر دوسرے کو کیا مجال گفتگو رہی اور ہر جگہ کے ناواقف نادار غریب مسلمانوں کو ہمیشہ کے لیے اس سے نجات مل گئی۔ یہ سکوت پورے آٹھ ماہ کا مولوی اشرف علی کی طرف سے صاف عجز اور کھلی شکست ہے۔

سنی بھائیو! زمانہ نہایت پر فتن ہے اگر اپنے ایمان کو درست رکھنا ہے تو ان سے اور سب بد مذہبوں سے بھاگو خواہ وہ وہابی دیوبندی ہو یا مرزائی قادیانی یا چکڑالوی قرآنی یا رافضی یا خارجی یا صلح کل ہو وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب اعدائے دین برہم کن دین و ایمان و تفرقہ انداز بین المسلمین ہیں۔ حضور مخر صادق و مصدق ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے، سب دوزخی ہوں گے اور وہ فرقے وہ ہوں گے جو جماعت سے علیحدہ ہوں گے۔ ایک فرقہ ناجی بڑی جماعت والا ہوگا۔ پس الحمد للہ اہل سنت والجماعت کا ہی بڑا فرقہ ہے اور یہی فرقہ بموجب فرمان نبوی ﷺ اہل حق ہے جس سے تمام روئے زمین بھری ہوئی ہے۔ چھوٹے چھوٹے گروہ کے اندر داخل ہو کر اپنے ایمان کو تباہ مت کرنا اور دوزخی مت بن جانا۔ اس فہرست اور اعلان کے پڑھنے کے بعد ان لوگوں سے ہرگز محبت مت رکھنا کہ ان کی محبت منزل ایمان ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

نظریات صحابہ

حضرت علامہ محمد منظور احمد فیضی

اللہ تعالیٰ نے اصحاب سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو حضور علیہ السلام کی صحبت و خدمت کے لئے منتخب فرمایا اور ان کو ہدایت اور رشد کا مرکز بنایا۔ ان کی تابعداری پر رضا کا پروانہ عطا فرمایا اور ان کی شخصیات اور نظریات کے مخالف پر غیر اسلامی حرکت کا فرمان صادر فرمایا۔ درج ذیل آیات قرآنیہ سے یہ بات ثابت ہے۔ غور فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ امْنُوا كَمَا امْنَى النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ۔ (البقرة: ۱۳)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسے (اور) لوگ ایمان لائے (تو) کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جس طرح بے وقوف ایمان لائے۔ سن لو یقیناً وہی بے وقوف ہیں مگر وہ نہیں جانتے۔ الناس (لوگ) سے مراد اصحاب النبی ﷺ ہیں۔ (تفسیر جلالین، ص ۵)۔

مہاجرین اور انصار صحابہ مراد ہیں۔ (تفسیر مظہری، جلد ۱ ص ۲۷، تفسیر خازن و بغوی، جلد ۱ ص ۲۹) لہٰذا ہم ضمیر کا مرجع منافقین ہیں یا یہودی۔ (تفسیر خازن و بغوی، جلد ۱ ص ۲۹) یہودی مراد ہیں۔ (تفسیر ابن عباس، ص ۴)

لہٰذا ہم سے مراد منافقین ہیں اور الناس سے مراد حضور کے صحابہ ہیں۔ (تفسیر مجمع البیان للطبرسی شیعہ، جلد ۱ ص ۵۰)۔

یعنی جب منافقین (ظاہری طور پر مسلمان اور اندر سے کافر) اور یہودیوں سے کہا جاتا

از طرف علمائے اہل سنت و جماعت

دستخط	دستخط	دستخط
فقیر امجد علی اعظمی صدر المدرسین دارالعلوم معینہ عثمانیہ اجیر شریف	فقیر قادری ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رضوی اشرفی چشتی صابری شہیدی	ابو محمد ویدار علی الرضوی القادری
ابوالبرکات سید احمد مدرس دارالعلوم حزب الاحناف لاہور	محمد نعیم صدر مدرس مدرسہ اہل سنت مراد آباد	سید محمد رکن الدین نقشبندی الوری
محمد عبدالجید دہلوی مدرس مدرسہ معینہ اجیر شریف	امتیاز احمد انصاری مدرسہ دارالعلوم معینہ عثمانیہ اجیر شریف	محمد خلیل الرحمن بہاری قادری حنفی مدرس مدرسہ اسلامیہ مدراس
محمد عبدالحمید نقشبندی مجددی	محمد علی ہیڈ مولوی کالج ریاست کوٹہ راجپوتانہ	خلیل الدین ہیڈ مولوی مدرسہ ریاست کاٹھیاوار
سید عبداللہ عفی عنہ چاہ پکا ضلع ڈیرہ خاں	بشیر احمد واحدی راجپوتی	سراج احمد متعلم مدرسہ حزب الاحناف لاہور
سید منور علی مدرس عربی شہر انبالہ	محمد کرم الدین عفا عنہ متوطن پھین ضلع جہلم	ابوالمنصور محمد نظام الدین ملتانی
ابوالرشید محمد عبدالعزیز امام مزنگی	عبدالرحمن امام مسجد مزنگ	محمد شریف کوٹلی لوہاراں
قاضی فضل احمد ہیانوی	محمد اشتیاق علی انصاری تحصیل متعلم مدرسہ حزب الاحناف	محمد اسماعیل نگر مرالی
محمد شریف متخلص سیف مدرس مدرسہ عربیہ ریاست ٹونک	عبدالحی مدرس دارالعلوم اجیر شریف	احمد حسین رامپوری رکن دارالعلوم معینہ عثمانیہ اجیر شریف
قاری محمد جان بخاری سرقتدی	محمد شریف بخاری مرغٹانی	غلام نبی قندھاری
العبد الضعیف خلیل الدین احمد الہ آبادی	بادشاہ میاں حافظ حامد حسین ادیب اجیر شریف	احقر محمد محمود غفر اللہ الودود الوری قاضی قاضی فضل احمد لدھیانوی
سید محمود الوری	مہر دین متعلم مدرسہ حزب الاحناف لاہور	

ضروری نوٹ: اس رسالے کے دو نسخے ہمارے پیش نظر ہیں پہلا وہ جس کو انجمن حزب الاحناف لاہور نے اپنے سلسلہ نمبر ۱۳ میں شائع کیا اور اس کا دوسرا نسخہ وہ ہے جسے سید عبدالقدیر شاہ سجادہ نشین (رسول شاہیاں) درگا شریف نے شائع کروایا۔ دوسری بار کے شائع شدہ میں علماء کی تصدیقات زیادہ تھیں اس لیے ان کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ (عبدالمصطفیٰ رضوی)

ہے کہ اس طرح ایمان لاؤ جیسے حضور علیہ السلام کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایمان لائے۔ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی ایمان لائے تو منافق اور یہودی جواب دیتے ہیں کہ ہم اس طرح ایمان لائیں جیسے یہ یوقوف (صحابہ) ایمان لائے۔ ای لا نفع لک فعلہم (تفسیر جلالین، ص ۵)۔ یعنی ”ہم صحابہ والے کام نہیں کرتے“۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شخصیات اور نظریات کے منکرین کا یوں رد فرمایا کہ خبردار! یقیناً وہی (یہودی اور منافق) بے وقوف ہیں بے علم ہیں جاہل ہیں اور بے خبر ہیں۔

اس آیت کریمہ سے چند مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایمان اتنا کمال اور کامل ہے کہ انہوں کو بھی حکم ہو رہا ہے کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایمان لائے مگر منافق اور یہودی اس پر عمل نہیں کرتے۔

(۲) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نظریات اور افعال و کردار اتنا برحق ہیں کہ انہوں کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان کے نظریات اور افعال کو اپناؤ مگر منافق اور یہودی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نظریات اور کاموں سے منہ موڑتے ہیں۔

(۳) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان کے عقائد، نظریات اور اعمال کے پیش نظر سب و ہر اکرتا، گالی دینا، ان کو بے وقوف کہنا منافقوں اور یہودیوں کا طریقہ ہے۔

(۴) صحابہ کی شخصیات اور نظریات کا منکر بظاہر کتنا پڑھا لکھا ہو مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ بے وقوف ہے، بے علم ہے جاہل اور اجہل ہے عقلمند اور صاحب علم وہی ہے جو صحابہ کی شخصیات اور ان کے نظریات کو برحق مانے۔

آیت نمبر ۲۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

أَبْدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔ (پ ۱۱، سورۃ التوبہ: ۱۰۰)

ترجمہ: ”اور سب میں اگلے، پہلے مہاجر اور انصار (صحابہ) اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ثابت ہوا کہ سابقین اولین (صحابہ) مہاجرین اور انصار اور قیامت تک ان کے سچے بچے تابعداروں سے، ان کا پروردگار راضی ہے اور ان کے لئے جنت کے باغ تیار کئے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تابعداری میں بڑی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کے نظریات کا تابعدار بنائے۔

آیت نمبر ۳

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔ (پ ۲۶، سورۃ الفتح: ۲۹)

ترجمہ: تاکہ ان (صحابہ) سے کافروں کے دل جلیں۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شخصیات اور نظریات سے کافروں کے دل جلتے ہیں۔ مومنوں کے دل اور جگر ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

(۴) حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔

أَصْحَابِي كَالنَّجْمِ فَإِنَّهُمْ أَقْتَدِيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ۔ (مشکوٰۃ، ص ۵۵۳)

ترجمہ: ”میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم جس کی اتباع کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔“

وقال ابن الربيع والسيوطي اخبرني ابن ماجه..... ويوده حديث مسلم۔ (ملخصا عن المرقا، جلد ۵، ص ۵۲۳، تفسیر خازن جلد ۱، صفحہ ۳۶۵)

(۵) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

میرا طریقہ لازم پکڑنا اور خلفاء راشدین کا طریقہ لازم پکڑنا۔

(۶) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”نجات پانے والی جنتی جماعت وہ ہوگی جو میرے اور میرے صحابہ کی تابعدار ہوگی۔“

ثابت ہوا کہ نظریات اور اعمال صحابہ رضی اللہ عنہم کی تابعداری میں ہدایت ہے ورنہ ضلالت (گمراہی) ہے۔

مکرین و گستاخ صحابہ دو قسم ہیں۔

(۱) شخصیات صحابہ رضی اللہ عنہم کے مکر، صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام لے کر ان کو کافر اور منافق کہنے والے مثلاً ملا محمد باقر مجلسی رافضی شیعہ نے لکھا۔ (نقل کفر، کفر نباشد۔ فیضی)

”بیچ عاقل را مجال آں هست کہ شک کند در کفر عمر و کفر کسیکہ عمر را مسلمان داند“ (العیاذ باللہ) (جلاء العیون، ص ۴۵، طبع تہران ایران)

ترجمہ: ”کسی عقل مند کو مجال ہے کہ وہ عمر کفر میں شک کرے اور اس شخص کے کفر میں شک کرے جو عمر کو مسلمان جانتا ہے۔“

”پس لعنت خدا اور رسول برایشاں باد و بر ہر کہایشاں را مسلمان داند و ہر کہ در لعنایشاں توقف نماید“۔ (العیاذ باللہ۔ فیضی) (جلاء العیون، صفحہ ۴۶، طبع تہران ایران)

ترجمہ: ”پس خدا اور رسول کی ان پر لعنت ہو اور ہر اس شخص پر جو ان کو مسلمان جانے اور ہر اس شخص پر جو ان پر لعنت کرنے میں توقف کرے۔“

(۲) صحابہ کے عقائد اور نظریات اور اعمال پر کفر و شرک اور بدعت (گمراہی) کا فتویٰ لگانے والے۔ صحابہ کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں مگر ان کے نظریات اور اعمال کو نہیں مانتے یہ پہلی قسم سے زیادہ خطرناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں سے محفوظ رکھے۔

اب صحابہ کے کچھ نظریات و اعمال بدلائل پیش کرتا ہوں۔ پڑھ کر خود سوچیں کہ صحابہ کے تابعدار کون ہیں اور صحابہ کے مخالف کون ہیں۔

تعظیم مصطفیٰ ﷺ:

(۱) صحابہ رضی اللہ عنہم تمام فرائض سے اہم فرض حضور ﷺ کی تعظیم و تکریم، ادب و احترام کو جانتے تھے۔

(الف) حضور ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی گود میں سلایا اور نماز عصر فریضہ

خداوندی کو حضور کی نیند و آرام پر غار کر دیا۔ بیدار نہیں کیا۔ اہم فریضہ نماز عصر کو حضور کے آرام پہ قربان کر دیا اور حضور نے فرمایا اللہم اِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِكَ۔ ترجمہ ”اے اللہ! علی تو تیری اطاعت میں تھا“۔ امام طحاوی اور امام قاضی عیاض نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ (خصائص کبریٰ، جلد ۲، ص ۸۲۔ اخر جہ ابن مندہ و ابن شاہین و الطبرانی باسانید بعضها علی شرط الصحيح عن اسماء و اخر جہ ابن مردويه و الطبرانی بسند حسن عن ابی ہریرہ)

(ب) نماز عصر فرض ہے۔ حضرت علی نے تو نماز عصر قربان کی۔ نماز عصر سے اہم فرض حفاظت جان ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیند پر غار ٹوڑ میں جان سانپ اور زہر کے حوالے کر دی مگر حضور علیہ السلام کو نہ اٹھایا نہ جگایا۔ اسی لئے میرے اعلیٰ حضرت نے فرمایا ہے:

مولیٰ علی نے واری تیری نیند پہ نماز
اور وہ بھی عصر جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظ جان تو جان فروض غرر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروغ ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاج و ر کی ہے
(حدائق بخشش)

(ج) عروہ نے کہا

فوالله ما تنخم رسول الله ﷺ نخامة الا وقعت في كف رجل منهم
فذلک بہا وجہہ وجلدہ واذا امرہم ابترروا امرہ واذا تواضوا کادوا یقتلون علی
وضوئہ واذا تکلم خفضوا اصواتہم عنده وما یحدون النظر الیہ تعظیما لہ فرجع
عروۃ الی اصحابہ فقال ای قوم! واللہ لقد وفدت علی الملوک فیصرو کسری و
النجاشی واللہ ان رأیت ملکا قط یعظمہ اصحابہ ما یعظم اصحاب محمد

محمدا۔ (اخرجه البخاری عن المسور بن محزمة جلد ۱، ص ۳۷۹، باب الشروط فی الجہاد کتاب الشروط، صحیح بخاری، جلد ۱، ص ۳۸، الخصائص الکبریٰ للسیوطی جلد ۱، ص ۲۴۱، بخاری جلد ۱، ص ۳۱)

ترجمہ: ”پس اللہ کی قسم حضور ﷺ نے جب بھی لعاب دہن ڈالا تو صحابہ رضی اللہ عنہم اسے اپنی ہتھیلیوں میں لے کر اپنے چہروں اور بدن پر مسلتے۔ جب حضور علیہ السلام حکم فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جلدی سے اس پر عمل کرتے۔ جب حضور ﷺ وضو فرماتے تو استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے کٹ مرنے کو تیار ہو جاتے۔ اور جب آپ ﷺ کلام فرماتے تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے اور تیز نگاہ سے حضور ﷺ کو نہ دیکھتے۔ تعظیم حبیب ﷺ کے پیش نظر۔ عروہ جب واپس اپنوں میں آئے، کہا۔ ”اے قوم! اللہ کی قسم میں بصورت وفد کسری، قیصر اور نجاشی کے پاس گیا۔ کسی بادشاہ کے ماننے والے اپنے بادشاہ کی تعظیم اتنی نہیں کرتے جتنا کہ اصحاب محمد، محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔“ (صحیح بخاری جلد ۱، ص ۳۷۹)

(د) فرجع عثمان فقالوا له طفت بالبیت قال بنسما ظننتم بی فوالذی نفسی بیدہ لو مکتبہا مقیما سنة ورسول اللہ ﷺ مقیم بالحدیبة ما طفت بها حتی يطوف بها رسول اللہ ﷺ ولقد دعنتی قریش الی الطواف بالبیت فابیت فقال المسلمون رسول اللہ ﷺ کان اعلما بالله واحسنا ظنا۔ (رواہ البیہقی عن عروہ، الخصائص الکبریٰ، جلد ۱، ص ۲۴۶)

ترجمہ: ”حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے واپس حدیبیہ آئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے عثمان کیا تو نے بیت اللہ کا طواف کیا؟ ذوالنورین نے فرمایا تم نے بُرا گمان کیا۔ اللہ کی قسم۔ اگر میں ایک سال بھی بیت اللہ رہتا اور حضور ﷺ حدیبیہ میں رہتے تو میں طواف نہ کرنا، جب تک حضور طواف نہ کرتے۔ قریش نے کہا طواف کر لے (اور احرام کی پابندیوں سے فارغ ہو جا) تو میں نے انکار کر دیا۔ اس پر مسلمانوں نے کہا کہ حضور ﷺ ہم سے اعلم باللہ ہیں۔ (حضور ﷺ نے فرمادیا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ طواف نہیں کرے گا) اور ہم سے بہتر ظن والے ہیں۔“

چند اہم نکات:

☆ حضرات! مقام غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا **حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى**۔ ترجمہ ”تمام نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی نماز (عصر) کی زیادہ حفاظت کرو۔“ قضا نہ ہونے دینا۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرض نماز عصر سے حضور ﷺ کی عزت و عظمت اور آرام کو اہم فرض سمجھا اسی لئے عصر کو حضور علیہ السلام کے آرام پر قربان کر دیا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ**۔ ترجمہ ”اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔“ مگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس حکم خداوندی سے اہم، حکم خداوندی حضور ﷺ کے ادب، آرام اور تعظیم کو جانا لہذا جسم کو سانپ کے حوالے کر دیا۔ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا مگر حضور علیہ السلام کی تعظیم و آرام میں فرق نہ آنے دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ **وَاتِمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ** حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بموقع حدیبیہ، عمرہ کے احرام کے ساتھ بیت اللہ گئے۔ کفار و مشرکین نے کہا۔ اے عثمان عمرہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے عمرہ کرو۔ مگر جامع القرآن حضرت عثمان نے اللہ کے اس حکم سے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ والے حکم کو مقدم سمجھا۔ عمرہ حضور کی عزت پر قربان کر دیا۔ میں حضور کے بغیر عمرہ نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے **وَتَعَزَّزُوا وَتُقَرِّزُوا كَوْتَسَبِّحُوا بُكْرَةً وَأَصِيلًا** سے پہلے بیان فرمایا۔ لہذا تعظیم مصطفیٰ ﷺ مقدم ہے عبادات مولیٰ پر۔ اور اسی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ (ہكذا قال النبی ﷺ کما مر)

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم:

صحابہ کرام حضور ﷺ کو یا سے پکارتے تھے۔

حضور ﷺ کے استقبال کی خوشی میں اہل مدینہ نے جلوس نکالا اور راستہ میں بہ آواز بلند

پکارتے تھے ”یا رسول اللہ“۔

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْعِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي

الطَّرِيقُ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ - (صحیح مسلم، جلد ۲، ص ۴۱۹)

ترجمہ: پس مرد اور عورتیں گھروں کی چھت پر چڑھ گئے۔ غلام اور خادم راستوں میں پھیل گئے اور باواز بلند پکارتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) اہل مدینہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہر راستہ میں یا رسول اللہ کہہ رہے تھے۔ اگر حضور ہر راستہ میں تھے تو حاضر و ناظر ثابت اور اگر حضور ﷺ بظاہر ایک راستہ میں تھے تو جس راستہ میں حضور ﷺ بجسدہ الحصری نہ تھے تو وہاں بھی صحابہ یا رسول اللہ کا نعرہ لگا رہے تھے۔

(ب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دکھ درد دور کرنے کے لئے حضور علیہ السلام کو یا سے پکارا۔ (ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، حسن حصین ۳۷۵، طبع نور محمد، ص ۳۰، طبع مصر) (ج) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دکھ درد کے وقت حضور ﷺ کو یا سے پکارا۔ (رواہ البخاری فی الادب المفرد، ص ۱۴۲)

(ر) حضرت راجز نے (دور سے) حضور کو مدد کے لئے یا سے پکارا اور حضور نے ان کی

مدد کی۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

راجز یستصرخنی اغثنی یا رسول اللہ۔ (طبرانی صغیر ص ۲۰۱، الاصابہ جلد ۳، ص ۲۹۷، کتاب الاستیعاب جلد ۲، ص ۴۴۶، بیہقی جلد ۹، ص ۲۳۳، زرقانی علی المواہب جلد ۲، ص ۲۹۰، مدارج النبوة جلد ۲، ص ۲۸۲، تاریخ حبیب اللہ ص: ۱۰۰)

ترجمہ: ”یہ راجز ہے مجھ سے مدد مانگ رہا ہے اور کہتا ہے اغثنی یا رسول اللہ۔ اللہ کے رسول میری مدد کریں۔“

(س) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ نے مسیلہ کذاب کی جنگ میں خاص اسلامی نعرہ مارا اور حضور کو یا سے پکارا۔ حضور کے وصال کے بعد اور مدینہ منورہ سے دور صحابہ

نے یہ نعرہ رسالت لگا۔

وكان شعارهم يومئذ يا محمد اهـ۔ (البدایہ والنہایہ، جلد ۶، ص ۳۲۳)

اس دن مسلمانوں کا علامتی نعرہ حضور کو پکارنا تھا۔

(ص) اور نماز میں مدینہ منورہ سے دور رہ کر اور حضور کے وصال کے بعد بھی صحابہ پڑھتے تھے۔ ”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ“ ایہا النبی ندا ہے۔

اہل مدینہ حضور ﷺ کو یا سے پکاریں۔ حضور ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن عباس حضور ﷺ کو ”یا“ سے پکاریں۔ حضرت عبداللہ بن عمر صحابہ حضور ﷺ کو ”یا“ سے پکاریں۔ حضرت راجز حضور ﷺ کو ”یا“ سے پکاریں۔ حضرت خالد بن ولید صحابی، سیف اللہ حضور ﷺ کو ”یا“ سے پکاریں۔ اب اگر کچھ لوگ نبی کو ”یا“ سے نہ پکاریں بلکہ منع کریں۔ حرام، بدعت، ضلالت اور شرک قرار دیں، تو یہ لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نظریات کے مخالف ہو کر گستاخ صحابہ ہوئے یا نہ؟ انگوٹھے چومنا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کا نام سن کر انگوٹھے چومے۔ (المقاصد الحسنۃ، صفحہ ۳۹۰، موضوعات علی قاری، صفحہ ۷۳، طبع مصر۔ طحطاوی علی مرقی الفلاح صفحہ ۱۲۲، وبمثله يعمل فی الفضائل وذکر القہستان عن کنز العباد و ذکر الدیلمی فی مسند الفردوس، ہامش جلالین صفحہ ۳۵۷، رد المحتار، جلد ۱ صفحہ ۳۹۸) اب جو لوگ حضور علیہ السلام کا نام سن کر انگوٹھے چومنے کو ناجائز، حرام اور بدعت کہتے ہیں وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں۔ عبد مصطفیٰ:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو اور حضرت بلال کو عبد کوئے مصطفیٰ ﷺ بتایا۔

گفت ما دو بندگان کوئے تو
کر دش آزاد ہم بر روئے تو

(مثنوی روم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو حضور کا عبد بتایا **فكنت عبده و**
خادمه۔ (ازالۃ الخفاء۔ کنز العمال، جلد ۳، ص ۱۳۷)

اب جو لوگ عبد النبی، عبد الرسول، عبد المصطفیٰ کے ناموں پر شرک کا فتویٰ دیتے ہیں وہ
در حقیقت فاروق اعظم ؓ کو اور صدیق اکبر ؓ کو شرک کہہ کر گستاخ صحابہ بنتے ہیں۔
علم غیب:

حضرت سواد بن قارب کا عقیدہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کل غیب جانتے
ہیں۔ **فاشهد ان الله لا رب غيره وانك مامون على كل غائب**۔ ترجمہ: ”پس میں
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی رب نہیں اور (یا رسول اللہ) آپ ہر غیب پر مامون ہیں۔“
(عمدة القاری، شرح بخاری، جلد ۱۸، ص ۸) مختصر سیرت رسول، از عبد اللہ ابن محمد بن عبد الوہاب
نجدی وہابی مطبوعہ جامعہ اثریہ جہلم)

حضور ﷺ نے یہ سن کر انکار نہ فرمایا بلکہ برقرار رکھا۔ تو اب جو لوگ حضور علیہ السلام
کے علم غیب کے منکر ہیں اور اس کو شرک کہتے ہیں تو وہ حضور ﷺ کے صحابی حضرت سواد بن قارب
ؓ کے دشمن اور گستاخ ہیں۔

دعا بعد نماز جنازہ:

حضرت عبد اللہ بن سلام صحابی اور دیگر صحابہ سے نماز جنازہ کے بعد دعا کا
ثبوت۔ حضرت عبد اللہ بن سلام ؓ جب حضرت عمر ؓ کے جنازہ سے رہ گئے تو فرمایا ان
سبقتمونی بالصلوة علیہ فلا تسبقونی بالدعاء لہ۔ اگر تم نے حضرت عمر ؓ کا جنازہ پہلے
پڑھ لیا تو ان کے لئے دعا میں پہل نہ کرو یعنی بعد جنازہ دعا میں مجھے شامل ہونے دو۔ (مبسوط امام
سرہنی، جلد ۲، ص ۶۷)

اب جو شخص نماز جنازہ کے بعد دعا کا منکر ہے اور اسے گمراہی اور حرام و ناجائز قرار دیتا
ہے وہ صحابی رسول عبد اللہ بن سلام اور دیگر صحابہ کا منکر اور گستاخ ہے۔

اذان اور درود و سلام:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ صحابی موزن اذان کے بعد پڑھتے تھے السلام علیک
یا رسول اللہ۔ (تنویر الحواکک شرح موطا امام مالک لا امام سیوطی، جلد ۱، ص ۹۳، طبع مصر، درۃ
الناسحین لا امام عثمان بن حسن، صفحہ ۵۹، طبع مصر)
نور انیت و توسل:

حضور ﷺ کی نور انیت، توسل وسیلہ اور میلاد کے بارے میں صحابی رسول و عم رسول
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔

اخرج الحاكم والطبرانی عن خريم بن اوس قال هاجرت الى رسول
الله ﷺ منصرفه من تبوك فسمعت العباس يقول يا رسول الله اني اريد ان
امتدحك قال قل لا يفقض الله فاك۔

ترجمہ: ”امام حاکم اور طبرانی خریم بن اوس رضی اللہ عنہ سے حدیث لائے ہیں۔ میں نے ہجرت
کی رسول اللہ ﷺ کی طرف غزوہ سے مڑتے وقت پس میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سنا
وہ کہتے تھے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں چاہتا ہوں کہ آپ کی مدح کروں تو نبی کریم ﷺ
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے۔“

تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آٹھ اشعار پڑھے۔ آخری دو شعر کا متن اور آٹھوں
اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

وانت لما ولدت اشرققت ال
ارض ومناءت بنورك الافق
فنحن في ذالك الضياء وفي
النور وسبل الرشاد تحترق
(الخصائص الكبرى للسيوطی، جلد ۱، ص ۳۹)

ترجمہ: زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سائے میں خوشحال تھے اور نیزود یعت گاہ میں
جہاں (جنت کے درختوں کے) پتے اوپر تلے جوڑے جاتے تھے۔ (یعنی آپ صلب آدم علیہ
السلام میں تھے اور وود یعت گاہ سے مراد بھی صلب ہے، جیسا کہ اس آیت میں مفسرین نے کہا)۔

اس کے بعد آپ نے بلاد (یعنی زمین) کی طرف نزول فرمایا اور آپ اس وقت نہ بشر تھے اور نہ مضغہ اور نہ علق بلکہ (صلب آباء میں) محض ایک مادہ مائے تھے کہ وہ کشتی (نوح) میں سوار تھا اور حالت یہ تھی کہ سریت اور اس کے ماننے والوں کے لبوں تک طوفان پہنچ رہا تھا۔ وہ مادہ (اسی طرح واسطہ درواسطہ) ایک صلب سے دوسرے رحم تک نقل ہوتا رہا۔ جب ایک طرح کا عالم گزر جاتا تھا، دوسرا طبقہ ظاہر ہو جاتا تھا۔ (یعنی یہ مادہ سلسلہ آباء کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگر منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں) آپ نے نارِ خلیل میں ورود فرمایا۔ چونکہ آپ ان کی صلب میں مختفی تھے تو وہ کیسے جلتے؟ یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ آپ کی فضیلت پر شاہد ظاہر ہے اولاد خندف میں سے ایک ذرہ عالیہ جاگزیں ہوا۔ جس کے تحت میں حلقے (یعنی دوسرے خاندان مثل درمیانی حلقوں کے) تھے۔ اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اس ضیاء اور اس نور ہدایت کے راستوں کو قطع کر رہے ہیں۔

(نشر الطیب، اشرف علی تھانوی، ص ۸، ۹)

اب جو حضور علیہ السلام کی نورانیت اور وسیلہ اور میلاد بیان کرنے کے منکر ہیں وہ حضرت عباس صحابی اور عم رسول ﷺ کے منکر اور گستاخ ہیں۔

وسیلہ بزرگانِ دین:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ محبوبانِ خدا سے توسل کے قائل تھے۔

اللهم انا کنا نتوسل الیک بنبینا ﷺ فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون۔ (رواہ البخاری، جلد ۱، ص ۱۳۷)

ترجمہ: ”اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کا توسل کرتے تھے تو تو ہمیں بارش عطا فرماتا تھا۔ اور اب ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا کا وسیلہ تیری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں، ہمیں بارش دے، تو بارش سے سیراب کئے جاتے۔“

اب جو لوگ محبوبانِ خدا کے وسیلہ کے قائل نہیں اور اس کو حرام و ناجائز کہتے ہیں وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن ہیں اور گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم

ہیں کیونکہ کنا جمع کا لفظ ہے۔
غیب کی کل خبریں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اعتقاد تھا کہ حضور علیہ السلام ساری مخلوق کے سارے حالات جانتے ہیں۔

يقول (عمر) قام فينا النبي ﷺ مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم۔ (رواہ البخاری، جلد ۱، ص ۴۵۳)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ہم میں کھڑے ہوئے اور ہمیں ابتدائے مخلوق سے حالات کی خبر دینی شروع کی یہاں تک کہ بہشتی بہشت میں اپنے مقامات میں داخل ہوئے اور دوزخی دوزخ میں اپنے مقامات میں داخل ہوئے۔

اس کی شرح میں محدثین نے لکھا۔

حاشیہ نمبر ۱۰۔ فاخبرنا الخ غایت للاخبار ای حتی اخبر عن دخول اهل الجنة والغرض انه اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جميعا۔ (اعنی کرمانی شرح بخاری، خیر الجاری شرح بخاری، عمدة القاری شرح بخاری، فتح الباری شرح بخاری، ارشاد الساری)

ترجمہ ”حضور ﷺ نے (ہر چیز کی) ابتداء، گزران اور انجام سب سے آگاہ فرمایا۔“

قال الطیبی دل ذالک انه اخبر عن جميع احوال المخلوقات۔

”امام طیبی نے فرمایا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام نے ساری مخلوق کے سارے حالات بیان فرمائے۔“

اب جو لوگ حضور ﷺ کو مخلوق کے کسی ذرہ سے بے علم اور بے خبر جانتے ہیں وہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دشمن اور گستاخ ہیں اور نظریہء فاروقی کے منکر ہو کر بے دین ہیں۔

اللہ اور رسول اعلم ہیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ اعتقاد تھا کہ اللہ اور رسول اعلم ہیں (بہت علم والے

ہیں) دونوں کے لئے ایک خبر علم بیان کرتے تھے۔ فرق نہ کرتے تھے، اللہ بھی اعلم حضور بھی اعلم۔ صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام سے کہا۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ (بخاری شریف، جلد ۱، ص ۱۳، ۱۹) اب جو لوگ حضور کے علم کی کمی بیان کرتے ہیں وہ گستاخ صحابہ اور نظریات صحابہ کے منکر ہو کر بے دین ہوئے۔

بے مثل آقا:

صحابہ کرام حضور علیہ السلام کو بے مثل مانتے تھے۔ قالوا انا لسنا کھیتک یارسول اللہ۔ (بخاری شریف، جلد ۱، ص ۷) ترجمہ: ”یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کی مثل نہیں۔“

لم ارقبلہ وبعده مثله۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۱۶) ترجمہ: ”یعنی حضور ﷺ جیسا نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں۔“

اب جو لوگ بے مثل مصطفیٰ ﷺ سے مشیت کا دعویٰ کرتے ہیں، وہ صحابہ کے نظریات کے منکر ہو کر بے دین ہوئے۔ بدعت:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نظریہ تھا کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہوتی بلکہ کچھ بدعتیں اچھی بھی ہوتی ہیں۔ کل بدعة ضلالة مخصوص عنه البعض ہے۔ قال عمر نعم البدعة هذه۔ (بخاری شریف، جلد ۱، ص ۲۶۹) ترجمہ: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اچھی بدعت ہے۔“

سارا رمضان نماز تراویح جماعت سے پڑھنا اچھی بدعت سے اچھی ایجاد ہے۔ اب جو لوگ ہر اچھی ایجاد پر گمراہی کا فتویٰ دیتے ہیں وہ حضرت کے دشمن ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نظریہ سے منہ موڑ کر بے دین ہوئے۔ دعائے مصطفیٰ:

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اعتقاد تھا کہ اللہ تعالیٰ

حضور علیہ السلام کی ہر دعا تو کجا بلکہ دل کی خواہشیں بھی رد نہیں کرتا۔ بلکہ محبوب کے دل کی ہر خواہش کو جلدی پورا کرتا ہے۔

ما اری ربک الا یسارع فی ہواک۔ (بخاری شریف، جلد ۲، ص ۷۰۶، ۷۰۷) ترجمہ: ”نہیں دیکھتی میں آپ کے رب کو، یا نہیں دیکھا جاتا آپ کا رب مگر اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ (یا رسول اللہ) آپ کی خواہش پورا کرنے میں جلدی کرتا ہے۔“

حضور علیہ السلام نے اس عقیدہ اور نظریہ کو سن کر انکار نہ کیا بلکہ برقرار رکھا۔ اب جو لوگ یہ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، رسول کی دعا بھی رد ہو جاتی ہے، نا منظور ہو جاتی ہے وہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے منکر اور گستاخ ام المؤمنین ہیں اور نظریہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے منکر ہو کر بے دین ہوئے۔ ہاتھ پاؤں چومنا:

صحابہ رضی اللہ عنہم، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں اور قدموں کو چومتے تھے۔ نقتبل ید رسول اللہ ﷺ ورجلہ۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۴۰۲، ۴۰۳) ترجمہ: ”ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پاؤں کو چومتے تھے۔“

اب جو لوگ ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے کے منکر ہیں وہ گستاخ صحابہ اور بے دین ہیں۔

بے سایہ:

حضرت عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضور علیہ السلام کو بے سایہ مانتے تھے۔ (خصائص کبریٰ للسیوطی، جلد ۱، ص ۶ عن ذکوان، مدارج النبوة، جلد ۲، ص ۱۶۱، مدارک جلد ۳، صفحہ ۳۲۲، روح البیان جلد ۴، صفحہ ۱۱۲)

اب جو لوگ حضور ﷺ کو اپنے جیسا باسایہ مانتے ہیں وہ حضرت عثمان اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما صحابی کے دشمن ہیں اور نظریہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے منکر ہو کر بے دین ہیں۔

بے عیب:

حضرت حسان صحابی رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کو ہر عیب سے پاک مانتے تھے۔

خلفت مبرا من كل عيب
كانك قد خلقت كما نشاء

(قصائد مدحیہ)

ترجمہ: ”یا رسول اللہ! آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی چاہت کے مطابق پیدا فرمایا۔“

اب جو لوگ حضور علیہ السلام کی طرف کسی عیب اور کمی کی نسبت کرتے ہیں وہ بکے بے دین مرتد واجب القتل ہیں۔

مندرجہ بالا دلائل کے پیش نظر دو گروہ بے دین ہوئے۔ (صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے والے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام استعمال کر کے تنظیہات قائم کرنے والے مگر عقائد سے روگرداں) سچے بکے اور کھرے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اور آل محمد کو ماننے والے (اہل ان کے محبت و تبع) کامیاب و کامران ہوئے۔ فلله الحمد

بصارت:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اعتقاد تھا کہ حضور ﷺ روشنی اور اندھیرے میں برابر دیکھتے تھے۔

عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يرى في الظلماء كما يرى في الضوء۔ (رواہ ابن عدی والبیہقی وابن عساکر، انھما نص الکبریٰ للسیوطی جلد ۱، ص ۶۱)

ترجمہ: ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ روشنی اور اندھیرے میں برابر دیکھتے تھے۔“

حضور ﷺ رات اور دن میں برابر دیکھتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ عنہما کا اعتقاد تھا کہ حضور ﷺ رات اور دن میں برابر دیکھتے۔

عن ابن عباس قال كان رسول الله ﷺ يرى بالليل في الظلمة كما يرى بالنهار في الضوء۔ (رواہ البیہقی، انھما نص الکبریٰ جلد ۱، ص ۶۱)

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ رات کی تاریکی میں اس طرح دیکھتے تھے جیسا کہ دن کی روشنی میں۔“

اب جو لوگ حضور ﷺ کی نظر کو اپنے دیکھنے پر قیاس کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ حضور کو دیوار پیچھے نظر نہیں آتا تھا وہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نظریے کے مخالف ہیں اور گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم ہو کر بے دین ہیں۔
باخبر نبی:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اعتقاد تھا کہ حضور ﷺ ہر شخص کے کل اعمال بھی جانتے ہیں اور ستاروں کی تعداد سے بھی باخبر ہیں۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ آسمان کے تاروں کے برابر کسی کی نیکیاں ہیں؟ حضور نے فرمایا: وہ عمرؓ کی نیکیاں ہیں۔ تو میں نے کہا کہ ”ابوبکرؓ کی نیکیاں کہاں گئیں؟“ فرمایا کہ عمرؓ کی تمام نیکیاں ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔ (رواہ رزین مشکوٰۃ، ص ۵۶۰)

قدم بوسی:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضور ﷺ کے قدموں پر ہاتھ رکھتے تھے۔

فوضعت يدي على قدميه۔ (نسائی، جلد ۱، ص ۱۵۱)

ترجمہ: ”میں نے آکر حضور علیہ السلام کے دونوں قدموں پر ہاتھ رکھا۔“

اب جو لوگ قدموں پر ہاتھ رکھنے پر شرک کا فتویٰ دیتے ہیں وہ صحابی کو شرک کہہ کر خود

بے دین ہوتے ہیں۔

قبر بوسی:

حضرت بلال مؤذن رسول و صحابی رضی اللہ عنہ نے مزار اقدس پر منہ ملا۔ فجعل

یسکی عنده و یمرغ وجهه علیہ۔ (رواہ ابن عساکر بسند جید، خلاصة الوفا

للسمهودی، ص ۶۶، ۶۷) ”حضرت بلال رضی اللہ عنہ مزار کے پاس روتے تھے اور مزار اقدس پر اپنا

چہرہ ملتے رہے۔

اب جو لوگ مزار کے بوسہ اور مزار پر منہ ملنے کو شرک اور گمراہی قرار دیتے ہیں وہ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو شرک اور گمراہ کہہ کر بے دین ہوئے۔

(ب) حضرت ابو ایوب انصاری صحابی رضی اللہ عنہ جو کہ حضور ﷺ کے مدینہ منورہ میں پہلے

میزبان تھے انہوں نے آپ ﷺ کی قبر پر اپنا چہرہ ملا۔ واضعا وجهه علی القبر۔ (رواہ

احمد بسند حسن، خلاصة الوفاء، ص: ۸۸) ”حضرت (ابو ایوب) نے اپنا چہرہ (منہ)

مزار پر رکھ دیا۔“

اب جو لوگ مزار پر چہرہ ملنے کو شرک کہتے ہیں اور اس کو قبر پرستی کہتے ہیں، وہ صحابی

رسول حضرت ابو ایوب انصاری پر شرک اور قبر پرستی کا فتویٰ دے کر خود بے دین بنتے ہیں۔ لہذا

”حب و اتباع صحابہ رحمت اللہ اور بغض و عدم اتباع صحابہ لعنت اللہ۔“

اللہ تعالیٰ منکرین نظریات صحابہ رضی اللہ عنہم سے بچائے۔ سادہ لوح مسلمانو! منافقوں

سے بچو اور سچے دل سے صحابہ و اہل بیت مصطفیٰ ﷺ کے تابعدار بن جاؤ۔

چوٹی قسط

اکاذیب آل نجد

{غیر مقلد وہابیوں کے جھوٹ}

مناظر اسلام ابو الحقائق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

۷۵..... صحابہ کرام اپنی زندگی میں جس راہ پر گامزن رہے وہ دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ کتاب اللہ اور سنت

نبوی ﷺ (اصلی اہلسنت ص ۱۹)

یہ جھوٹ اور صحابہ کرام پر بہتان ہے، انہوں نے اجماع، اکابرین کے فیصلے اور قیاس اور رائے کو

بھی اپنایا اور غیر مجتہد صحابہ ان کی رائے پر عمل (قلید) بھی کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ الہدیٰ ج ۱ ص

۵۸، ۵۹، اعلام الموقعین ج ۱ ص ۱۶، لا ین قیم۔

۷۶..... ”امام غزالی کے متعلق بریلویوں کی ایک اور گپ،، (ص ۲۳ حاشیہ) کا عنوان لکھا۔

لیکن وہ اتنا تانا بھول گئے کہ پہلی گپ کوئی تھی یا ان کی اپنی عقل کا پھیر ہے۔ اور پھر اس کے تحت

نقل کیا گیا حوالہ حاجی امداد اللہ کا ہے اور وہابیوں کے نزدیک ”بریلویت،، کی ابتداء فاضل بریلوی سے ہے تو

پھر اسے بریلویوں کی گپ کہتے ہوئے کچھ تو شرم آنی چاہیے تھی۔ یادہ بتا دیتے کہ انہوں نے اپنا موقف بدل

لیا ہے

نوٹ: میاں قادر یار کے غیر مستند اور بے بنیاد، اصلی معراج نامہ،، سے اہلسنت پر بہتان سرا سردہابی نجدی

سیالکوٹی اثری کی گپ ہے۔ جس کو پیش کرتے ہوئے اسے حیا نہیں آئی۔

۷۷..... اثری نجدی کا ”لجہ فکر یہ نمبر ۲،، (ص ۲۸) کے تحت لکھا ہے کہ قادری صاحب اور ان کے اکابر کے

نزدیک فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت صرف وہی ہے جو چاروں مذاہب پر بیک وقت کار بند ہو..... الخ۔

یہ وہابی اثری کا جھوٹ اور اتہام ہے، ”بیک وقت،، کے الفاظ کسی جگہ بھی موجود نہیں۔ لہذا جب

بنیادی غلط ہے تو اس پر کھڑی کی گئی عمارت بھی منہدم ہوگئی۔ روپے والی مثال بھی باطل ہے۔ کیونکہ اہلسنت

کے یہ چاروں مذاہب عقائد اور اصولیات میں متفق ہیں، باقی رہا اختلاف تو وہ صرف فروعی اور اجتہادی مسائل میں ہے۔ اور یہ اختلاف خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی موجود تھا حتیٰ کہ خود وہابیہ بھی اس قسم کے اختلاف سے محفوظ نہیں۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ ہمارے نزدیک تو چار مذاہب کا تصور ہے جبکہ وہابیوں کے ہاں تو تقریباً ہر مولوی مستقل مذہب ہے۔ باوجود اس کے یہ لوگ تمام وہابیوں کو الحمد للہ کہتے نہیں شرماتے، اس صورت میں اگر عام وہابی ایک مولوی کے موقف پر عمل کرتا ہے تو دوسرے کے موقف کو چھوڑ دیتا ہے اور اگر دوسرے کے موقف کو اپناتے تو تیسرے کا موقف کچھ اور ہوتا ہے مثلاً راقم الحروف نے مسئلہ تراویح پر وہابیوں کے آٹھ متضاد موقف لکھے ہیں ملاحظہ ہو! دروس القرآن ص ۲۶۵ تا ۲۷۱۔

اب اگر حق ایک کے پاس ہے تو دوسرے کو باطل کہنا چاہیے اور اگر سب کے پاس حق ہے تو پھر ایک کے قول پر عمل کر کے وہ ایک حصے کو لے رہا ہے اور سات حصے ترک کر رہا ہے اس کے باوجود اگر کوئی وہابی کہے کہ میرے پاس آٹھ حصے ہیں اور میں سب کا مالک ہوں تو بتائیے جن لوگوں کو چار کا عدد گوارا نہیں (اور وہ روپے کی مثال دے کر اسے رد کرتے ہیں) وہ آٹھ کا عدد برداشت کر لیں تو جاہلوں اور احمقوں کے بھی سردار نہیں ہوں گے؟

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ وہابیوں کے نزدیک بھی یہ چاروں مذاہب برحق ہیں ملاحظہ ہو اس کتاب کا عنوان ”تقلید کی حمایت“، اور وہ ان چاروں کے علاوہ ایک پانچویں، ”الجمہیۃ مذہب“، کا بھی اضافہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ ثناء اللہ امرتسری نے، ”الجمہیۃ کا مذہب“، کے نام پر مستقل کتابچہ لکھ رکھا ہے اب کیا حال ہے ان غالی، متشدد اور صحیح وہابیوں کا جو فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کو پانچ مذاہب پر مشتمل سمجھتا ہے اور ان چاروں کو برحق جان کر ان میں سے صرف ایک پانچویں دھرم (وہابی مذہب) کو لازم پکڑتا ہے اور دوسرے چاروں کو ترک کر دیتا ہے۔

آئینہ دیکھ اپنا سامنے لے کے رہ گیا

اثری کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

۷۸..... حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ نے دیوبندیوں کو الزامی جواب دیتے ہوئے ”بدعت حسنہ

، کی مختلف مثالیں دی ہیں ان میں شریعت و طریقت کے چار چار سلسلے گنوائے، حالانکہ یہ ایسے ہی جیسے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تراویح کو، اچھی بدعت، قرار دیا۔

(بخاری ج ۱ ص ۲۶۹، مشکوٰۃ ص ۱۱۵)

اس کی حقیقت نہ سمجھنے کی بناء پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف شیعوں نے اودھم مچا دیا، اور یہاں وہابیوں نے اپنی خردماغی کی وجہ سے حضرت مفتی صاحب کی عبارت کو دو مفہوم مخالف کا لباس پہنا دیا۔ اور اثری وہابی نے لکھ مارا، کہ آپ کے نزدیک جو شخص مذاہب اربعہ سے خارج ہے وہ اہل بدعت و نار سے ہے اور آپ کے حکیم الامت کے نزدیک جو شخص شریعت و طریقت کے مذکورہ سلسلوں میں شامل ہو وہ بالکل بدعتی ہے، (ص ۳۶)۔

یہ وہابی ملاں کا جھوٹ ہے حضرت مفتی صاحب نے، ”وہ بالکل بدعتی ہے“، نہیں فرمایا بلکہ بدعت کی مثالیں بطور الزام دی ہیں۔ اور ذہن نشین رہے کہ مذاہب اربعہ کے ممدون و مرتب ہونے کے بعد جو ان سے خارج ہو گا وہ بدعتی ہے، مفتی صاحب نے یہاں بدعت سیدہ و ضلالہ کی بات نہیں کی، لہذا کوئی تعارض و تضاد نہ رہا۔ یہ تو ایسے ہی ہے کہ کوئی شیعہ وہابیوں کو کہہ دے کہ ”ہر تراویح پڑھنے والا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک بالکل بدعتی ہے“، تو جو جواب وہ وہاں دیں گے وہی یہاں سوچ لیں۔

۷۹..... اثری وہابی نے مزید جھوٹ بولتے ہوئے لکھا ہے: پس جس طریق پر قرون ثلاثہ مشہود لکھا جائے گزرے ہیں وہی طریق حق اور موجب نجات ہے اور وہ کیسا تھا؟ لوگ بغیر کسی ایچ بیچ اور کھینچ تان کے اور بغیر کسی تقلید کے قرآن و حدیث پر عمل کرتے تھے۔ (اصلی اہلسنت ص ۵۲)

قرون ثلاثہ میں ہر کوئی مجتہد نہ تھا اور نہ ہی صرف قرآن و حدیث پر عمل تھا اجماع و قیاس بھی تھا بلکہ مجتہدین، اجتہاد کرتے تھے اور غیر مجتہد لوگ ان کی رائے اور قیاس پر عمل کرتے تھے یہی تقلید ہے۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ الہمدیہ ج ۱ ص ۵۶۔

خود اثری وہابی نے بھی لکھا ہے کہ اگر ان (قرآن و حدیث) میں کوئی چیز نہ مل سکے تو اجماع صحابہ کرام اور اگر وہاں سے بھی نہ ملے تو پھر قیاس، (اصلی اہلسنت ص ۱۹) معلوم ہوا کہ اجماع اور قیاس پر بھی عمل ہوتا تھا اور کرنا بھی چاہیے۔ (جاری ہے)

آپ کے مسائل اور ان کا حل

مناظر اہل سنت علامہ مفتی محمد راشد محمود رضوی

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے اپنی بیوی کو غصے میں آکر طلاق دے دی، لڑکی کا بیان ہے کہ زید نے اس طرح کہا کہ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں، طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ (نوٹ) لڑکی کو سات ماہ کا حمل ہے اور لڑکا کہتا ہے کہ میں نے دو دفعہ طلاق دی ہے اور میں اس کا حلفیہ بیان یا قسم دینے کو تیار ہوں۔ کتنی طلاقیں واقع ہوئی ہیں؟ شرعی رہنمائی فرمائیں۔

سائل: ظہیر احمد قادری ٹیکسلہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب
اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ محمد مظفر کا اپنی والدہ سے جھگڑا ہو رہا تھا۔ اس کی والدہ نے کہ اپنی اگر بیوی کو نہ چھوڑو گے تو تم سو رکھاؤ۔ اس طرح تین مرتبہ بولی۔ مظفر نے کہا طلاق دیتے ہیں۔ پھر اس نے بلا قصد غصہ کے ساتھ اپنی والدہ کے سامنے کہا، طلاق طلاق، طلاق، بغیر مخاطب کرنے کسی کو اب شرعاً مظفر کی بیوی پر طلاق پڑے گی یا ایسا؟ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ تین طلاقیں ہو گئیں بے حلالہ (شرعیہ) اس کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ (فتاویٰ

رضویہ) اس مسئلہ صورت میں بھی اگلی دو طلاقیں کے طلاق نسبت عورت کی طرف نہیں جبکہ وقوع طلاق کے لئے نسبت و اسناد کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے وقوع طلاق کا حکم فرمایا۔ اس لئے کہ اگرچہ لفظ میں نسبت نہیں ہے مگر نسبت میں نسبت ضرور ہے۔ اور قرینہ سے ثابت ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں تین طلاقیں واقع ہو جائے گی۔ مگر زید جب کہ دو طلاقیں کا اقرار اور تیسری کا انکار کرتا ہے اور بیوی طلاقیں کا اقرار کرتی ہے تو ایسی صورت میں یعنی بحالت اختلاف طلاق کا ثبوت گواہوں سے ہوگا۔ اگر دو عادل شرعی گواہوں کی گواہی سے ثابت ہو جائے تو زید نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں۔ تو تین طلاقیں ثابت ہو جائے گی۔ پھر اگر شوہر نفی کے گواہ دے گا اس کی بات ہرگز نہ مانی جائے گی۔ البتہ عورت شرعی گواہ نہ دے سکے تو زید پر حلف رکھا جائے گا اگر قسم کھا کر کہہ دے گا کہ میں نے بیوی کو دو طلاقیں دی ہیں تین طلاقیں نہیں دیں تو تین طلاقیں ثابت نہ ہوں گی۔ ایسا ہی فتاویٰ رضویہ میں لکھا ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ "البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔" شوہر اگر جھوٹی قسم کھائے گا تو اس کا وبال اس پر ہوگا

والله تعالى اعلم بالصواب .

الجواب صحیح کتبہ: (مفتی) راشد محمود رضوی غفرلہ

(مفتی) ابو محمد ہاشم غفرلہ

۲۱ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ، ۲۵ مئی ۲۰۱۱ء

(قسط 6)

وہابیوں کے تضادات

میثم عباس رضوی

E-Mail: massam.rizvi@gmail.com

تضاد نمبر 31: غیر مقلدوں کے پرانے پیشوا ابن حزم اندلسی نے پانی کتاب "المحتلی" میں اجماع کے متعلق لکھا ہے کہ "جس مسئلہ میں کسی ایک صحابی کا اختلاف منقول ہو یا اس بات کا یقین نہ ہو کہ سب صحابہ اس سے آگاہ تھے اور اسکو تسلیم کرتے تھے تو اسکو اجماع نہیں کہتے جو شخص اسکو اجماع قرار دے وہ کاذب ہے اور منہ سے ایسی بات نکالتا ہے جسکی اسکے پاس کوئی دلیل نہیں"

(المحتلی جلد اول صفحہ 102 مطبوعہ دار الدعوة السلفیہ لاہور)

اس سے تھوڑا مزید آگے لکھا ہے کہ "جب صورت حال یہ ہو کہ جملہ اہل ایمان کے مابین ایک ایسا شخص موجود ہو جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ آیا وہ مسئلہ زیر بحث میں ان کے ساتھ متفق ہے یا نہیں اگر اس صورت کا نام اجماع رکھا جائے تو اس سے لازم آتا ہے کہ جب دو یا تین یا چار یا اس سے کم و بیش آدمی تمام اہل ایمان سے نکل جائیں تو اسکو بھی اجماع کہا جائے اندریں صورت نتیجہ یہ نکلے گا کہ جب کہنے والا صرف ایک ہو تو اسکو بھی اجماع قرار دیا جائے اور یہ باطل ہے"

(المحلی جلد اول صفحہ 103 مطبوعہ دار الدعوة السلفیہ لاہور)

ابن حزم کے یہ دو اقتباس آپ نے ملاحظہ کیے جس میں ابن حزم اندلسی کا موقف ہے کہ ایک بھی شخص اگر کسی مسئلہ میں اختلاف کرے اور باقی تمام لوگ متفق ہوں تو اسکو اجماع نہیں کہہ سکتے کیوں کہ اس میں اختلاف واقع ہو گیا اب جو اسے اجماع کہے وہ جھوٹا ہے۔ اب اسکے برعکس زمانہ حال کے مشہور غیر مقلد مولوی ارشاد الحق اثری نے اپنی کتاب "توضیح الکلام" میں لکھا ہے کہ اجماع کا اطلاق اکثریت پر

بھی کیا جاتا ہے۔ ذیل میں غیر مقلد وہابی مولوی کے اپنے الفاظ ملاحظہ کریں جس میں لکھتا ہے کہ "اجماع کا لفظ کبھی اکثریت پر بولا جاسکتا ہے"

توضیح الکلام جلد اول صفحہ 77 مطبوعہ ادارہ اثریہ منگلری بازار فیصل آباد)
یعنی ارشاد الحق اثری وہابی اجماع کو اکثریت پر محمول کر کے حسب تصریح ابن حزم اندلسی
جھوٹا ٹھہرا۔

تضاد نمبر 32: امام الوهابیہ دیوبندیہ مولوی اسماعیل

دہلوی نے اپنی کتاب "صراطِ مستقیم" صفحہ 96 میں لکھا ہے کہ

"اعمال میں ان چاروں مذہبوں کی متابعت جو تمام اہل اسلام میں مروج ہیں بہت عمدہ ہے"
 ("صراطِ مستقیم" صفحہ 96 مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور)"

یعنی یہ چاروں فقہی مذاہب حنفی شافعی مالکی و حنبلی کی پیروی کا بہت عمدہ کام ہے لیکن کیا کیجئے کہ اپنی دوسری کتاب "ایضاع الحق" میں اسماعیل دہلوی نے اس کے خلاف لکھ مارا تفصیل ملاحظہ ہو

"ایضاع الحق" میں لکھا ہے کہ "ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک مخصوص امام کی تقلید کو واجب قرار دینا۔۔۔۔۔ اور اس طرح کے اپنے ایجاد کردہ نئے نئے امور نکالتے ہیں اور پھر ان کو شرعی احکام دینی عبادات اور ایمانی صفات میں شامل کرتے ہیں تو یہ سب امور بدعات حقیقہ کی قسم سے ہیں۔

(ایضاع الحق صفحہ 82 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

قارئین آپ ملاحظہ کریں کہ امام الوہابیہ و دیوبندیہ مولوی اسماعیل دہلوی ایک کتاب میں ان چاروں مذاہب فقہ کی تقلید کو عمدہ قرار دے رہا ہے تو دوسری کتاب میں اسی فعل کو بدعت حقیقہ میں داخل کر رہا ہے؟ یہ تضاد بیانی نہیں تو اور کیا ہے؟

اپنی کتاب "تذکیر الاخوان" میں بھی مولوی اسماعیل دہلوی نے تقلید کے خلاف لکھا ہے کہ

”اس زمانہ میں ہندوستانی مسلمانوں میں ہزاروں نئی باتیں اور نئے عقیدے اور رسم و رسوم جو رائج ہیں ایک جہاں اس میں گرفتار ہے جیسے۔۔۔۔۔ مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا“

(تذکیر الاخوان صفحہ 25، 28 مطبوعہ اقبال اکیڈمی ایبک روڈ لاہور)

یعنی وہ مقلدین جو اپنے ائمہ کے اقوال کی تحقیق نہیں کرتے وہ سراسر غلط ہیں سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا اسماعیل دہلوی کے تمام مقلدین نے بھی اسکے اقوال کو قرآن و حدیث کی کسوٹی پر پرکھا ہے یا نہیں؟ یقیناً نہیں تو پھر مولوی اسماعیل دہلوی کی ایسی تقلید بھی غلط نہ ٹھہری؟ یقیناً یہ غیر مقلدین کے لیے لمحہ فکر یہ ہے ضروری نوٹ: صراط مستقیم کے شروع میں مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ "اس کتاب کی اشائے تحریر میں چند اوراق جناب افادت مآب قدرہ فضلائے زماں زبدہ علماء دوراں مولانا عبدالحی دام اللہ برکاتہ جو حضرت سید صاحب بارگاہ عالی کے ملازموں کے سلک میں منسلک ہیں کے لکھے ہوئے ہیں جن میں چند مضامین ہدایت آگئیں حضرت سید صاحب کی زبان سے سن کر مولانا صاحب نے تحریر کئے تھے ملے پس ان اوراق کو حلوائی بے دود اور غنیمت بے مشقت سمجھ کر اس کتاب کے دوسرے اور تیسرے باب میں بعینہ درج کر دیا"

(صراط مستقیم صفحہ 3، 4 مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور)

اس مندرجہ بالا اقتباس سے معلوم ہوا کہ صراط مستقیم کا مرتب مولوی اسماعیل دہلوی ہی ہے اور اسکے مضامین سے سو فیصد متفق بھی ہے اس لئے اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اسکے دو باب مولوی عبدالحی کے ہیں تو اسکی وضاحت بھی اس اقتباس میں ہوگئی کہ مولوی عبدالحی کے لکھے ہوئے چند اوراق تھے جن کو پسند کر کے مولوی اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم میں شامل کیا تھا۔

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی، مولوی محمد لدھیانوی

دیوبندی کے فتویٰ کفر کی زد میں

میثم عباس رضوی

E-Mail: massam.rizvi@gmail.com

دیوبندیوں کے امام انقلاب مولوی عبید اللہ سندھی نے اپنی تفسیر "الہام الرحمن" میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی اور صابی من گھڑت کہانی قرار دیا ہے۔ مولوی عبید اللہ سندھی کے الفاظ ملاحظہ کریں جس میں کہتا ہے کہ:

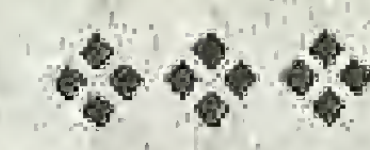
"یہ جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے یہ یہودی کہانی نیز صابی من گھڑت کہانی ہے مسلمانوں میں فتنہ عثمان کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے علی بن ابی طالب کے مددگار تھے ان میں جب علی نہیں تھا بغض اسلام تھا یہ بات ان لوگوں میں پھیلی جن نے ہوالذی ارسل رسولہ بالہدی کا مطلب نہیں سمجھا۔ اس بات کا حل اجتماعیت عامہ کی معرفت پر مبنی ہے جو لوگ اس قسم کی روایت پیش کرتے ہیں۔ وہ علوم اجتماعیت سے بہت دور ہیں جب وہ اس آیت کا مطلب نہیں سمجھتے تو وہ ان روایات کو قبول کر لیتے ہیں اور متاثر ہو جاتے ہیں اسلام میں علمی بحث کا پہلا مرجع قرآن ہے قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسیٰ نہیں مرا۔ (الہام الرحمن فی تفسیر القرآن، صفحہ 318، مطبوعہ مکتبہ اوراق، 32 میکلیکین روڈ، چوک اے جی آفس لاہور)

اس عبارت میں آپ ملاحظہ کریں کہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کو یہودیوں اور صابیوں کا عقیدہ قرار دیا جا رہا ہے نعوذ باللہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ امت مسلمہ جو حیات عیسیٰ کی قائل ہے یہودیانہ عقیدہ رکھتی ہے (نعوذ باللہ)۔ نیز اس اقتباس کی آخری سطر ملاحظہ کریں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر اس عامیانہ انداز سے کیا کہ شاید کوئی مہذب انسان اپنے باپ کا نام بھی اس طرح نہ لے۔ یہ ہے دیوبندیوں کے امام انقلاب مولوی عبید اللہ سندھی کا طریق ادب، مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی کا حیات عیسیٰ اور عقیدہ آمد مہدی کے خلاف ایک مستقل مقالہ بھی ہے جس کا نام "عقیدہ انتظار

”سچ و مہدی“ ہے۔ اور اسے الرحمن پبلشنگ ٹرسٹ نے (مکان نمبر 1- اے 7/3 ناظم آباد نمبر 1، کراچی 74600) اگست 1998ء میں شائع کیا تھا۔ مولوی عبید اللہ سندھی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا ہے اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے منکر (یعنی مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی) کو مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی نے کافر قرار دیا ہے ذیل میں مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی کے شائع کردہ ”فتاویٰ قادریہ“ میں سے بطور اختصار صرف وہی سطور نقل کی جا رہی ہیں جن میں حیات عیسیٰ کے منکر کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ کریں۔

مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی لکھتا ہے کہ ”جو شخص زندگی عیسیٰ علیہ السلام کا منکر ہو اس پر فتویٰ کفر کا دینا نہایت ضروری ہوا۔“ (فتاویٰ قادریہ، صفحہ 32، مطبوعہ در مطبع قیصر ہند، لدھیانہ) اس کے ایک سطر بعد لکھا ہے کہ ”جو شخص نماز کے منکر کو کافر قرار دے اور عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے منکر کو ایماندار اعتقاد کرے پر لے درجے کا ضال اور مضل ہے۔“ (فتاویٰ قادریہ، صفحہ 32، مطبوعہ در مطبع قیصر ہند، لدھیانہ)

مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی کے فتویٰ کے مطابق مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر کے کافر قرار پایا۔ یوں دیوبندیوں کا فتویٰ کفر ان کے اپنے گھر میں ہی کام آ گیا۔ اب دیگر دیوبندی علماء کے فتاویٰ کا بھی انتظار رہے گا کہ آیا وہ مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی کے فتویٰ کفر کو غلط ٹھہراتے ہیں یا مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی کی تکفیر کر کے دیوبندی مفتی کی تائید و توثیق کرتے ہیں؟



دیوبندیوں کے ”امام اعظم“ مولوی انور شاہ کشمیری کا اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت مولانا انشا احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی فقہ میں مہارت کا اقرار مولوی احمد رضا بخوری دیوبندی نے اپنی مولفہ کتاب انوار الباری میں نقل کیا ہے کہ ”ہمارے قریبی زمانہ کے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی ہمارے حضرت شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ وہ علم فقہ میں بڑی دست گاہ رکھتے تھے۔“ اس سے تھوڑا مزید آگے دیوبندی مولوی احمد بخوری دیوبندی نے لکھا کہ ”یہ حقیقت بھی ہے کہ ان کے فتاویٰ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے فقہ میں بڑی وسیع نظر تھی۔“

(انوار الباری، جلد نمبر ۴، صفحہ ۱۵۰-۱۵۱، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

قسط 6

دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں

میثم عباس رضوی

E-Mail: massam.rizvi@gmail.com

دیوبندی تحریف نمبر 18: مشہور دیوبندی مفتی عیسیٰ خان نے تبلیغی جماعت کے مبلغ اعظم مولوی طارق جمیل کے خلاف ایک کتاب بنام ”کلمۃ الہادی“ لکھی ہے جس میں مولوی طارق جمیل کا رد کیا گیا ہے۔ اس وقت میرے سامنے اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہے اس میں دیگر دیوبندی علماء کی تقریظ کے ساتھ مولوی محمد روپس خان دیوبندی رئیس محکمہ القضاء والا فقاء میر پور آزاد کشمیر کی تقریظ بھی شامل ہے اس تقریظ میں مولوی روپس خان دیوبندی نے لکھا ہے کہ

1:- ”تبلیغی جماعت میں شامل جہلا مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کو اور اپنے دیگر علماء کو ڈر کے مارے نبی نہیں کہتے اگر ان کو مرزا غلام احمد اور اسکی ذریت کے خوفناک انجام کی خبر نہ ہوتی۔“

اسکے بعد پیر مہر علی شاہ علامہ ابو الحسنات قادری اور شاہ احمد نوارنی کی تحریک ختم نبوت میں خدمات کو تسلیم کیا گیا ہے اور آخر میں یہ لکھا ہے کہ

”میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ایک طرف درس قرآن ہو رہا ہو تو یہ تبلیغی درس سننے کی بجائے فضائل اعمال لے کر بیٹھ جاتے ہیں ان کے نزدیک نہ بدر کی اہمیت ہے نہ احد کی نہ خندق کی نہ خیبر کی نہ کربلا کی۔“

(کلمۃ الہادی صفحہ 13 مطبوعہ مکتبہ المفتی جامعہ فلاح العلوم نوشہرہ سانی گوجرانوالہ)

قارئین یہ تمام باتیں لکھنے والا بریلوی نہیں بلکہ دیوبندی مفتی ہے اس تقریظ میں تبلیغی جماعت کی اصل حقیقت کو قدرے کھل کر بیان کیا گیا ہے اسی لیے اس کتاب ”کلمۃ الہادی“ کے دوسرے

ایڈیشن میں یہ تقریظ ڈھونڈنے سے بھی آپ کو نہ ملے گی۔ جی ہاں! اس کتاب میں سے اس تقریظ کو نکال دیا گیا ہے یوں اس طرح اس تقریظ کو نکال کر دیوبندیوں کے نامہ اعمال میں ایک اور تحریف کا اضافہ ہو کر لیا۔ اب آئیے اور ذیل میں کلمۃ الہادی کے پہلے ایڈیشن میں شامل تقریظ کا عکس ملاحظہ کریں۔

العلامة الفہامة مولانا القاضی محمد رولیس خان مدظلہ رئیس محکمة القضاء والافتاء

میرپور آزاد کشمیر

گرامی قدر حضرت علامہ مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب گورمانی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا طارق جمیل صاحب کی تقاریر پر آپ نے جو تنقیدی مقالہ تحریر فرمایا ہے اس میں آپ نے نہایت نرم الفاظ استعمال فرما کر شاید ”تبلیغیوں“ کو قریب لانے کی کوشش فرمائی ہے۔ میرے خیال میں تبلیغی جماعت میں شامل جہلاء مولانا الیاس رحمہ اللہ کو اور اپنے دیگر زعماء کو ڈر کے مارے ”نبی“ نہیں کہتے۔ اگر ان کو مرزا غلام احمد اور اس کی ذریت کے خوفناک انجام کی خبر نہ ہوتی تو یہ مجلس احرار، مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس عمل، سپاہ صحابہ، جمعیت علماء اسلام، جمعیت علماء پاکستان اور مظفر علی خان ششی، مولانا ظفر علی، علامہ اقبال، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، ابوالحسنات قادری، سید محمد یوسف بنوری، مولانا غلام اللہ خان، سید عنایت اللہ شاہ بخاری، مفتی محمود، شاہ احمد نورانی، منظور احمد چنیوٹی، غلام غوث ہزاروی، علامہ خالد محمود، ضیاء القاسمی اور دیگر علماء کا جنہوں نے ختم نبوت کی تحریک چلا کر مرزا ایت کو جلا وطن کر دیا اور اس ناپاک پودے کی جڑیں اکھاڑ دیں۔

میرے خیال میں مولانا طارق جمیل کی گفتگو تقاریر اس قابل نہیں کہ ان پر کوئی علمی تنقید یا تبصرہ کیا جائے۔

میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ایک طرف درس قرآن ہو رہا ہو تو یہ تبلیغی درس سننے کے بجائے ”فضائل اعمال“ لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک نہ بدر کی اہمیت ہے، نہ اُحد کی، نہ خندق کی،

نہ خیبر کی، نہ کر بلا کی، ان کے بس میں ہو اور ان میں اگر قوت تحریر ہو تو یہ حضرات بدر سے لیکر کر بلا تک اور کر بلا سے لیکر بوسنیا، فلسطین، کشمیر، افغانستان، قبرص، عراق، تاجکستان، اراکان اور تاتاریوں کی یلغار کے خلاف ابن تیمیہ کی جدوجہد احقانہ تحریکیں قرار دے دیں۔ خلافت فی الارض کا مفہوم قیامت تک ان کی سمجھ میں نہیں آئیگا۔ آپ کا مقالہ وقیع ہے اور دندان شکن ہے۔

نہایت احترام کے ساتھ

آپ کا مخلص

قاضی محمد رولیس خان ایوبی

سرپرست مجلس افتاء

آزاد کشمیر، 25-3-09

(کلمۃ الہادی صفحہ 13، 14 مطبوعہ مفتی ہامد قاضی العلوم نوشہرہ سانی گوجرانوالہ)

ضروری نوٹ

کلمہ حق شماره نمبر 6 صفحہ 86 پر کمپوزنگ کی غلطی کی وجہ سے مولوی سرفراز گگھڑوی دیوبندی کی کتاب ”راہ ہدایت“ کی بجائے راہ سنت لکھا گیا جس کے لیے ادارہ معذرت خواہ ہے، قارئین کرام اسکی شماره نمبر 6 میں تصحیح یوں کر لیں (راہ ہدایت صفحہ 135 مطبوعہ گوجرانوالہ)

تبصرہ کتب

ضروری نوٹ: کتابوں پر تبصرہ سرسری مطالعہ کے بعد کیا جاتا ہے لہذا کسی بھی کتاب کے مندرجات کی ذمہ داری کلمہ حق کی انتظامیہ کو نہیں جاسکتی۔

الصوارم الہندیہ

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت انشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کی کتاب مبارکہ ”حسام الحرمین“ جس میں مرزا قادیانی اور دیوبندی اکابرین کی کفریہ عبارات پر علمائے حرمین شریفین کے فتاویٰ جات شامل ہیں جس میں انہوں نے مرزا قادیانی اور دیوبندی اکابرین اور ان کے مویدین کو کافر قرار دیا۔ متحدہ ہندوستان میں حسام الحرمین کی تائید خلیفہ اعلیٰ حضرت امام المناظرین شیربیشہ اہل سنت حضرت ابو الفتح علامہ محمد حشمت علی خان لکھنوی رضی اللہ عنہ نے یہاں کے علماء کرام سے کروائی اور اس کو ”الصوارم الہندیہ“ کے نام سے شائع کیا کافی عرصہ پہلے یہ کتاب کراچی کے ایک ادارہ نے شائع کی تھی۔ اس کے بعد یہ کتاب مارکیٹ سے ختم ہوگئی جس کی اشاعت کی اشد ضرورت تھی جسے اہلسنت و جماعت کے قدیم اشاعتی ادارے نور یہ رضویہ پبلشنگ کمپنی نے شائع کر کے اس ضرورت کو پورا کیا۔ الصوارم الہندیہ کے شروع میں حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ کا ایک مقدمہ شامل ہے جس میں دیوبندی بریلوی اختلاف کی وجوہات اور اعتراضات کے جوابات ہیں۔ الصوارم الہندیہ کے آخر میں صدر الافاضل فخر الاماثل تاج المناظرین حضرت علامہ نعیم الدین مرآد آبادی کا رسالہ مبارکہ ”الحقیقات“ بھی شامل ہے جس میں دیوبندیوں کی تقیہ بازی یعنی ”المہند“ کا رد بلیغ کیا گیا ہے۔ یہ مجموعہ اپنے موضوع پر ایک اہم دستاویز ہے اس لیے یہ تاریخی دستاویز ہر اہلسنت کے پاس ہونی چاہیے۔

ملنے کا پتہ: دارالنور، مرکز الاولیس، دربار مارکیٹ لاہور

فون: 042-37247702، موبائل: 0300-8539972، 0314-4979792

فیصلہ مقدسہ

محبوب ملت حضرت علامہ مولانا محمد محبوب علی خان لکھنوی رضی اللہ عنہ نے کچھ کلام مختلف جگہوں سے اکٹھا کیا اور اسے کلام اعلیٰ حضرت سمجھ کر حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے شائع کر دیا۔ اس کلام میں کاتب کی غلطی کی وجہ سے کچھ کلام حضرت سیدہ عائشہ کے قصیدہ میں شامل ہو گیا۔ حضرت محبوب ملت عدیم الفرستی کی وجہ سے اس پر توجہ نہ کر سکے اور یوں یہ کلام غلط ہی شائع ہو گیا۔ بعد میں اس غلطی پر مطلع ہو کر حضرت محبوب ملت نے اپنا توبہ نامہ شائع کروایا جس کی تصدیق اس وقت کے اکابرین علماء اہلسنت نے کی اس مجموعہ کو مولانا عزیز الرحمن بہاؤ پوری نے فیصلہ مقدسہ کے نام سے مرتب کر کے شائع کر دیا۔ اس کے ساتھ مولانا ابوالحسنات سید احمد قادری کی کتاب ”اوراق دغیم“ میں شامل کچھ اغلاط پر ان کا توبہ نامہ و تصحیح نامہ بھی شامل ہے جس کا نام ”انظہار حقیقت“ ہے۔ دیوبندی وہابی ایسی ڈھیٹ قوم ہے کہ باوجود اس کے کہ ہر دو حضرات (یعنی مولانا محبوب علی خان و مولانا ابوالحسنات سید احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) پر اعتراضات کرنے سے باز نہیں آتے۔ یہ مجموعہ ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ اس مجموعہ کو بھی نور یہ رضویہ پبلشنگ کمپنی نے شائع کیا ہے۔

تقسیم کار: دارالنور، مرکز الاولیس، سستا ہوٹل، داتا دربار مارکیٹ لاہور

فون: 042-37247702، موبائل: 0300-8539972، 0314-4979792

سوانح شیربیشہ اہلسنت

امام المناظرین خلیفہ اعلیٰ حضرت شمشیر بے نیام ابوالفتح حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان لکھنوی رضی اللہ عنہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے خلفاء میں ایک امتیازی شان کے حامل ہیں۔ آپ نے اپنے ایام طالب علمی میں ہی دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مولوی یسین خام سرائی دیوبندی کو مناظرہ میں شکست فاش دی جس پر اعلیٰ حضرت نے انہیں ابوالفتح کا لقب دیا۔ حضرت امام المناظرین نے ساری زندگی احقاق حق و ابطال باطل کا فریضہ بخوبی سرانجام دیا اور فرقہ باطلہ کے ساتھ مناظرے کر کے انہیں ذلیل و خوار کیا جن میں دیوبندی فرقے کا مشہور مناظر مولوی منظور مفرور نعمانی سرفہرست

ہے۔ حضرت شیر بیشہ اہلسنت کی حیات مبارکہ پر مشتمل یہ کتاب ان کے برادر گرامی محبوب ملت حضرت علامہ مولانا محبوب علی خان لکھنوی رضی اللہ عنہ نے مرتب کی جس میں انہوں نے حضرت کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ فن مناظرہ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات بالاتفاق تسلیم کرتے ہیں کہ میدان مناظرہ میں حضرت کا کوئی ثانی نہیں۔ میری اس بات کی تصدیق آپ کو یہ کتاب پڑھ کر بخوبی ہو جائے گی۔ نیز حضرت امام المناظرین کے دو مناظرے مناظرہ ادبی اور مناظرہ سنبھل کی روئدادیں کتاب ”فیصلہ کن مناظرے“ مرتب مجاہد اہلسنت پیکر اخلاص جناب مولانا محمد نعیم اللہ خان آف کامونکے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ یہ کتاب بھی کافی عرصہ پہلے کراچی سے شائع ہوئی تھی لیکن آج کل دستیاب نہ تھی اس کتاب کو بھی نور یہ رضویہ پبلشنگ کمپنی نے ضرورت کا احساس کرتے ہوئے شائع کیا ہے۔

تقسیم کار: دارالنور، مرکز الاولیاء، سستا ہوٹل، داتا دربار مارکیٹ لاہور

فون: 042-37247702 موبائل: 0300-8539972، 0314-4979792

ضیاء پاشی یا ضیاع کاری

مولوی قاسم نانوتوی نے جب تحذیر الناس لکھی تو بقول مولوی اشرف علی تھانوی سب علماء نے اس کی مخالفت کی سوائے مولانا عبدالحی کے (قصص الاکابر) عبدالحی نے اثر ابن عباس کی صحت کی تائید کی تھی۔ نہ کہ قاسم نانوتوی دیوبندی کی کفریہ عبادات کی قاسم نانوتوی کے خلاف عبدالحی لکھنوی کا فتویٰ ”ابطال اغلاط قاسمیہ“ میں موجود ہے۔ اصل بات یہ تھی کہ تحذیر الناس کی تالیف کے سو سال سے بھی زائد عرصہ گزر جانے کے بعد جسٹس کرم شاہ بھیروی کو نہ جانے کیا سوچھی کہ قاسم نانوتوی دیوبندی کی حمایت میں ”تحذیر الناس میری نظر میں“ نامی کتاب لکھ ماری اور اس کتاب کے آخریہ ”گل افشانی“ کی کہ ”میں یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت کے منکر تھے۔“ گویا کہ وہ تمام علمائے اہلسنت (بشمول علمائے حرمین دہند) جنہوں نے قاسم نانوتوی کو ختم نبوت کا منکر قرار دیتے ہوئے اس پر فتویٰ کفر دیا۔ وہ سب غلط تھے (نعوذ باللہ) جسٹس کرم شاہ کی اسی مندرجہ بالا عبارت اور دوسری عبارات کے پیش نظر علماء اہلسنت نے پیر کرم شاہ کو کافر قرار دیا ہے کیونکہ قاسم نانوتوی وغیرہ کے متعلق علماء اہلسنت کا متفقہ فتویٰ ہے

قارئین کلمہ حق کے لیے خوشخبری

کلمہ حق کے قارئین ان قارئین کے لئے ایک عظیم خوشخبری یہ ہے کہ کلمہ حق شمارہ نمبر 1 تا 4 کا مجموعہ یکجا شائع کر دیا گیا ہے اس مجموعہ کو درج ذیل مکتبوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مکتوبہ رضویہ فیروز شاہ سٹریٹ گاڑی کھاتہ بالمقابل شفیع مال آرام باغ نزد ایم اے جناح روڈ کراچی

فون نمبر: 021-32627897

اس کے علاوہ اہلسنت کے ہر قریبی بک سٹال سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

کی عقائد، اصلاح سائنس، فقہ، سیاست اور سیرت پر تصانیف

- 1- صراط الابرار = اسلامی عقائد پر 137 سوالات کے قرآن و حدیث کی روشنی میں جوابات
صفحہ 225 = ہدیہ: 140
- 2- صحابہ کرام کی حقانیت = شیعہ کے 58 اعتراضات، قرآن و حدیث کی روشنی میں جوابات
صفحہ 150 = ہدیہ: 100
- 3- سنت مصطفیٰ اور جدید سائنس = حضور ﷺ کی 111 سنتوں پر جدید سائنسی تحقیق
صفحہ 200 = ہدیہ: 120
- 4- کڑوا سچ = اخباری ثبوتوں کے ذریعے بد مذہبوں پر ایک سوا اعتراضات قائم کئے گئے ہیں
صفحہ 224 = ہدیہ: 160
- 5- دکھ درد اور بیماریوں کا علاج = قرآنی آیات اور دعاؤں کے ذریعہ 400 روحانی علاج
صفحہ 150 = ہدیہ: 100
- 6- شریعت محمدی کے ہزار مسائل = ایک ہزار فقہی مسائل کا آسان زبان میں حل
صفحہ 450 = ہدیہ: 250
- 7- قرآن مجید اور سوعقائد = سو سے زائد قرآنی آیات سے عقائد اہلسنت کا ثبوت
صفحہ 100 = ہدیہ: 40
- 8- اسلام اور سیاست = اسلامی سیاست اور غیر اسلامی سیاست میں فرق
صفحہ 280 = ہدیہ: 140
- 9- مظلوم کے آنسو = جہاد کے معنی، مفہوم، اقسام، شرائط اور مجاہدین کی داستان
صفحہ 135 = ہدیہ: 90
- 10- کلمہ طیبہ (تشریح) = کلمہ طیبہ کے ہر لفظ کی مفصل تشریح اور تقابلی ادیان
صفحہ 160 = ہدیہ: 90
- 11- رسائل ترابیہ = بسنت کی حقیقت، ویلنٹائن ڈے کیا ہے؟ اپریل فول اور کھیل کود کے احکام
صفحہ 105 = ہدیہ: 100
- 12- شادی کا تحفہ = نکاح کا مفہوم اور طریقہ اور میاں بیوی کے حقوق
صفحہ 80 = ہدیہ: 40
- 13- شرک و بدعت کیا ہے؟ = شرک و بدعت کی مفصل تعریف
صفحہ 160 = ہدیہ: 90
- 14- فساد کی جڑیں = دعاؤں کی قبولیت میں رکاوٹ کے اسباب اور احادیث
صفحہ 80 = ہدیہ: 40
- 15- ہم نماز کس کے پیچھے ادا کریں = فقہ کی روشنی میں بد مذہب امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم
صفحہ 80 = ہدیہ: 50
- 16- صحاح ستہ اور عقائد اہلسنت = اہلسنت کے سو سے زائد عقائد کا احادیث سے ثبوت
صفحہ 650 = ہدیہ: 300
- 17- قرآن مجید سے چار سوعلاج = قرآن مجید کی آیات اور سورتوں سے پریشانیوں کا علاج
صفحہ 300 = ہدیہ: 150
- 18- جاہلانہ رسومات کیخلاف امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے 100 فتوے
صفحہ 130 = ہدیہ: 100
- 19- اعلیٰ حضرت اور سائنسی تحقیق = امام احمد رضا کی مختلف اقسام کی چیزوں پر فاضلانہ تحقیق
صفحہ 225 = ہدیہ: 140